عمران سیریز

موت کا سایہ



ماورائی نمبر

ظہیر احمد

محترم قارئین۔

السلام علیکم!

میرا نیا ناول ''موت کا سایہ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ باون واں ناول ہے۔ یہ ناول میرے سابقہ ناول ''سیاہ چہرہ'' کا تسلسل ہے۔ ''سیاہ چہرہ'' میں کٹانگا دیوی کا کردار کھل کر سامنے نہیں آیا تھا۔ اس کردار میں بہت سی خوبیاں موجود تھیں جو ظاہر کئے بغیر واضح نہیں ہو سکتی تھیں اس لئے مجھے خصوصی طور پر کٹانگا دیوی کے کردار کو سامنے رکھ کر کام کرنا پڑا اور پھر یہ کام ناول ''موت کا سایہ'' میں پورا ہوا۔ سابقہ ناول ''سیاہ چہرہ'' کی طرح یہ ناول بھی اپنی مثال آپ ہے۔ میں ماورائی ناولوں میں نئی نئی باتیں اور جہتیں سامنے لانے کی کوشش کرتا ہوں جو آپ کی امنگوں اور امیدوں کے عین مطابق ہوتی ہیں۔ اس ناول میں بھی وہ سب کچھ موجود ہے جس کے آپ شیدائی ہیں۔

میرے سابقہ ناولوں کی طرح آپ کو یہ ناول بھی بے حد پسند آئے گا۔ میرے لکھے ہوئے ناول ''ڈینجرس جولیانا، ٹائم کلر اور سرخ قیامت'' کی پسندیدگی کے سلسلے میں مجھے مسلسل خطوط موصول ہو رہے ہیں جس میں دوسرے بہت سے ناولوں کی طرح ان خصوصی ناولوں کو بھی سراہا جا رہا ہے۔ کچھ قارئین کہتے ہیں کہ میں زیادہ سے زیادہ ماورائی ناول لکھا کروں، کچھ مجھے خلائی دنیا پر ناول لکھنے

اور کچھ فل ایکشن شاہکار لکھنے کا کہتے ہیں۔ میرا سفر ابھی جاری ہے اور میں آپ سب کی خواہشات کا احترام کرتا ہوں۔ میں آپ کی خواہشات پر عمل کرتا آ رہا ہوں اور بشرطِ زندگی کرتا رہوں گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کو یہ خوشخبری بھی دینا چاہتا ہوں کہ میں گولڈن جوبلی نمبر ''گولڈن کرسٹل'' مکمل کر چکا ہوں جو انشاء اللہ اگلے ماہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ میرا پچاسواں ناول ہو گا اور یہ ناول وعدے کے مطابق ایک ہزار صفحات سے زائد کا ہو گا۔ چونکہ مہنگائی کا دور دورہ ہے اس لئے ارسلان پبلی کیشنز کے روحِ رواں جناب محمد اشرف قریشی صاحب یہ ناول خصوصی رعایتی قیمت پر آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ ضخامت کے لحاظ سے یہ ناول کسی بھی طرح پانچ سو روپے سے کم قیمت کا نہیں تھا لیکن اشرف قریشی صاحب نے اپنی صوابدید پر اس ناول کی خصوصی رعایتی قیمت مقرر کی ہے جس کا اشتہار آپ ناول کے آخری صفحات میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

اب اجازت دیجئے!

اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔ (آمین)

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

آدھی رات کا وقت تھا۔ جولیا اپنے کمرے میں گہری نیند سوئی ہوئی تھی کہ اچانک جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اس کے کان کے قریب آ کر انتہائی خوفناک انداز میں اس کا نام لیا ہو۔

کمرے میں زیرو پاور کا بلب روشن تھا۔ جولیا چند لمحے بستر پر لیٹی ادھر ادھر دیکھتی رہی لیکن کمرے میں اس کے سوا کوئی نہیں تھا۔

''جولیا!!!''...... اسی لمحے جولیا کو پھر وہی آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی انتہائی غراہٹ بھرے انداز میں جولیا کا نام لے رہا ہوں۔ آواز سے اس بات کا اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ آواز کسی مرد کی تھی یا پھر کسی عورت کی۔ اس بار چونک جولیا نے جاگتے میں یہ آواز سنی تھی اس لئے وہ بوکھلا کر فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگی۔ لیکن اسے وہاں کوئی

دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''کون ہے۔ کون ہے یہاں''...... جولیا نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس کا ہاتھ اپنے سرہانے کے نیچے رینگ گیا۔ اس نے سرہانے کے نیچے رکھا ہوا منی پسٹل نکال کر اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ایک بار پھر چاروں طرف دیکھنے لگی۔

''جولیا!!!''...... پھر وہی آواز سنائی دی اور اس بار چونکہ آواز جولیا کے بالکل کان کے قریب سنائی دی تھی اس لئے جولیا بھڑک کر پیچھے ہٹی اور چھلانگ لگا کر بستر سے نیچے اتر آئی۔ اس نے پسٹل دونوں ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے اس کا رخ اس طرف کر دیا جس طرف سے اسے غراہٹ بھری آواز سنائی دی تھی۔

''کون ہے۔ میں پوچھتی ہوں کون ہے۔ تم جو کوئی بھی ہو میرے سامنے آؤ''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے وہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اب جولیا کی چھٹی حس چیخ چیخ کر اسے بتا رہی تھی کہ کمرے میں اس کے علاوہ بھی کوئی موجود ہے۔ جولیا کو عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ اس کے جسم میں ہلکی ہلکی کپکپاہٹ ہونا شروع ہو گئی تھی اور اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

''تم جو کوئی بھی ہو میرے سامنے آؤ۔ کہاں ہو تم''...... جولیا نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس بار جواب میں کوئی آواز سنائی نہ دی۔ جولیا آہستہ آہستہ الٹے قدموں پیچھے ہٹی اور اس

دیوار کے پاس آ گئی جہاں سوئچ بورڈ لگا ہوا تھا۔ جولیا نے اپنا رخ پلٹائے بغیر اپنا ہاتھ سوئچ بورڈ کی جانب کیا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی کمرے میں لائٹ آن ہو گئی۔

کمرہ خالی تھا۔ جولیا نے چاروں طرف دیکھا اور پھر اس نے جھک کر اپنے بیڈ کے نیچے اور صوفوں کے پیچھے دیکھنا شروع کر دیا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

''حیرت ہے۔ یہاں تو کوئی نہیں ہے۔ پھر مجھے وہ آواز کیوں سنائی دے رہی تھی اور مجھے ایسا احساس کیوں ہو رہا ہے کہ میرے علاوہ بھی کمرے میں کوئی موجود ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

کمرے کا دروازہ بند تھا۔ جولیا دروازے کی طرف بڑھی تاکہ دروازہ کھول کر باہر دیکھ سکے لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب گئی ہی تھی کہ اسی لمحے اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی لیکن اس کے پیچھے کوئی نہیں تھا۔

''یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ مجھے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا لیکن یہاں تو کوئی نہیں ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ دروازے کے پاس کھڑی تھی۔ دروازے کے اوپر دیوار پر بلب روشن تھا جس کی وجہ سے جولیا کا سایہ اس کے سامنے زمین پر پڑ رہا تھا۔ جولیا نے سرسری سے انداز میں اپنے سائے کی جانب دیکھا پھر وہ دروازے کی جانب مڑنے ہی لگی تھی کہ اچانک

وہ بری طرح سے اچھل پڑی اور ایک جھٹکے سے مڑ کر دوبارہ اپنے سائے کی جانب دیکھنے لگی۔

زمین پر نظر آنے والا اس کا سایہ عام سایوں جیسا ہی تھا لیکن جولیا جو چیز دیکھ کر چونکی تھی وہ اس کے سائے کے سر کا حصہ تھا جہاں اسے سائے کی جگہ ایک انسانی چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ سائے پر دکھائی دینے والا چہرہ دھندلا دھندلا سا تھا لیکن سائے کے چہرے والے حصے پر انسانی چہرے کے خدوخال دیکھ کر جولیا کی آنکھیں پھیل رہی تھیں۔ جولیا نے کچھ سوچ کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور پھر یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں اور زیادہ پھیل گئیں کہ زمین پر اس کا سایہ پڑ رہا تھا جو اس کی حرکت کرنے سے ہی حرکت کرتا تھا لیکن اس بار جولیا کے ہاتھ ہلانے کے باوجود سائے کا ہاتھ حرکت میں نہیں آیا تھا۔

جولیا فوراً اپنی جگہ سے ہٹ گئی۔ اس کے ہٹنے پر اس کے سائے کو بھی اپنی جگہ سے ہٹ جانا چاہئے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا تھا سایہ ٹھیک اسی جگہ موجود تھا جہاں جولیا ایک لمحہ پہلے کھڑی تھی۔ جولیا کے پیچھے ہٹنے کی وجہ سے اس کا سایہ جیسے اس سے الگ ہو گیا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ میرا سایہ مجھ سے الگ کیسے ہو گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے“...... جولیا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

اسی لمحے اس نے خود سے الگ اپنے سائے کو حرکت کرتے دیکھا۔ اس کا سایہ آہستہ آہستہ سمٹنے والے انداز میں پیچھے ہٹتا جا رہا تھا اور

پھر یہ دیکھ کر جولیا کی آنکھیں پھٹ پڑیں کہ سایہ آہستہ آہستہ اوپر اٹھ رہا تھا جیسے وہ انسان ہو اور زمین سے اٹھ کر کھڑا ہو رہا ہو۔ اب تو جولیا کو اپنے جسم میں واضح کپکپاہٹ کا احساس ہونا شروع ہو گیا۔ سایہ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے سامنے انسانی انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ جولیا نے پسٹل کا رخ سائے کی جانب کر رکھا تھا۔ سائے کا چہرہ اب بھی دھندلا تھا لیکن اس چہرے پر جولیا کو زندگی کے آثار صاف دکھائی دے رہے تھے۔

”جولیا“...... اچانک جولیا نے سائے کے ہونٹ ہلتے دیکھے اور پھر جولیا کو وہی غراہٹ بھری آواز سنائی دی جسے سن کر وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

”کک۔ کک۔ کون ہو تم اور یہ سب کیا ہے۔ تم تم“...... جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تمہارا سایہ“...... سائے کے لب ہلے۔

”میں جانتی ہوں کہ تم میرا سایہ ہو لیکن تم مجھ سے الگ کیوں ہوئے ہو اور تمہارا چہرہ۔ مجھے تمہارا چہرہ صاف طور پر کیوں دکھائی نہیں دے رہا ہے“...... جولیا نے ہمت کر کے بات کرتے ہوئے کہا۔ سائے کو اس طرح کھڑے اور باتیں کرتے دیکھ کر جولیا قدرے خوفزدہ ہو گئی تھی لیکن وہ چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف تھی اس لئے اس کے اندر ہمت اور جرأت بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ورنہ اس طرح سائے کو خود سے الگ ہوتے، اپنی

ٹانگوں پر کھڑے ہوتے اور اس کے منہ سے انسانی آواز نکلتے دیکھ کر کوئی اور ہوتا تو تڑ سے گر کر بے ہوش ہو گیا ہوتا۔

''تم میرا چہرہ دیکھنا چاہتی ہو''...... سائے نے جیسے دھیرے سے مسکرا کر کہا۔ اس کی آواز میں بدستور غراہٹ پن تھا۔ جیسے یہ اس کے بولنے کا مخصوص اسٹائل ہو۔

''ہاں۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں کیونکہ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے تمہارا چہرہ میں پہلے بھی کہیں دیکھ چکی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔تم مجھے دیکھ چکی ہو جولیا۔ تم مجھے اچھی طرح سے جانتی بھی ہو''...... سائے نے جواب دیا۔

''جانتی ہوں۔ مگر کیسے''...... جولیا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میرا چہرہ دیکھو پھر تمہیں خود ہی یاد آ جائے گا کہ میں کون ہوں اور تم نے مجھے پہلے کہاں دیکھا تھا''...... سائے نے کہا۔ اسی لمحے اچانک اس کے چہرے پر چھائی ہوئی دھند چھٹتی چلی گئی۔ چہرہ کسی لڑکی کا تھا اور جوں جوں چہرہ واضح ہوتا جا رہا تھا جولیا کا چہرہ حیرت سے بگڑتا جا رہا تھا۔ اور پھر جیسے ہی جولیا نے اس چہرے کو پوری طرح سے پہچان لیا تو وہ بری طرح سے اچھل پڑی۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ خوف ابھر آیا تھا اور وہ بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں کئی قدم پیچھے ہٹ گئی تھی۔ پیچھے ہٹتے ہوئے وہ عقب میں موجود دیوار سے لگی تو اس نے بوکھلا کر پیچھے دیوار کو دیکھا اور پھر پلٹ کر ایک بار پھر اس سائے کو دیکھنا شروع ہو گئی جس کا چہرہ

واضح ہو چکا تھا۔ وہ ایک لڑکی کا چہرہ تھا۔ جس کے نین نقش قدیم زمانے کی مصری ملکاؤں جیسے دکھائی دے رہے تھے۔

''کک۔ کک۔ کٹانگا دیوی۔ یہ چہرہ تو کٹانگا دیوی کا چہرہ ہے''...... جولیا نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہاں۔ میں کٹانگا دیوی ہوں۔ وہی کٹانگا دیوی جسے تم نے عمران کے ساتھ مل کر جگا کر دھوکے سے عقب سے اس کی گردن کاٹ دی تھی''...... سائے نے پہلے سے کئی گنا زیادہ غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں اچانک بے پناہ سرخی ابھر آئی تھی اور اب وہ جولیا کی جانب کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

اس کی بات سن کر جولیا دھک سے رہ گئی تھی۔ اس کے ذہن کے پردے پر فوراً کٹانگا دیوی کا وہ ماورائی سلسلہ ابھر آیا تھا جب وہ عمران اور چند ساتھیوں کے ساتھ افریقہ کے گھنے جنگلوں میں گئے تھے۔ عمران کو پراسرار طور پر ایک لڑکی کا کٹا ہوا چہرہ ملا تھا جو اسے خود کٹانگا دیوی نے دیا تھا۔ کٹانگا دیوی جسے قدیم دور میں اس کا چہرہ نوچ کر افریقہ کے جنگلوں کے ایک خاص قطعے میں موجود ایک قبر میں زندہ دفن کر دیا گیا تھا۔ صدیوں بعد کٹانگا دیوی پھر سے دنیا میں واپس آنا چاہتی تھی۔ وہ قبر سے اسی صورت میں باہر نکل سکتی تھی جب اس کا کٹا ہوا چہرہ اسے واپس مل جاتا اور کٹانگا دیوی چاہتی تھی کہ اس کا کٹا ہوا چہرہ عمران اسے پہنچائے جسے وہ اپنے چہرے پر لگاتی تو وہ پھر سے نئی زندگی حاصل کر لیتی اور پوری دنیا

پر راج کرنے کے لئے اٹھ کھڑی ہوتی۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے کٹانگا دیوی کو فنا کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ عمران، جولیا اور اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ افریقہ کے گھنے جنگلوں کے خطرناک اور پرپیچ راستوں سے ہوتے ہوئے اس قبر تک پہنچ گیا تھا جس میں کٹانگا دیوی برسوں سے زندہ مدفن تھی۔ افریقہ کے ایک قبیلے لاہوگا کے سردار جس کا نام بھی لاہوگا ہی تھا، نے انہیں کٹانگا دیوی کی خفیہ قبر تک پہنچایا تھا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے کٹانگا دیوی کی قبر کے گرد گھیرا ڈال دیا تھا۔ عمران نے جولیا کو تلوار نما ایک چھرا دے کر قبر کے سرہانے والے حصے کی طرف کھڑا کر دیا تھا اور اس نے کٹانگا دیوی کو قبر سے باہر آنے کے لئے کہا تھا۔ اس کی آواز سن کر کٹانگا دیوی قبر میں اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ اس کے اٹھتے ہی عمران نے سیاہ باکس میں موجود اس کا خوبصورت مگر سیاہ چہرہ اسے دے دیا تھا جسے کٹانگا دیوی اپنے منہ پر لگا کر نئی زندگی حاصل کر سکتی تھی۔ لیکن جیسے ہی کٹانگا دیوی نے چہرہ اپنے منہ پر لگایا۔ عمران کے اشارے پر جولیا نے تلوار نما چھرا اس کی گردن پر مار دیا تھا۔ جس سے کٹانگا دیوی کا سر کٹ کر قبر کی دوسری طرف جا گرا تھا۔

جولیا کے سامنے جو سایہ کھڑا تھا وہ وہی چہرہ تھا جو عمران کٹانگا دیوی کو دینے کے لئے افریقہ کے گھنے جنگلوں میں گیا تھا۔

''لل لل۔ لیکن تم یہاں کیسے آ گئی۔ میں نے تو تمہیں ہلاک کر

دیا تھا''...... جولیا نے اس کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم نے مجھے ہلاک کر دیا تھا جولیا لیکن تمہارے سائے کی وجہ سے میں فنا ہونے سے بچ گئی تھی۔ اگر تمہارا سایہ میری مدد نہ کرتا تو میں فنا ہو گئی ہوتی''...... کٹانگا دیوی نے کہا۔

''میرے سائے نے تمہاری مدد کی تھی۔ کیا مطلب۔ میرا سایہ بھلا تمہاری کیا مدد کر سکتا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم میری قبر کے سرہانے پر کھڑی تھی تاکہ مجھے تمہاری موجودگی کا احساس نہ ہو سکے اور تم آسانی سے عقب سے مجھ پر وار کر سکو۔ تم جس جگہ کھڑی تھی تمہارا سایہ تمہارے دائیں طرف زمین پر پڑ رہا تھا۔ جب تم نے تلوار مار کر میری گردن اڑائی تھی تو میرا سر کٹ کر ٹھیک تمہارے سائے پر گرا تھا اور ٹھیک تمہارے سر کے سائے کے ساتھ جا کر جڑ گیا تھا۔ میں نے اسی وقت اپنی جان تمہارے سائے میں منتقل کر دی تھی جس کی وجہ سے کچھ دیر کے لئے وہاں سے تمہارا سایہ غائب بھی ہو گیا تھا لیکن تمہیں شاید اس بات کا علم نہیں ہوا تھا۔ عمران نے اپنے ایک ساتھی سے کہہ کر قبر میں موجود میرے جسم کو آگ لگوا دی تھی اور میرا سر ایک دلدل میں پھینک دیا تھا۔ چونکہ میرا جسم جل کر راکھ بن چکا تھا اور میرا سر دلدل میں ڈوب گیا تھا اس لئے اس وقت میں تم سب کے خلاف کچھ نہیں کر

سکتی تھی لیکن چونکہ میری جان تمہارے سائے میں حلول ہو گئی تھی اس لئے مجھے اس سائے کو تم سے الگ کر کے نئی زندگی حاصل کرنے میں وقت لگ گیا تھا۔ تمہارا سایہ چونکہ میرے ساتھ ہی دلدل میں چلا گیا تھا اس لئے مجھے اپنی ساری طاقتیں اپنے چہرے اور تمہارے سائے میں منتقل کرنے میں وقت لگ گیا اور اب جب مجھے میری ساری طاقتیں واپس مل گئی ہیں تو میں عمران سے تم سے اور تمہارے ان ساتھیوں سے انتقام لینے کے لئے آ گئی ہوں جو میرے مدفن کے پاس موجود تھے۔ ان میں لاہوگا قبیلے کا سردار بھی شامل تھا''...... کٹانگا دیوی نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ تو کیا اب تم مجھے یہاں ہلاک کرنے کے لئے آئی ہو''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''تمہارا سایہ میرے ساتھ ہے جولیا۔ میں تمہیں ہلاک ضرور کروں گی لیکن ابھی نہیں۔ ابھی مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ میں اس سائے سے نکل کر تمہارے جسم میں سمانا چاہتی ہوں تاکہ میں پہلے جیسی بن جاؤں۔ سائے کی شکل میں مجھے میری بہت سی طاقتیں مل گئی ہیں لیکن اب بھی ایسی بہت سی طاقتیں ہیں جو مجھے اس وقت تک واپس نہیں مل سکتی ہیں جب تک کہ میں تمہیں ہلاک کر کے تمہارے جسم میں داخل نہ ہو جاؤں''...... کٹانگا دیوی نے کہا۔

''اوہ۔ تو اب تم یہاں میرا جسم حاصل کرنے کے لئے آئی ہو

تاکہ تم مکمل طور پر انسانی روپ میں آ جاؤ''...... جولیا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے تمہارا جسم چاہئے۔ تمہارا جسم حاصل کر کے ہی میں کٹانگا سے کٹانگا دیوی بن سکتی ہوں۔ ورنہ میں اس روپ میں دنیا پر راج نہیں کر سکتی۔ جیسے ہی مجھے تمہارا جسم ملے گا مجھے میری دیوی والی ساری طاقتیں مل جائیں گی اور پھر میں ساری دنیا کو تسخیر کر کے اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر دوں گی۔ ساری دنیا پر میری حکمرانی ہو گی۔ صرف میری''...... کٹانگا دیوی نے سخت لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ دنیا پر حکمرانی کرنے کا تمہارا یہ شیطانی خیال کبھی پورا نہیں ہو سکے گا کٹانگا دیوی۔ تم کبھی بھی ایسا نہیں کر سکو گی۔ میں تمہیں اپنا جسم نہیں دوں گی۔ کبھی نہیں''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے جولیا نے کٹانگا دیوی کے سائے پر یکے بعد دیگرے گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ جولیا کی چلائی ہوئی گولیاں کٹانگا دیوی کے سائے سے یوں گزرتی چلی گئیں جیسے واقعی اس کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔ سائے پر ان گولیوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا بلکہ منی پسٹل سے نکلی ہوئی گولیاں سائے سے گزرتی ہوئیں پیچھے موجود دیوار ادھیڑ رہی تھیں۔ جولیا کو گولیاں چلاتے دیکھ کر کٹانگا دیوی کے ہونٹوں پر انتہائی زہریلی مسکراہٹ ابھر آئی اور اس کے نتھنوں سے ناگن جیسی پھنکاریں نکلنا شروع ہو گئیں۔

”تمہارا یہ کھلونا میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہے جولیا۔ میں کٹانگا دیوی ہوں۔ کٹانگا دیوی جس پر موت مسلط کرنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے“...... کٹانگا دیوی نے خوفناک انداز میں پھنکارتے ہوئے کہا۔ جولیا ایک لمحے کے لئے اپنی چلائی ہوئی گولیاں ضائع ہوتے دیکھ کر پریشان ہوئی تھی پھر اس نے منی پسٹل کا رخ کٹانگا دیوی کے چہرے کی طرف کیا اور اس کے سر کا نشانہ لے کر فائر کر دیا۔ اس بار گولی ٹھیک کٹانگا دیوی کے سر پر پڑی۔ کٹانگا دیوی کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔ اس کے سر میں ایک سوراخ سا ہو گیا تھا۔ کٹانگا دیوی کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے اذیت بھرے تاثرات نمودار ہوئے لیکن دوسرے لمحے اس کے سر میں ہونے والا سوراخ غائب ہو گیا اور کٹانگا دیوی کا چہرہ پہلے جیسا ہو گیا۔ جولیا نے کٹانگا دیوی کے چہرے پر اذیت کے تاثرات دیکھ لئے تھے اس نے کٹانگا دیوی کے سر کا نشانہ لیتے ہوئے مزید دو گولیاں چلائیں۔ کٹانگا دیوی کو جھٹکے سے لگے۔ وہ کئی قدم پیچھے ہٹی اور اس کے چہرے پر مزید تکلیف کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن جیسے ہی اس کے سر میں ہونے والے گولیوں کے سوراخ خود بخود مندمل ہوئے اس کا چہرہ بحال ہوتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ جولیا کٹانگا دیوی کے سر پر مزید گولیاں چلاتی، کٹانگا دیوی نے اپنا سایہ نما ہاتھ اٹھا کر جولیا کی جانب کر دیا اور اس نے ایک انگلی جولیا کی طرف جھٹکی تو اچانک جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ہاتھ میں

پکڑا ہوا منی پسٹل گرم ہونا شروع ہو گیا ہو۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ جلنے لگے۔ اس نے بوکھلا کر منی پسٹل کی طرف دیکھا جو سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ جولیا نے گھبرا کر منی پسٹل نیچے پھینک دیا۔ پسٹل فرش پر گر کر سرخ ہوا اور پھر یوں پگھلتا چلا گیا جیسے موم گرم ہو کر پگھل جاتی ہے۔ پسٹل سے شاید گولیاں ختم ہو گئی تھیں اس لئے گرم ہونے اور پگھلنے کے باوجود کوئی دھماکا نہیں ہوا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ پسٹل“...... جولیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یہ میری طاقت کا ادنیٰ سا کمال ہے جولیا۔ میری طاقتوں کا اور نمونہ دیکھنا چاہو گی“...... کٹانگا دیوی نے اسی طرح سے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس کا ہاتھ اب بھی جولیا کی جانب اٹھا ہوا تھا۔ اس سے پہلے کہ جولیا اس سے کچھ کہتی کٹانگا دیوی نے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا دیتے ہوئے اوپر اٹھایا تو اچانک جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی گردن کسی آہنی شکنجے میں پھنس گئی ہو۔ جولیا کے منہ سے بے اختیار درد بھری سسکاری نکل گئی۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی گردن پر رکھے اور اس شکنجے سے خود کو آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی۔ اسی لمحے کٹانگا دیوی کا ہاتھ حرکت میں آیا اور جولیا کا جسم یوں ہوا میں اٹھتا چلا گیا جیسے اس کی گردن میں رسی کا پھندا پڑا ہوا ہو اور کوئی نادیدہ ہستی اس پھندے کے دوسرے سرے کو کھینچ رہی ہو۔ جولیا کے پیر زمین سے اٹھ گئے تھے اور جولیا نے اس بری

طرح سے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیئے جیسے اسے واقعی پھانسی دی جا رہی ہو۔ اس کی آنکھیں ابل آئی تھیں۔ کٹا نگا دیوی مسلسل ہاتھ اوپر کی طرف اٹھاتی جا رہی تھی اور جولیا بری طرح ہاتھ پاؤں مارتی ہوئی اس کے ہاتھ کے ساتھ ساتھ اوپر اٹھتی چلی جا رہی تھی اور پھر وہ چھت کے ساتھ یوں لٹکنے لگی جیسے واقعی اسے رسی کے پھندے سے لٹکا دیا گیا ہو۔

جولیا کا دم گھٹ رہا تھا وہ ہوا میں لٹکی بری طرح سے ہاتھ پاؤں مار رہی تھی اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ رہی ہوں۔ اس سے پہلے کہ جولیا کا دم گھٹ جاتا یا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ جاتی اسی لمحے کٹا نگا دیوی نے ہاتھ نیچے کی طرف جھٹکا تو جولیا چیختی ہوئی اس زور سے فرش پر آ گری جیسے کسی نے اس کی گردن میں پڑے ہوئے پھندے کی رسی اوپر سے کاٹ دی ہو۔

فرش پر گر کر جولیا بری طرح سے تڑپنے لگی۔ اس کے دونوں ہاتھ ابھی تک اس کی گردن پر ہی تھے۔ دم گھٹنے کی وجہ سے اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا اور اس کی آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہو گیا تھا۔ وہ تیز تیز سانس لیتی ہوئی بری طرح سے کھانسنے لگی۔ کٹا نگا دیوی چند لمحے جولیا کو کھانستے دیکھتی رہی پھر وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی جولیا کے پاس آ گئی۔

”اٹھو جولیا۔ ابھی تو میں نے تمہارے ساتھ کچھ بھی نہیں کیا

ہے۔ اٹھو۔ مجھے ابھی تم سے بہت سی ضروری باتیں کرنی ہیں۔ اٹھو۔ اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ“...... کٹا نگا دیوی نے جولیا کی طرف دیکھ کر اسی طرح پھنکارتے ہوئے کہا۔ جولیا نے سر اٹھا کر کٹا نگا دیوی کی طرف دیکھا اور پھر کٹا نگا دیوی کو دیکھ کر اس کے چہرے پر کٹا نگا دیوی کے لئے شدید نفرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ جولیا نے دونوں ہاتھ فرش پر رکھے اور پھر وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر ہنوز تکلیف کے آثار تھے۔

”کیا ہوا تکلیف محسوس کر رہی ہو اپنی گردن میں۔ ہونہہ۔ میں نے تو محض تمہاری گردن پکڑی تھی۔ سوچو اس وقت میرا کیا حال ہوا ہو گا جب تم نے تلوار سے میری گردن کاٹ کر ایک طرف پھینک دی تھی“...... کٹا نگا دیوی نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم شیطانی ذریت ہو کٹا نگا دیوی۔ تمہیں فنا کرنا ہمارے لئے ضروری تھا۔ اگر تم نئی زندگی حاصل کر لیتی تو تمہاری وجہ سے پوری دنیا مصیبت کا شکار ہو جاتی۔ تم اس دنیا کو اپنے بس میں کر کے شیطانی دنیا میں تبدیل کر دینا چاہتی تھی اور ہم تم جیسی شیطانی ذریت کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے تھے۔ اسی لئے میں اور عمران افریقہ کے گھنے جنگلوں میں تمہیں فنا کرنے کے لئے گئے تھے۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے تمہاری گردن کاٹی تھی۔ کاش مجھے پتہ ہوتا کہ تم ابھی فنا نہیں ہوئی ہو تو میں عمران کو تمہارا کٹا ہوا سر دلدل میں نہ پھینکنے دیتی۔ میں کسی بڑے پتھر سے تمہارا سر وہیں کچل

دیتی اور تمہارے سر میں آگ لگا کر اسے بھی تمہارے جسم کے ساتھ جلا کر راکھ بنا دیتی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم ایسا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ مجھے فنا کرنے کا وہی طریقہ تھا جو عمران نے اختیار کیا تھا۔ یہ تو میری خوش قسمتی تھی کہ میرا سر تمہارے سائے کے ٹھیک سر والے حصے پر جا گرا تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں اسی وقت فنا ہو جاتی اور میرا دلدل میں پھینکا ہوا سر ہمیشہ کے غرق ہو جاتا''...... کٹانگا دیوی نے کہا تو جولیا نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ تم پہلے فنا نہیں ہوئی تو کیا ہوا اب میں تمہیں فنا کروں گی۔ جب تک تمہارا وجود ختم نہیں ہو جاتا میں چین نہیں لوں گی سمجھی تم''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ جولیا نے اچانک لیفٹ ہک کٹانگا دیوی کے سر پر مارنے کی کوشش کی کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ گولیوں نے اس کے سائے جیسے جسم پر کوئی اثر نہیں کیا تھا لیکن جو گولیاں اس نے کٹانگا دیوی کے سر میں ماری تھیں ان سے نہ صرف کٹانگا دیوی کے سر میں سوراخ بن جاتے تھے بلکہ کٹانگا دیوی کو جھٹکا لگتا تھا اور وہ دو قدم پیچھے بھی ہٹ جاتی تھی اور اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات بھی نمایاں ہو جاتے تھے۔ جولیا نے جیسے ہی کٹانگا دیوی کے سر پر ہک مارنا چاہا اسی لمحے اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ چیختی ہوئی اچھلی اور اُڑتی ہوئی پیچھے موجود دیوار سے ٹکرا گئی۔ دیوار سے ٹکراتے ہی وہ دھب سے نیچے آ

گری۔ اسے یکلخت یوں محسوس ہوا تھا جیسے کٹانگا دیوی نے ہاتھ ہلائے بغیر اسے اٹھا کر پوری قوت سے پیچھے اچھال پھینکا ہو۔

''مجھ پر حملہ کرنے کی غلطی اب نہ کرنا جولیا ورنہ اس کے لئے تمہیں ہی تکلیف اٹھانی پڑے گی''...... کٹانگا دیوی نے کہا اور جولیا غراتی ہوئی ایک بار پھر اچھلی اور اس نے اچھل کر کٹانگا دیوی پر حملہ کرنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کا ہوا میں اٹھا ہوا جسم جیسے ہوا میں ہی رک گیا۔ کٹانگا دیوی نے فوراً ہاتھ اٹھا کر جولیا کی طرف کر دیا تھا۔ جولیا ایک بار پھر ہوا میں لٹک رہی تھی۔ اس بار اس کی گردن نہیں پکڑی گئی تھی لیکن جولیا کو صاف محسوس ہو رہا تھا کہ کسی نادیدہ ہستی نے اسے کمر سے پکڑ کر ہوا میں لٹکا دیا ہو۔ جولیا بری طرح سے ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔ کٹانگا دیوی نے ہاتھ ہلایا تو جولیا کا جسم ہوا میں ہی سیدھا ہوتا چلا گیا۔ کٹانگا دیوی نے سر گھما کر چھت پر لگے ہوئے پنکھے کی جانب دیکھا جو بند تھا۔ کٹانگا دیوی نے دوسرا ہاتھ اٹھا کر پنکھے کی جانب کیا اور ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا دیا تو پنکھا خود بخود گھومنا شروع ہو گیا۔

پنکھا خود بخود چلتے دیکھ کر جولیا کی آنکھوں میں ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ آہستہ آہستہ پنکھا اپنی رفتار پکڑتا چلا گیا اور پھر وہ فل سپیڈ سے گھومنا شروع ہو گیا۔ جیسے ہی پنکھے نے سپیڈ پکڑی کٹانگا دیوی نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ ہلایا تو اچانک جولیا کا ہوا میں اٹھا ہوا جسم حرکت میں آیا اور ہوا

میں تیرتا ہوا تیز رفتاری سے گھومتے ہوئے پنکھے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''یہ تم کیا کر رہی ہو کٹانگا دیوی۔ چھوڑو مجھے۔ مجھے زمین پر اتارو۔ جلدی''...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا لیکن کٹانگا دیوی جیسے اس کی بات سن ہی نہیں رہی تھی۔ جولیا ہوا میں بالکل سیدھی تھی۔ کٹانگا دیوی ہاتھ کے اشارے سے اسے ٹھیک پنکھے کے نیچے لے آئی اور پھر اس نے ہاتھ اوپر کی طرف اٹھانا شروع کر دیا۔ ایسا کرتے ہی جولیا کا جسم پنکھے کی طرف اٹھنا شروع ہو گیا۔ پنکھے کی تیز ہوا سے جولیا کے بال بری طرح سے اُڑنے لگے۔ کٹانگا دیوی اسے سر کے بل پنکھے کی طرف لے جا رہی تھی۔

''رک جاؤ کٹانگا دیوی۔ یہ تم کیا کر رہی ہو۔ میں کہتی ہوں رک جاؤ''...... جولیا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن کٹانگا دیوی کا ہاتھ نہ رکا۔ جولیا کا سر پنکھے کے تیز رفتاری سے گھومتے ہوئے پروں کے قریب پہنچ گیا۔ اس سے پہلے کہ پنکھے کے پر جولیا کے سر سے ٹکراتے کٹانگا دیوی نے اپنا ہاتھ وہیں روک لیا۔ تیز ہوا سے جولیا کا برا حال ہو رہا تھا۔

''میں چاہوں تو اس پنکھے کے پروں سے تمہاری گردن ٹھیک اسی طرح سے اُڑا سکتی ہوں جیسے تم نے میری گردن اُڑائی تھی لیکن میں ایسا نہیں کروں گی۔ کیونکہ مجھے تمہارا جسم چاہئے اور وہ بھی ٹھیک حالت میں۔ میں تمہارے جسم میں تب ہی حلول کر سکتی ہوں جب

تمہارے جسم پر ایک معمولی سی خراش بھی نہ ہو۔ مجھے تمہارا صاف ستھرا جسم چاہئے ہر زخم سے پاک''...... کٹانگا دیوی نے کہا۔

''مجھے نیچے اتارو کٹانگا دیوی۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ نیچے اتارو مجھے''...... جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''نہیں اب تم مجھ سے اسی حالت میں بات کرو۔ جب تک میری بات پوری نہیں ہو جاتی تمہیں اب اسی طرح ہوا میں ہی لٹکا رہنا پڑے گا''...... کٹانگا دیوی نے کہا تو جولیا غرا کر رہ گئی۔

''آخر تم چاہتی کیا ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''بتایا تو ہے کہ میں یہاں تمہارا جسم حاصل کرنے کے لئے آئی ہوں۔ مجھے اپنا جسم دے دو ورنہ میں تمہارا اس قدر بھیانک حشر کرتی رہوں گی جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی''...... کٹانگا دیوی نے کہا۔

''ہونہہ۔ میں تمہیں اپنا جسم کیسے دے سکتی ہوں۔ یہ میرا جسم ہے کسی بچے کا کھلونا نہیں جو میں اٹھا کر تمہارے ہاتھ میں دے دوں''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''تمہارا جسم میں خود حاصل کر لوں گی جولیا۔ بس تم یہ کہہ دو کہ تمہارا جسم اب میرا ہے اور میں جب چاہوں تمہارے جسم میں داخل ہو سکتی ہوں''...... کٹانگا دیوی نے کہا۔ اس کی بات سن کر جولیا چونک پڑی اور غور سے کٹانگا دیوی کی طرف دیکھنے لگی۔

''تمہارا مطلب ہے کہ جب تک میں یہ نہیں کہوں گی کہ میں

تمہیں اپنے جسم دینے کی اجازت دیتی ہوں اس وقت تک تم
میرے جسم میں داخل نہیں ہو سکتی“...... جولیا نے اس کی طرف غور
سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔ میں اپنی مرضی اور اپنی طاقتوں سے تمہارا جسم حاصل
نہیں کر سکتی۔ چونکہ تمہارا تعلق اب روشن دنیا سے ہے اس لئے مجھے
تمہارا جسم حاصل کرنے کے لئے تمہاری اجازت چاہئے۔ جب تک
تم مجھے اپنی مرضی سے اپنا جسم دینے کا نہیں کہو گی میں تمہارے جسم
میں نہیں سما سکوں گی۔ یہ میری مجبوری ہے“...... کٹانگا دیوی نے
اس بار قدرے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ تمہارا کیا خیال ہے میں تمہیں اس شیطانی کام کی
اجازت دے دوں گی“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

”ہاں۔ تم مجھے اجازت دو گی۔ ضرور دو گی۔ میں تمہیں اس کے
لئے مجبور کر دوں گی“...... کٹانگا دیوی نے ایک بار پھر پھنکارتے
ہوئے کہا۔

”مجھے نیچے اتارو اور پھر مجھ سے بات کرو“...... جولیا نے منہ بنا
کر کہا۔

”نہیں۔ پہلے مجھے اپنے جسم میں داخل ہونے کی اجازت دو پھر
میں تمہیں نیچے اتاروں گی“...... کٹانگا دیوی نے کہا۔

”نہیں۔ تم کچھ بھی کر لو۔ میں تمہیں اپنا جسم نہیں دوں گی۔ تم
جیسی شیطانی ذریت میرا جسم حاصل کر کے شیطان کے لئے

آسانیاں پیدا کرے اور پوری دنیا کو شیطانی دنیا میں تبدیل کر دے
میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔ کبھی نہیں“...... جولیا نے غرا کر کہا۔

”تمہارا انکار تمہارے لئے عذاب بن جائے گا جولیا“...... کٹانگا
دیوی نے بھی غراتے ہوئے کہا۔

”کوئی پرواہ نہیں۔ تم نے خود مجھے بتا دیا ہے کہ تم مجھے اپنی
مرضی سے ہلاک نہیں کر سکتی ہو اور جب تک میرا جسم سلامت ہے
تم زبردستی میرے جسم میں نہیں گھس سکو گی۔ اب دیکھو میں کیا کرتی
ہوں“...... جولیا نے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن
کر کٹانگا دیوی بری طرح سے چونک پڑی اس سے پہلے کہ وہ کچھ
کرتی جولیا نے اچانک اپنا ایک ہاتھ اپنے دانتوں میں دبایا اور زور
سے اپنی ہتھیلی کی سائیڈ پر کاٹ لیا۔ اس کے چہرے پر شدید تکلیف
کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن جولیا نے ہتھیلی کی سائیڈ دانتوں سے
اس زور سے کاٹی تھی کہ اس کے دانت گوشت میں گھس گئے تھے
اور اس کی ہتھیلی کی سائیڈ سے خون نکل آیا تھا۔ جولیا نے خود ہی اپنا
ہاتھ اپنے دانتوں سے زخمی کر لیا تھا۔

”لو۔ میں نے خود کو زخمی کر لیا ہے۔ اب کیسے گھسو گی تم میرے
جسم میں“...... جولیا نے اپنا زخمی ہاتھ کٹانگا دیوی کے سامنے کرتے
ہوئے کہا۔ اس کا زخمی ہاتھ دیکھ کر کٹانگا دیوی بری طرح سے
غرانے لگی۔

”یہ تم نے کیا کر دیا۔ تم نے خود ہی اپنا ہاتھ زخمی کر لیا ہے۔

اوہ۔ اب میں کیا کروں۔ اب اگر تم مجھے اجازت بھی دے دو تب بھی میں اس وقت تک تمہارے جسم میں نہیں گھس سکتی ہوں جب تک کہ تمہارے ہاتھ کا زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا''...... کٹا نگا دیوی نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس کی بات سن کر جولیا کے ہونٹوں پر انتہائی زہریلی مسکراہٹ آ گئی۔

''اسی لئے تو میں نے اپنا ہاتھ زخمی کیا ہے نامراد بدروح۔ مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ میں اپنے جسم کا ایک ایک حصہ کاٹ کر الگ کر دوں۔ میں اپنے ہاتھوں اپنے جسم کے سینکڑوں ٹکڑے کر دوں گی لیکن میں تم جیسی شیطانی ذریت کو شیطانی مقاصد کے لئے اپنے جسم میں نہیں گھسنے دوں گی''...... جولیا نے زہریلے لہجے میں کہا تو کٹا نگا دیوی اسے خونخوار نظروں سے گھورنا شروع ہو گئی۔ اس کا خوبصورت چہرہ اس کی سرخ آنکھوں کی وجہ سے انتہائی بھیانک دکھائی دینا شروع ہو گیا تھا۔ وہ چند لمحے جولیا کو قہر بھری نظروں سے دیکھتی رہی پھر اس نے ہاتھ جھٹکا تو جولیا بری طرح سے چیختی ہوئی نیچے آ گری۔

''دیکھتی ہوں کہ تم کب تک اس طرح خود کو نقصان پہنچا کر میری بات ماننے سے انکار کرتی ہو۔ میں تمہاری زندگی میں ایسا زہر گھول دوں گی کہ ایک وقت آئے گا جب تم خود ہی مجھے اپنا جسم دینے کے لئے تیار ہو جاؤ گی اور وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے۔ اب میں جا رہی ہوں لیکن میں بہت جلد تمہارے پاس واپس آؤں گی۔

اس بار تو میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ اگلی بار جب میں آؤں گی تو میں تمہارا انتہائی بھیانک حشر کروں گی اور تمہاری زندگی اس قدر ہولناک اور تلخ بنا دوں گی کہ تم زندگی کی بجائے موت کی تمنا کرو گی''...... کٹا نگا دیوی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''جو مرضی کر لینا۔ لیکن میرا جواب ہر بار انکار میں ہی ہو گا۔ میں تمہاری بات نہیں مانوں گی''...... جولیا نے سر اٹھا کر کہا۔

''اس کا جواب تو وقت آنے پر ملے گا''...... کٹا نگا دیوی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اس سے مزید کچھ کہتی اچانک اس کا سایہ دھندلا پڑتا چلا گیا اور دھندلا ہوتے ہوتے وہاں سے غائب ہو گیا۔

جولیا چند لمحے اسی طرح وہیں پڑی رہی پھر وہ کراہتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر اب بھی تکلیف کے تاثرات تھے۔ کٹا نگا دیوی کی واپسی نے جولیا کو اندر سے بری طرح سے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ وہ ابھی زندہ تھی اور اس بار وہ اپنے شیطانی مقاصد حاصل کرنے کے لئے جولیا سے اس کا جسم مانگ رہی تھی اور ظاہر ہے وہ جولیا کے جسم میں تب ہی سما سکتی تھی جب وہ جولیا کو ہلاک کر دیتی۔ جولیا کے دماغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ وہ اس عجیب وغریب اور خوفناک سچویشن کی وجہ سے بری طرح سے الجھ کر رہ گئی تھی۔ کٹا نگا دیوی اس وقت تو اسے زخمی دیکھ کر وہاں سے چلی گئی تھی لیکن اس نے جاتے ہوئے جولیا سے کہہ دیا تھا کہ جلد

ہی واپس آئے گی اور اس بار وہ جولیا کا انتہائی بھیانک حشر کرے گی اور اس کی زندگی اس کے لئے اس قدر تنگ کر دے گی کہ جولیا زندگی کی بجائے موت کی تمنا کرنے لگے۔

جولیا چند لمحے سوچتی رہی پھر وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اپنے بستر کے پاس آئی اور پلنگ پر بیٹھ گئی۔ اس نے سر اٹھا کر دیوار گیر کلاک کی طرف دیکھا جس پر رات کے ڈھائی بج رہے تھے۔ جولیا نے سوچا کہ کیا اسے عمران کو ابھی فون کر کے کٹانگا دیوی کے بارے میں بتا دینا چاہئے یا پھر اس سلسلے میں اسے عمران سے صبح مل کر بات کرنی چاہئے۔

”نہیں۔ عمران سے بات کرنے کا یہ وقت مناسب نہیں ہے۔ میں صبح خود اس کے فلیٹ میں جاؤں گی اور اسے ساری حقیقت سے آگاہ کر دوں گی۔ کٹانگا دیوی کا یہ روپ پہلے سے کہیں زیادہ بھیانک اور خوفناک ہے۔ وہ میرے ساتھ ساتھ عمران اور ان سب سے بدلہ لینا چاہتی ہے جو اسے فنا کرنے کے لئے اس کے مدفن پر گئے تھے۔ اس سے پہلے کہ کٹانگا دیوی میرے ساتھ ساتھ عمران اور ان سب کو نقصان پہنچائے جو ہمارے ساتھ تھے مجھے عمران سے مل کر جلد سے جلد کٹانگا دیوی کے سائے سے چھٹکارہ پانا ہو گا۔ یہ سب کیسے ہو گا اس کے بارے میں عمران ضرور کچھ نہ کچھ جانتا ہو گا اور اس بار جوزف بھی ہے۔ جوزف بھی اس معاملے میں میری مدد کر سکتا ہے“...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کٹانگا دیوی نے

اس سے جو اٹھک پٹخ کی تھی اس سے جولیا کا سارا جسم بری طرح سے درد کر رہا تھا اور پھر جولیا نے اپنے دانتوں سے جس بری طرح سے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی سائیڈ پر کاٹا تھا وہ زخم بھی ہرا تھا جس سے اب بھی خون بہہ رہا تھا۔ جولیا نے ہاتھ کے زخم کی طرف دیکھا اور پھر اسے صاف کرنے اور اس کی بینڈ تیج کرنے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

افریقہ کے گھنے جنگلوں کے انتہائی شمال میں ساحل کے کنارے لکڑی کا ایک بڑا سا کیبن بنا ہوا تھا۔ اس کیبن میں ایک بوڑھا سیاہ فام جس کے جسم پر سوائے ایک لنگوٹ کے اور کچھ نہیں تھا۔ آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔

اس بوڑھے کے جسم پر سفید رنگ سے عجیب و غریب نشانات بنے ہوئے تھے۔ بوڑھے کے گلے میں چھوٹی چھوٹی انسانی کھوپڑیوں والی کئی مالائیں بھی تھیں۔ اس بوڑھے کا سر گنجا تھا لیکن اس کی داڑھی مونچھیں کافی حد تک بڑھی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے اس کا ناک اور ہونٹ چھپ سے گئے تھے۔

بوڑھے نے اپنی پیشانی پر سفید رنگ سے ایک ناگ کی تصویر بنا رکھی تھی۔ ناگ کنڈلی مارے بیٹھا ہوا تھا اور اس کا پھن پھیلا ہوا تھا۔ بوڑھے کے سامنے ایک انسانی کھوپڑی رکھی ہوئی تھی جس پر

ایک سیاہ رنگ کا دیا جل رہا تھا۔ کھوپڑی کے گرد ایک دائرہ سا بنا ہوا تھا۔ اس دائرے میں مختلف رنگ بھرے ہوئے تھے۔

دیئے میں کسی جانور کی چربی جل رہی تھی جس سے دھواں اٹھ رہا تھا اور اس دھویں کی وجہ سے سارے کیبن میں عجیب اور انتہائی ناگوار بو پھیلی ہوئی تھی۔ کیبن لکڑی کا تھا لیکن اندر سے اس کیبن کی دیواروں کو سیاہ پینٹ کیا گیا تھا اور کیبن چونکہ بند تھا اس لئے کمرے میں خاصا اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ کھوپڑی کے سر پر رکھے ہوئے دیئے کی روشنی بھی اس کمرے کے ماحول کو اجاگر نہیں کر پا رہی تھی۔ اس دیئے کی روشنی حیرت انگیز طور پر دائرے تک ہی محدود تھی یا پھر بوڑھے کا چہرہ ہی اس روشنی میں دکھائی دے رہا تھا۔ بوڑھے کی آنکھیں بند تھیں اور وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا۔ اسی لمحے اسے ایک ہلکے سے کھٹکے کی آواز سنائی دی تو بوڑھے نے چونک کر یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ اس نے پہلے کھوپڑی کی طرف دیکھا پھر سر اٹھا کر سامنے موجود کیبن کے بند دروازے کی جانب دیکھنے لگا۔

”کون آیا ہے“...... بوڑھے نے اونچی آواز اور انتہائی کرخت لہجے میں پوچھا۔

”تسمانہ ہوں آقا۔ میں آپ سے ایک ضروری بات کرنے کے لئے آئی ہوں“...... باہر سے ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

”کیا ضروری بات ہے۔ بولو“۔ بوڑھے نے اسی انداز میں کہا۔

"میں آپ کو کٹانگا دیوی کے بارے میں ایک خبر دینے کے لئے آئی ہوں آقا"...... باہر سے آواز آئی تو بوڑھا، کٹانگا دیوی کا نام سن کر بری طرح سے چونک پڑا۔

"کٹانگا دیوی۔ اوہ۔ کیا بتانا چاہتی ہو تم مجھے کٹانگا دیوی کے بارے میں"...... بوڑھے نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے اندر آنے دیں آقا پھر میں آپ کو کٹانگا دیوی کے بارے میں پوری تفصیل بتا دوں گی"......تسمانہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آ جاؤ اندر"...... بوڑھے نے کہا۔ اسی لمحے تیز سرسراہٹ سی ہوئی اور دروازے سے ایک سایہ سا گزر کر اندر آ گیا۔ کیبن میں چونکہ اندھیرا چھایا ہوا تھا اس لئے سایہ اس اندھیرے کا ہی جزو بن گیا تھا۔

"تسمانہ عظیم پجاری شگارا کو آداب کرتی ہے"...... سائے نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"میں نے تمہارا آداب قبول کیا۔ اب بتاؤ۔ کیا بتانا چاہتی ہو تم مجھے کٹانگا دیوی کے بارے میں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے پچھلے دنوں روشنی کی دنیا کے چند نمائندوں نے کٹانگا دیوی کا مدفن تلاش کر لیا تھا اور ان میں سے ایک آدمی کے پاس کٹانگا دیوی کا مسکاٹ بھی تھا جو اس نے کٹانگا دیوی کو دے دیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ کٹانگا دیوی مسکاٹ اپنے منہ پر لگا کر نئی زندگی حاصل کرتی اس آدمی کے ساتھ آنے والی ایک عورت نے کٹانگا دیوی کے

عقب سے وار کر کے اس کی گردن اُڑا دی تھی۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ روشنی کی دنیا کے ان نمائندوں نے کٹانگا دیوی کے مدفن میں موجود سر کٹے جسم کو آگ لگا دی تھی اور اس کا کٹا ہوا سر ایک دلدل میں پھینک دیا تھا جس میں کٹانگا دیوی کا سر ہمیشہ کے لئے غرق ہو گیا تھا۔ اس طرح کٹانگا دیوی ہمیشہ کے لئے فنا ہو گئی تھی۔ اب جبکہ کٹانگا دیوی فنا ہو گئی ہے تو تم مجھے اس کے بارے میں مزید کیا بتانے کے لئے آئی ہو"...... بوڑھے پجاری شگارا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو یہ بتانے کے لئے آئی ہوں آقا کہ کٹانگا دیوی ابھی فنا نہیں ہوئی ہے۔ وہ ابھی زندہ ہے"......تسمانہ نے کہا تو بوڑھا پجاری شگارا اس کی بات سن کر یوں اچھلا جیسے اسے اچانک کسی انتہائی زہریلے ناگ نے ڈس لیا ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تسمانہ کے سائے کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا جیسے اسے تسمانہ کی باتوں پر یقین ہی نہ آیا ہو۔

"کٹانگا دیوی فنا نہیں ہوئی ہے۔ وہ ابھی زندہ ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو تسمانہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کٹانگا دیوی کا جسم جل چکا ہے اور اس کا کٹا ہوا سر ایک دلدل میں غرق ہو چکا ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ وہ ابھی فنا نہیں ہوئی ہے اور وہ ابھی زندہ ہے"۔ بوڑھے پجاری نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں عظیم پجاری۔ کٹانگا دیوی ابھی زندہ ہے

اور وہ ایک طاقتور سائے کے روپ میں اس دنیا میں واپس بھی آ
گئی ہے''...... تسمانہ نے کہا تو بوڑھے پجاری کے چہرے پر موجود
حیرت اور بڑھ گئی۔

''اوہ۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسا کیسے ممکن ہے''...... بوڑھے
پجاری نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''کٹانگا دیوی کو روشنی کی دنیا کے چند نمائندوں نے حقیقی طور پر
فنا کرنے کی کوشش کی تھی اور ان کی اس کوشش میں ان جنگلوں کے
ایک قبیلے جو کلنگا دیوی کا پجاری ہے کے سردار لاہوگا نے بھی ان
کی مدد کی تھی اور کٹانگا دیوی کو جس طرح سے فنا کیا جانا تھا روشنی
کی دنیا کے نمائندوں نے اس پر بھی پوری طرح عمل کیا تھا لیکن
آقا۔ کٹانگا دیوی کا جب ایک لڑکی نے سر کاٹا تھا تو اس لڑکی کا
سایہ زمین پر پڑ رہا تھا۔ جب کٹانگا دیوی کا سر کٹا تو اس کا کٹا ہوا
سر لڑکی کے سائے کے ٹھیک سر والے حصے پر جا کر گرا تھا۔ چونکہ
کٹانگا دیوی کا دماغ ابھی تاریک نہیں ہوا تھا اس لئے اس نے
سائے پر گرتے ہی ایک خاص عمل کے ذریعے لڑکی کے سائے کو
اپنے قبضے میں لے لیا تھا اور لڑکی کا سایہ غائب ہو گیا تھا۔ اس کے
بعد روشنی کی دنیا کے نمائندوں نے کٹانگا دیوی کا جسم بھی جلا دیا اور
اس کے کٹے ہوئے سر کو ایک دلدل میں بھی پھینک دیا تھا۔ لیکن وہ
یہ نہیں جانتے تھے کہ کٹانگا دیوی نے خود کو اس لڑکی کے سائے میں
ضم کر لیا ہے جس نے اس کی گردن کاٹی تھی۔ گردن کٹنے کے بعد

کٹانگا دیوی نے دلدل میں آنکھیں کھول دی تھیں۔ روشنی کی دنیا
کے افراد نے ایک غلطی اور بھی کی تھی۔ جس دلدل میں انہوں نے
کٹانگا دیوی کا کٹا ہوا سر پھینکا تھا اسی دلدل میں انہوں نے ایک
اور آدمی کو بھی پھینک دیا تھا جو نہ صرف زندہ تھا بلکہ اس کا تعلق بھی
تاریک دنیا سے ہی تھا۔ کٹانگا دیوی کے لئے دلدل میں وہ آدمی
بے حد کام آیا تھا۔ وہ خود کو سائے میں ضم کر کے اپنی ماورائی
طاقتیں حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اس کے پاس چونکہ ایک انسانی جسم
تھا اس لئے اس نے دلدل میں ہی اس انسان کا خون پینا شروع
کر دیا تھا جس کی وجہ سے اس کی طاقتیں اسے جلد ہی واپس مل گئی
تھیں اور وہ دلدل سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اب کٹانگا
دیوی اس دنیا میں واپس تو آ گئی ہے۔ اس کا چہرہ بھی اس کے
پاس ہے لیکن وہ اپنے جسم سے محروم ہو چکی ہے۔ اب اس کے لئے
ضروری ہے کہ وہ وہی جسم حاصل کر لے جس کے سائے میں وہ سما
گئی تھی۔ اس طرح وہ نئی زندگی حاصل کر سکتی ہے''...... تسمانہ نے
کہا اور پھر وہ بوڑھے پجاری کو وہ سب باتیں بتانے لگی کہ روشنی کی
دنیا کے نمائندوں کو کس طرح سے کٹانگا دیوی نے اپنا کٹا ہوا سر
پہنچایا تھا اور روشنی کی دنیا کے نمائندے کن کن مصائب سے گزر کر
اس مدفن تک پہنچے تھے جس میں کٹانگا دیوی زندہ حالت میں موجود
تھی۔

''اوہ۔ حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں

سکتا تھا کہ جس کٹانگا دیوی کے بارے میں مجھے میری طاقتوں نے بتایا تھا کہ وہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو چکی ہے وہ ابھی تک زندہ ہے۔ نہ صرف زندہ ہے بلکہ وہ اس دنیا میں واپس بھی آ گئی ہے اور اس کی طاقتیں بھی اس کے پاس موجود ہیں“...... بوڑھے پجاری نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”کٹانگا دیوی کی طاقتیں ابھی محدود ہیں آقا۔ جب تک وہ اس عورت کا جسم حاصل کر کے اس میں سما نہیں جاتی اس کی ساری طاقتیں اسے نہیں ملیں گی۔ جیسے ہی وہ اپنا مطلوبہ انسانی جسم حاصل کر لے گی اسے دیوی کی تمام خصوصیات اور طاقتیں واپس مل جائیں گی اور پھر وہ وہی کرے گی جو وہ کرنا چاہتی تھی“...... تسمانہ نے کہا۔

”وہ زندہ رہ کر پوری دنیا کو اپنے قبضے میں لینا چاہتی تھی اور ساری دنیا پر اکیلی حکمرانی کرنا چاہتی تھی۔ یہی سب کہنا چاہتی ہو نا تم“...... بوڑھے پجاری نے کہا۔

”ہاں آقا۔ اب بھی اگر اسے اس کا مطلوبہ جسم مل جائے تو وہ دیوی بن جائے گی اور پوری دنیا میں اپنی شیطانیت کا جال پھیلا دے گی تاکہ ساری کی ساری دنیا اس کے قبضے میں آ جائے اور وہ پوری دنیا پر حکمرانی کر سکے“...... تسمانہ نے کہا۔

”ہونہہ۔ پوری دنیا پر کٹانگا دیوی نہیں میں حکمرانی کروں گا۔ صرف میں۔ اس دنیا کو اپنے شیطانی جال میں صرف میں پھنساؤں

گا۔ میں شگارا جو شیطان کا خاص نمائندہ اور ان جنگلوں کا سب سے بڑا پجاری ہوں“...... بوڑھے پجاری نے غراتے ہوئے کہا۔

”میں جانتی ہوں آقا۔ لیکن اب آپ کے لئے یہ سب کرنا مشکل ہو گا۔ کٹانگا دیوی آپ کو ایسا کبھی نہیں کرنے دے گی۔ اسے یا تو آپ کو ختم کرنا ہو گا یا پھر آپ کو اسے تسخیر کرنا ہو گا۔ جب تک آپ سے ختم نہیں کریں گے یا تسخیر نہیں کریں گے۔ آپ اپنا خواب کبھی پورا نہیں کر سکیں گے اور اگر آپ کسی طرح سے کٹانگا دیوی کو اپنے بس میں کر لیں تو پھر آپ اس کی مدد سے آسانی سے اور چند ہی دنوں میں پوری دنیا کو تسخیر کر سکتے ہیں“...... تسمانہ نے کہا۔

”ہاں میں جانتا ہوں۔ اگر کٹانگا دیوی میرے قبضے میں آ جائے تو میں اس کی مدد سے یہ کام سالوں کی محنت کی بجائے چند دنوں میں ہی کر سکتا ہوں“...... بوڑھے پجاری نے کہا جو شیطان کا پجاری شگارا تھا۔ یہ پجاری افریقہ کے جنگلوں کے ایک قبیلے کا بڑا سردار بھی تھا اور شیطان کا پجاری بھی۔

اس کے قبیلے کا نام بھی اسی کے نام سے منسوب تھا۔ قبیلے کے وحشی بے حد لمبے تڑنگے، خونخوار اور انتہائی لڑاکا قسم کے تھے جو اپنے بڑے سردار اور پجاری شگارا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ اس قبیلے کے وحشی اپنے ارد گرد کسی قبیلے کو آباد نہیں ہونے دیتے تھے۔ پجاری شگارا خود کو ان جنگلوں کا تنہا مالک سمجھتا تھا۔ جو قبیلہ اس کے

سامنے اپنا سر جھکا دیتا تھا پجاری شگارا اسے چھوڑ دیتا تھا اور جو اس کا حکم ماننے سے انکار کر دیتا تھا پجاری شگارا اس قبیلے پر اپنے قبیلے کے خونخوار وحشیوں سے یلغار کرا دیتا تھا اور اس کے قبیلے کے وحشی دوسرے قبیلے کے ایک ایک وحشی کو انتہائی بے رحمی اور سفاکی سے قتل کر دیتے تھے چاہے ان میں کوئی بوڑھا ہو، جوان ہو یا بچہ یا پھر کوئی عورت۔ شگارا قبیلے کے وحشی جن قبیلوں پر حملے کرتے تھے۔ واپسی پر وہ اس سارے قبیلے کو لوٹ کر لے آتے تھے اور وہ جن وحشیوں کو ہلاک کرتے تھے ان کے سر بھی کاٹ کر اپنے ساتھ لے آتے تھے سر کی کھال اور بال صاف کر کے وہ کھوپڑیوں کو خشک کرتے تھے۔ پجاری شگارا ان کھوپڑیوں کو ایک جگہ جمع کر کے ان پر شیطانی عمل کرتا تھا جس سے کھوپڑیاں سکڑ کر انتہائی چھوٹی ہو جاتی تھیں اور پھر شگارا ان کھوپڑیوں کی مالائیں بنا کر اپنے قبیلے والوں میں بانٹ دیتا تھا۔

شگارا قبیلے میں آٹھ سو سے زائد وحشی تھے۔ ان میں سے شاید ہی کوئی ایسا وحشی ہو جس نے سکڑی ہوئی انسانی کھوپڑیوں کی مالا نہ پہنی ہوئی ہوں۔ ہر ایک مالا میں بیس کھوپڑیاں پروئی جاتی تھیں اور پجاری شگارا کا کہنا تھا کہ ان کھوپڑیوں کی وجہ سے نہ صرف ان کی جسمانی طاقتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے بلکہ وہ جنگلوں کے دوسرے تمام قبیلوں سے منفرد اور اعلیٰ مقام کے حامل بن جاتے تھے جنہیں دیوتاؤں کا قبیلہ بھی کہا جاتا تھا۔

جس طرح سے پجاری شگارا ان جنگلوں کے تمام قبیلوں پر حکمرانی کر رہا تھا اسی طرح وہ کٹانگا دیوی کی طرح ساری دنیا پر حکمرانی کرنے کے خواب دیکھتا رہتا تھا۔ اپنے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے وہ آئے دن انسانوں کی بھینٹ بھی دیتا رہتا تھا اور شیطانی جاپ بھی کرتا تھا۔

اب بھی وہ اپنے قبیلے سے دور الگ تھلگ مقام پر بنے ہوئے اس کیبن میں بیٹھا شیطانی جاپ کر رہا تھا کہ تسمانہ اسے کٹانگا دیوی کے زندہ ہونے کے بارے میں بتانے کے لئے آ گئی تھی اور پجاری شگارا جانتا تھا کہ کٹانگا دیوی کو اگر پھر سے نیا وجود مل گیا تو اس کے سامنے اس کی ایک بھی نہیں چل سکے گی اور اس کی جگہ وہ پوری دنیا کی حکمران بن جائے گی۔ تسمانہ جو پجاری شگارا کی شیطانی طاقت اور شیطانی ذریت تھی اس کا کہنا تھا کہ جب تک پجاری شگارا، کٹانگا دیوی کو فنا نہیں کر دیتا یا پھر اسے تسخیر کر کے اپنے قبضے میں نہیں کر لیتا اس وقت تک وہ اپنا مقصد کبھی پورا نہیں کر سکے گا۔

”کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ اس وقت کٹانگا دیوی کہاں موجود ہے اور وہ کیا کر رہی ہے“...... پجاری شگارا نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں ابھی اس کے بارے میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی۔ کیونکہ اگر میں نے کٹانگا دیوی کے بارے میں کچھ معلوم کرنے کی کوشش کی تو اسے میرے بارے میں سب پتہ چل جائے

گا اور اس کے پاس اب بھی اتنی طاقتیں ہیں کہ وہ مجھے یہاں آ کر فنا کر سکے“...... تسمانہ نے کہا۔

”اوہ۔ پھر میں کٹانگا دیوی کے بارے میں کس سے اور کیسے معلوم کروں کہ وہ کہاں موجود ہے“...... پجاری شگارا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”اس کے لئے آپ بھوپت کو بلا لیں۔ بھوپت اپنی طاقتوں سے کٹانگا دیوی کا پتہ چلا سکتا ہے اور وہ آپ کو یہ بھی بتا سکتا ہے کہ کٹانگا دیوی کو آپ کیسے مسخر کر سکتے ہیں“...... تسمانہ نے کہا۔

”بھوپت۔ اوہ۔ اسے بلانے کے لئے تو مجھے طویل جاپ کرنا پڑے گا اور وہ مجھے کچھ بتانے کے لئے مجھ سے بہت بڑی بھینٹ بھی مانگ سکتا ہے۔ اسے میرے قبیلے کے وحشی بے حد پسند ہیں۔ وہ ایک ہی وقت میں کئی کئی وحشیوں کا خون پی جاتا ہے۔ پچھلی بار میں نے اسے جب اپنے ایک کام کے لئے بلایا تھا تو اس نے مجھ سے میرے کام کے بدلے میں میرے قبیلے کے سو وحشیوں کی بھینٹ مانگ لی تھی جو مجھے دینی پڑی تھی۔ اس پر بھی وہ خوش نہیں تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ میرے قبیلے کے تمام وحشیوں کا خون پی لے۔ وہ بے حد وحشی اور خون آشام مخلوق ہے۔ جسے بلاتے ہوئے مجھے بھی خوف آتا ہے۔ اگر اس کے مزاج کے خلاف بات ہو جائے تو وہ غضبناک ہو جاتا ہے اور اس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ مجھ پر حملہ آور ہو کر میرا ہی خون پی جائے“...... پجاری

شگارا نے کہا۔

”جو بھی ہے آقا۔ اس کا تعلق کالے شیطان سے ہے اور جو معلومات آپ کو اس سے مل سکتی ہیں وہ کسی اور سے نہیں مل سکتیں“...... تسمانہ نے جواب دیا۔

”ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ اس کے پاس پوری دنیا کے شیطانی راز موجود ہیں اور وہ چونکہ مہا شیطان کے معبد میں بھی جا سکتا ہے اس لئے اس سے کوئی بھی شیطانی معاملہ چھپا ہوا نہیں ہوتا“...... پجاری شگارا نے کہا۔

”اگر آپ کو پوری دنیا اور خاص طور پر کٹانگا دیوی کو مسخر کرنا ہے تو اس کے لئے چاہے آپ کو اپنے سارے قبیلے کی بھینٹ دینی پڑے آپ دیں اور بھوپت کی مدد ضرور لیں۔ وہ آپ کو کٹانگا دیوی کو قابو میں کرنے کے ایسے ایسے راز بتائے گا جس کا آپ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں“...... تسمانہ نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ اگر میرا قبیلہ ختم ہو گیا تو پھر میں دوسرے قبیلوں پر کیسے حکمرانی کروں گا۔ ان جنگلوں کے قبیلے میرے ساتھ ساتھ میرے قبیلے کے خونخوار وحشیوں سے بھی ڈرتے ہیں۔ ان کی ہی وجہ سے وہ میرا ہر حکم مانتے ہیں اگر وہی نہ رہے تو میں دوسرے قبیلوں پر کیسے راج کر سکوں گا“...... پجاری شگارا نے کہا۔

”اس کا ایک حل میں آپ کو بتا دیتی ہوں۔ اس پر عمل کر کے آپ بھوپت سے اپنے قبیلے کے تمام وحشیوں کو بچا سکتے ہیں۔

بھوپت آپ کے قبیلے کے کسی وحشی کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکے گا اور آپ کا کام بھی پورا کر دے گا''...... تسمانہ نے کہا۔

''اوہ۔ بہت خوب۔ اگر بھوپت کو کسی اور طریقے سے رجھایا جا سکتا ہے تو بتاؤ۔ جلدی بتاؤ۔ بس میں اسے اپنے قبیلے کے وحشیوں کی بھینٹ نہیں دینا چاہتا۔ میرے قبیلے کے وحشیوں کی جگہ اگر وہ ان جنگلوں کے باقی تمام وحشی قبیلوں کی بھینٹ مانگ لے تو میں اس سے انکار نہیں کروں گا''...... پجاری شگارا نے کہا۔

''اسے رجھانے کا یہی طریقہ ہے آقا۔ آپ اسے بلائیں تو اس سے پہلے کہ وہ آپ سے بھینٹ مانگے آپ خود ہی اسے ان جنگلوں کے دو بڑے قبیلوں کی بھینٹ دینے کا کہہ دیں۔ جب آپ اسے خود ہی بھینٹ دینے کا اعلان کر دیں گے تو وہ اپنی مرضی سے آپ سے مزید بھینٹ نہیں مانگ سکے گا''...... تسمانہ نے کہا تو پجاری شگارا کا چہرہ کھل اٹھا۔

''بہت خوب۔ بہت خوب تسمانہ۔ تم نے تو واقعی مجھے ایسا حل بتایا ہے جس پر عمل کرنے سے میں اپنے قبیلے کے وحشیوں کی بھینٹ بچا لوں گا اور اس پر بھوپت کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ آج تم میرے لئے بہت بڑی خوشخبری لے کر آئی ہو۔ تم نے مجھے کٹانگا دیوی کے زندہ ہونے کی خبر دی ہے اور اب تم نے مجھے بھوپت کو رجھانے کا ایک آسان طریقہ بھی بتا دیا ہے جس کی وجہ سے میں تم سے بے حد خوش ہوں۔ مانگو۔ اس خوشی میں تم مجھ سے

جو مانگو گی میں تمہیں دوں گا۔ مانگو کیا مانگتی ہو''...... پجاری شگارا نے بڑے شاہانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں آقا۔ میں آپ سے اپنی مرضی سے کچھ بھی مانگ سکتی ہوں''...... تسمانہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں ہاں۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ تم جو مانگو گی میں تمہیں دوں گا تو پھر تمہیں کیا پریشانی ہے''...... اس بار پجاری شگارا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں۔ مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے۔ ٹھیک ہے آقا۔ آپ اپنی خوشی سے مجھے جو بھی دے دیں گے میں لے لوں گی''۔ تسمانہ نے بڑے انکسارانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ایک مرتبہ تم مجھے کٹانگا دیوی کو حاصل کر لینے دو پھر جب میں پوری دنیا پر قبضہ کروں گا تو میں تمہیں دنیا کے تمام جنگلوں کی دیوی بنا دوں گا۔ تم ان جنگلوں پر تسمانہ دیوی بن کر راج کرو گی۔ اس کے لئے مجھے چاہے مہا شیطان کے معبد میں جا کر اس کی منتیں بھی کیوں نہ کرنی پڑیں میں کروں گا۔ میں اس وقت تک معبد سے باہر نہیں آؤں گا جب تک مہا شیطان تمہیں جنگلوں کی دیوی بنانے کا اعلان نہیں کر دیتا''...... شگارا نے کہا تو تسمانہ کے منہ سے انتہائی مسرت بھری آوازیں نکلنے لگیں۔

''اوہ اوہ۔ اگر آپ مجھے ان جنگلوں کی دیوی بنا دیں گے تو

میری طاقتوں میں ہزاروں گنا اضافہ ہو جائے گا آقا۔ اگر ایسا ہوا تو میں دیوی بننے کے بعد بھی آپ کی ادنیٰ کنیز ہی بنی رہوں گی اور آپ کے ہر حکم کے سامنے اپنا سر جھکا دوں گی‘‘...... تسمانہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ٹھیک ہے اب تم جاؤ۔ اب مجھے بھوپت کو بلانا ہے تاکہ میں اس سے کٹانگا دیوی کو مسخر کرنے کے بارے میں پوچھ سکوں۔ اگر بھوپت نے تمہیں دیکھ لیا تو وہ سب کچھ چھوڑ کر تمہیں ہی مجھ سے مانگ لے گا اور میں تمہیں ابھی کھونا نہیں چاہتا کیونکہ تم میری سب سے اہم اور بڑی طاقت ہو‘‘...... شگارا نے کہا۔

’’ٹھیک ہے آقا۔ میں جاتی ہوں۔ آپ بھوپت کو بلا لیں اور اس سے تسلی کے ساتھ ہر بات معلوم کریں‘‘...... تسمانہ نے کہا۔ اس نے جھک کر شگارا کو آداب کیا اور پھر اس کا سایہ اندھیرے میں گم ہوتا چلا گیا۔ تسمانہ کے جاتے ہی شگارا نے دائیں پہلو کے پاس رکھی ہوئی ایک بڑی سی ہڈی نکال لی۔ یہ ہڈی ہلکے نیلے رنگ کی تھی اور اس ہڈی پر سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے دھبے سے بنے ہوئے تھے۔

شگارا نے ہڈی اپنی پیشانی سے لگائی اور آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع ہو گیا۔ چند لمحوں تک وہ اسی طرح ہڈی ماتھے سے لگائے کچھ پڑھتا رہا پھر اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے وہ ہڈی سامنے دائرے میں رکھی ہوئی کھوپڑی کے سر

سے لگا دی۔

’’کتوری۔ پاتال کے بھوپت کو میرا پیغام دو کہ وہ جہاں بھی ہے اور جس حال میں بھی ہے فوراً میرے پاس آ جائے‘‘...... شگارا نے کھوپڑی کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کھوپڑی کی آنکھوں کے سوراخوں میں سرخ رنگ کی روشنی سی چمکی اور معدوم ہو گئی۔

ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک کیبن میں عجیب اور انتہائی ناگوار سی بو پھیل گئی اور ساتھ ہی کسی سانڈ کی تیز تیز سانس لینے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

’’بھوپت۔ کیا تم آ گئے ہو‘‘...... شگارا نے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ میں آ گیا ہوں‘‘...... اچانک ایک غراتی ہوئی انتہائی بھیانک آواز سنائی دی۔ ساتھ ہی شگارا کے سامنے زمین سے دھواں سا نکلا اور بلند ہوتا ہوا ایک جگہ جمع ہوتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے اس دھوئیں میں سفید رنگ کی ایک بھیانک مخلوق دکھائی دینے لگی۔ اس مخلوق کا سارا وجود سفید رنگ کے بڑے بڑے بالوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ انسانی تھا لیکن چہرے کے خد و خال انتہائی ڈراؤنے تھے۔ اس کی ناک پچکی ہوئی تھی۔ گال پھولے ہوئے، آنکھیں باہر کو ابلی ہوئیں اور اس کے ہونٹ بے حد موٹے موٹے تھے جو سیاہی مائل تھے۔ اس کے ہونٹوں سے زرد رنگ کے لمبے اور

نوکیلے دانت باہر نکلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

اس مخلوق کے ہاتھ پاؤں بھی بے حد بڑے بڑے تھے۔ اس کے ہاتھوں اور پیروں کی صرف تین تین انگلیاں تھیں جو کافی موٹی اور سروں سے نوکیلی دکھائی دے رہی تھیں۔

"کیوں بلایا ہے تم نے مجھے"...... اس بھیانک مخلوق کے منہ سے خونخوار بھیڑیے جیسی آواز نکلی۔

"مجھے تم سے ایک بے حد ضروری کام ہے بھوپت۔ اس کام کے بدلے میں تمہیں ان جنگلوں کے دو قبیلوں کے خون کی بھینٹ دوں گا"...... شگارا نے کہا تو اس کی بات سن کر بھوپت کا منہ خوشی سے کھلا مگر پھر فوراً ہی بند ہو گیا۔

"کن دو قبیلوں کی بھینٹ دو گے تم مجھے"...... بھوپت نے منہ بنا کر پوچھا۔

"میرے قبیلے کو چھوڑ کر ان جنگلوں میں تمہیں جو سب سے بڑے قبیلے پسند آئیں تم ان قبیلوں کے تمام وحشیوں کو ہلاک کر کے ان کا خون پی سکتے ہو"...... شگارا نے اپنی مسرت چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔ وہ خوش تھا کہ اس نے بھوپت کو اپنی مرضی سے بھینٹ مانگنے کا کوئی موقع نہیں دیا تھا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بولو کیا کام ہے مجھ سے"...... بھوپت نے جیسے ناراض سے لہجے میں کہا۔ شاید وہ اس بات سے ناخوش تھا کہ وہ شگارا سے اپنے مطلب کی بھینٹ نہیں مانگ سکا تھا۔

"مجھے کٹانگا دیوی کے بارے میں تم سے بات کرنی ہے"۔

شگارا نے کہا تو بھوپت بے اختیار چونک پڑا۔

"کٹانگا دیوی۔ اوہ۔ کیا بات کرنا چاہتے ہو تم اس کے بارے میں"...... بھوپت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے علم میں آیا ہے کہ جنگلوں میں جو یہ تاثر پھیلا ہوا تھا کہ روشنی کی دنیا کے چند افراد نے کٹانگا دیوی کو اس کے مدفن میں ہی فنا کر دیا تھا وہ تاثر قطعی غلط ہے۔ کٹانگا دیوی ہلاک نہیں ہوئی ہے۔ روشنی کی دنیا کے نمائندوں کے ہاتھوں اس کا جسم ضرور جل کر راکھ ہو گیا ہے لیکن کٹانگا دیوی فنا ہونے سے بچ گئی ہے اور اس نے اپنی جان اس عورت کے سائے میں چھپا لی ہے جس نے مدفن سے باہر آتے ہی اس کی گردن اڑا دی تھی"...... شگارا نے کہا اور پھر وہ تسمانہ سے ملی ہوئی کٹانگا دیوی کے بارے میں تمام معلومات سے بھوپت کو آگاہ کرتا چلا گیا۔

"ہاں۔ مجھے ان سب باتوں کا علم ہے۔ تم بتاؤ۔ تم کیا چاہتے ہو"...... بھوپت نے ساری بات سن کر اپنے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ کٹانگا دیوی اس وقت کہاں ہے اور وہ کیا کر رہی ہے"...... شگارا نے پوچھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں"...... بھوپت نے کہا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں تک اس کی آنکھیں بند رہیں اور پھر

اس نے آنکھیں کھول دیں۔ شگارا غور سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا کٹانگا دیوی کا"...... بھوپت کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر شگارا نے بے چینی سے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے کٹانگا دیوی اس وقت ایشیا کے ملک پاکیشیا میں موجود ہے"...... بھوپت نے کہا تو شگارا بری طرح سے اچھل پڑا۔

"پاکیشیا میں۔ کیا مطلب۔ کٹانگا دیوی پاکیشیا کیوں گئی ہے اور وہاں کیا کر رہی ہے"۔ شگارا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ اپنے قاتلوں سے انتقام لینے گئی ہے"...... بھوپت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قاتلوں سے انتقام۔ میں سمجھا نہیں"...... شگارا نے اسی طرح سے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"کٹانگا دیوی کو اس کے مدفن میں روشنی کی دنیا کے جن نمائندوں نے فنا کرنے کی کوشش کی تھی ان کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور وہ عورت بھی پاکیشیا میں ہی موجود ہے جس کے سائے میں ضم ہو کر کٹانگا دیوی نے اپنی جان بچائی تھی۔ کٹانگا دیوی اس عورت کا جسم حاصل کرنا چاہتی ہے اور ان تمام افراد کو ہلاک کر دینا چاہتی ہے جنہوں نے اس کے مدفن میں اس پر حملہ کیا تھا"...... بھوپت نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا کٹانگا دیوی نے اس عورت کا جسم حاصل کر لیا ہے جس کے سائے پر اس نے قبضہ کر لیا تھا"...... شگارا نے پوچھا۔

"نہیں۔ کٹانگا دیوی نے چونکہ اس عورت کو بغیر بتائے اس کے سائے پر قبضہ کیا تھا اس لئے اس پر لازم ہو گیا ہے کہ اب اگر وہ اس عورت کا جسم حاصل کرنا چاہے تو اسے ہر حال میں اس عورت سے اجازت لینی ہو گی۔ اگر عورت اسے اپنا جسم دینے کے لئے راضی ہو جائے اور پھر عورت کا جسم بے داغ ہو۔ مطلب یہ کہ اس کے جسم پر کسی زخم کا نشان نہ ہو تب ہی کٹانگا دیوی اس کے مردہ جسم میں گھس سکتی ہے ورنہ نہیں۔ کٹانگا دیوی رات کے وقت اس عورت کے پاس گئی تھی لیکن اس عورت نے اسے اپنا جسم دینے سے انکار کر دیا ہے اور اس نے خود کو زخمی کر کے کٹانگا دیوی کو وہاں سے واپس جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ اب جب تک اس عورت کا زخم نہیں ٹھیک ہو جاتا اس وقت تک کٹانگا دیوی اس کے پاس نہیں جا سکتی ہے۔ اسے انتظار کرنا ہو گا۔ جب عورت کا زخم ٹھیک ہو جائے گا تو کٹانگا دیوی پھر اس کے پاس جائے گی اور اسے مجبور کر دے گی کہ وہ اس کی بات مان جائے اور اسے اپنا جسم دینے کے لئے تیار ہو جائے"...... بھوپت نے کہا۔

"اوہ۔ کیا کٹانگا دیوی اس عورت کو اس بات کے لئے مجبور کر سکتی ہے کہ وہ اس کا جسم حاصل کر سکے"...... شگارا نے پوچھا۔

"ہاں۔ کٹانگا دیوی سایہ ہونے کے باوجود بے حد طاقتور ہے۔

وہ کچھ بھی کر سکتی ہے“...... بھوپت نے جواب دیا۔

”تو کیا وہ ان تمام افراد کو ہلاک کر دے گی جنھوں نے اسے فنا کرنے کی کوشش کی تھی“...... شگارا نے پوچھا۔

”ہاں بالکل۔ وہ ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گی لیکن ان سب کو ہلاک کرنے کے لئے اسے سب سے پہلے ان سب کو افریقہ کے جنگلوں میں موجود اپنے مدفن کے پاس لانا ہو گا۔ وہ افراد جب تک کٹانگا دیوی کے اصل مدفن کے پاس نہیں آئیں گے کٹانگا دیوی انہیں ہلاک تو نہیں کر سکتی لیکن انہیں شدید ترین اذیتوں اور مصیبتوں سے ضرور دوچار کر سکتی ہے اور اس کے پاس اتنی طاقتیں ہیں کہ وہ ان تمام افراد کو افریقہ کے جنگلوں میں اپنے مدفن کے نزدیک لا سکے“...... بھوپت نے کہا۔

”ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ اگر میں کٹانگا دیوی کو اپنے تابع کرنا چاہوں تو اس کے لئے مجھے کیا کرنا پڑے گا“...... شگارا نے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔

”تم اس وقت تک کٹانگا دیوی کو مسخر نہیں کر سکتے جب تک اسے فنا کرنے والے زندہ ہیں۔ وہ خود ہلاک ہو جائیں یا کٹانگا دیوی انہیں ہلاک کر دے اس کے بعد ہی تم کٹانگا دیوی کو اپنے بس میں کر سکتے ہو اور اس کے لئے تمہیں سخت اور مشکل ترین عمل کرنے پڑیں گے“...... بھوپت نے کہا۔

”کیسے عمل“...... شگارا نے چونک کر پوچھا۔

”شیطانی عمل۔ ان عملوں کو کرتے ہوئے تمہاری جان بھی جا سکتی ہے“...... بھوپت نے کہا۔

”تم بتاؤ تو سہی کیا ہیں وہ عمل“...... شگارا نے کہا تو بھوپت اسے ان شیطانی عملوں کے بارے میں بتانے لگا جن کی مدد سے وہ کٹانگا دیوی کو تسخیر کر سکتا تھا۔ بھوپت سے شیطانی عملوں کی تفصیل سن کر شگارا کے چہرے پر انتہائی خوف ابھر آیا تھا۔

”اوہ۔ عمل تو واقعی بے حد خطرناک اور جان لیوا ہیں۔ لیکن اگر تم میرا ساتھ دو تو میں یہ عمل کر سکتا ہوں“...... شگارا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

”میرے ساتھ سے کیا ہو گا“...... بھوپت نے جیسے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”تم میرے محافظ بن کر ان عملوں کو پورا کرنے میں میرا ساتھ دے سکتے ہو بھوپت۔ اگر تم میرا ساتھ دینے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں بہت بڑے انعام دوں گا۔ ایسے انعام جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے ہو“۔ شگارا نے اسے لالچ دینے والے انداز میں کہا۔

”اوہ۔ کیا انعام دے سکتے ہو تم مجھے“...... بھوپت نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”میں سینکڑوں کے حساب سے تمہیں شیطانی طاقتیں دے سکتا ہوں۔ ہر روز تمہیں بے شمار انسانوں کی بھینٹ دے سکتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تمہیں ان جنگلوں میں میرے قبیلے کے وحشیوں کا

خون بے حد پسند ہے۔ تم ایک بار مجھے کٹانگا دیوی کو حاصل کرنے میں میری مدد کر دو تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں اپنے قبیلے کے ایک ایک وحشی کی بھینٹ دے دوں گا تم ان سب کو ہلاک کر کے ان کا خون پی جانا جس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا''...... شگارا نے کہا تو بھوپت کی آنکھوں میں عجیب سی شیطانی چمک آ گئی۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ اگر میں تمہاری مدد کروں تو کیا تو واقعی مجھے اپنا سارا قبیلہ بھینٹ میں دے دو گے''...... بھوپت نے لالچ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں''...... شگارا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم وعدہ کرتے ہو تو میں تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں''...... بھوپت نے جواب دیا تو شگارا کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

''بہت خوب۔ لیکن یاد رکھو۔ میری مدد کے لئے تمہیں اب اس وقت تک میرے ساتھ ہی رہنا پڑے گا جب تک کہ میرے عمل پورے نہیں ہو جاتے اور کٹانگا دیوی میرے بس میں نہیں آ جاتی۔ تمہیں میرا محکوم بننا پڑے گا اور میرے ہر حکم کی تعمیل کرنی پڑے گی۔ بولو منظور ہے''...... شگارا نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ تمہارے قبیلے کے وحشیوں کا خون پینے کے لئے مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے۔ میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہارا ہر حکم مانوں گا''...... بھوپت نے کہا۔

''بہت خوب۔ یہ ہوئی نا بات۔ میں تم سے بے حد خوش ہوں۔ بے حد خوش''...... شگارا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں بھی تم سے خوش ہوں۔ تم نے مجھے ان جنگلوں کے دو قبیلوں کے وحشیوں کے خون کی بھینٹ دی ہے۔ میں اب جی بھر کر ان وحشیوں کا خون پی سکتا ہوں''...... بھوپت نے جواب دیا۔

''ہاں ہاں۔ وہ بھینٹ میں تمہیں پہلے ہی دے چکا ہوں۔ تم جب چاہے جنگلوں میں جا کر اپنی پسند کے دو قبیلے کے وحشیوں کو ہلاک کر کے ان کا خون پی جانا۔ اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ کٹانگا دیوی کو قابو میں کرنے کے لئے ہمیں سب سے پہلے کیا کرنا ہو گا''۔ شگارا نے کہا۔

''میں نے بتایا تو ہے۔ کٹانگا دیوی کو مسخر کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ کٹانگا دیوی کے قاتلوں کو ان کے انجام تک پہنچایا جائے۔ وہ کٹانگا دیوی کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں۔ کوئی دوسرا انہیں ہلاک کر دے یا وہ اپنی موت آپ مر جائیں۔ جب تک ان میں سے ایک شخص بھی زندہ رہے گا اس وقت تک تم کٹانگا دیوی کو قابو میں کرنے کے لئے اپنا کوئی عمل شروع نہیں کر سکو گے۔ کیونکہ تمہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا''...... بھوپت نے

کہا۔

''اوہ۔ اگر کٹانگا دیوی روشنی کی دنیا کے ان افراد کو ہلاک کرنے میں کامیاب نہ ہوئی تو''...... شگارا نے کہا۔

''اس کی کامیابی تک تمہیں ہر حال میں انتظار کرنا پڑے گا شگارا۔ اس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ کچھ بھی نہیں''...... بھوپت نے کہا۔

''ان افراد کی تعداد کتنی تھی جنہوں نے کٹانگا دیوی کے مدفن میں اسے فنا کرنے کی کوشش کی تھی''...... شگارا نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

''لڑکی سمیت سات افراد تھے۔ جن میں چار لڑکی کے ساتھی تھے ان پانچوں کا تعلق پاکیشیا سے تھا باقی کا تعلق افریقہ سے تھا اور ان میں سے ایک ان جنگلوں کے ایک قبیلے لاہوگا کا سردار تھا جس کا نام لاہوگا ہی ہے اور دوسرا باشوگا ہے''...... کٹانگا دیوی نے کہا تو شگارا نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

''لاہوگا قبیلے کے وحشیوں کو تو میں ان کے سردار سمیت اپنے قبیلے کے وحشیوں سے حملہ کرا کر ختم کرا دوں گا۔ لیکن وہ ایک افریقی۔ وہ کون ہے۔ اس کا کیسے پتہ چلے گا کہ وہ کہاں ہے اور اسے ہلاک کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا پڑے گا''...... شگارا نے کہا۔

''اگر تم کہو تو میں اسے ڈھونڈ کر ہلاک کر سکتا ہوں اور تمہاری

مدد کے لئے میں پاکیشیا جا کر اس لڑکی اور اس کے ساتھیوں کو بھی ان کے انجام تک پہنچا سکتا ہوں''...... بھوپت نے کہا تو شگارا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''اوہ۔ لیکن تم نے تو کہا تھا کہ انہیں ٹھیک اسی جگہ ہلاک کرنا ضروری ہے جہاں کٹانگا دیوی کا مدفن ہے''...... شگارا نے کہا۔

''یہ پابندی ہمارے لئے نہیں۔ کٹانگا دیوی کے لئے ہے جو اس عورت کا جسم حاصل کرنا چاہتی ہے''...... بھوپت نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو کیا تم واقعی ان سب کو ہلاک کر سکتے ہو جو کٹانگا دیوی کو فنا کرنے میں ملوث تھے''...... شگارا نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہ سب میں اکیلا ہی کر سکتا ہوں۔ بس مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت ہے۔ تم مجھے اجازت دو تو میں آج ہی ان سب کو جا کر ہلاک کر دوں گا''...... بھوپت نے کہا۔

''اور اس عورت کا کیا ہو گا جس کا کٹانگا دیوی جسم حاصل کرنا چاہتی ہے''...... شگارا نے پوچھا۔

''میں اسے بھی ہلاک کر دوں گا۔ اس کے ہلاک ہوتے ہی کٹانگا دیوی واپس ان جنگلوں میں آنے پر مجبور ہو جائے گی۔ وہ ان جنگلوں میں رہے گی تو تمہارے کئے ہوئے عملوں کی وجہ سے وہ جلد ہی تمہارے قابو میں آ جائے گی''...... بھوبت نے کہا۔

''بہت خوب۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اجازت دیتا ہوں جاؤ اور جا کر ان تمام افراد کو ہلاک کر دو جو کٹانگا دیوی کو فنا کرنے کے

لئے اس کے مدفن میں آئے تھے۔ جاؤ۔ ابھی جاؤ اور تب ہی واپس آنا جب تم ان سب کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاؤ۔ تب تک میں کٹا نگا دیوی کو مسخر کرنے کے لئے شیطانی عمل کرنے کی تیاری کرنا شروع کر دیتا ہوں''...... شگارا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں دو قبیلوں کے وحشیوں کا خون پیتے ہی افریقہ میں موجود ان دونوں افراد کو ہلاک کر دوں گا۔ ان کو ہلاک کرتے ہی میں پاکیشیا چلا جاؤں گا اور عورت اور اس کے ساتھیوں کو بھی ان کے انجام تک پہنچا دوں گا''...... بھوپت نے کہا تو شگارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بھوپت کچھ دیر تک شگارا سے اسی سلسلے میں بات کرتا رہا پھر وہ دھواں بن کر وہاں سے غائب ہوتا چلا گیا۔

شگارا کے چہرے پر اب بے پناہ اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ بھوپت ایک بار جس کام کو کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتا جب تک کہ وہ اپنا کام پورا نہ کر لے۔ وہ افریقہ میں موجود دو افراد سمیت پاکیشیا جا کر ان پانچوں افراد کو بھی ضرور ہلاک کر دے گا جن میں وہ عورت بھی شامل ہے جس کے سائے پر کٹا نگا دیوی نے قبضہ کر رکھا تھا۔ شگارا بے حد خوش تھا کہ اب وہ بھوپت کی مدد سے آسانی کے ساتھ کٹا نگا دیوی کو اپنے بس میں کر سکتا تھا۔ جس کے قابو میں آتے ہی وہ پوری دنیا کا بے تاج بادشاہ بن جاتا۔

عمران جمعہ کی نماز پڑھ کر مسجد سے نکلا ہی تھا کہ اسے باہر جوزف دکھائی دیا جو مسجد کی دیوار کے پاس دونوں ہاتھ پشت پر باندھے انتہائی بے چینی اور پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ جوزف کو وہاں دیکھ کر عمران چونک پڑا۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو جوزف''...... عمران نے جوزف کے قریب جا کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ جوزف جس نے ابھی عمران کو نہیں دیکھا تھا اس کی آواز سن کر بری طرح سے چونک پڑا۔ وہ تیزی سے مڑا اور پھر مڑتے ہی وہ عمران سے یوں لپٹ گیا جیسے ننھا بچہ اپنے باپ کو دیکھ کر بے اختیار اس سے لپٹ جاتا ہے۔

''ارے ارے۔ کیا کر رہے ہو شب دیجور کی ناخلف اولاد۔ میری کمزور ہڈیوں کو کیوں توڑ رہے ہو میں نے کیا کیا ہے۔ چھوڑو۔ چھوڑو مجھے''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

مسجد سے نکلتے ہوئے نمازی دیو قامت وحشی کو اس طرح عمران سے لپٹتے دیکھ کر حیران ہو کر رک گئے تھے اور حیرت بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''باس باس۔ میرے ساتھ چلو باس۔ مجھے تم سے بہت ضروری کام ہے۔ جلدی چلو۔ میں کب سے کھڑا تمہارا یہاں انتظار کر رہا تھا''...... جوزف نے عمران سے الگ ہو کر اس کا بازو پکڑتے ہوئے اسے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ کہاں لے جا رہے ہو مجھے۔ میں ابھی تو جمعہ کی نماز پڑھ کر آیا ہوں۔ سلیمان نے صبح سے مجھے چائے کا ایک کپ بھی نہیں دیا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ جب تک میں جمعہ کی نماز ادا کر کے نہیں آؤں گا وہ اس وقت تک مجھے نہ ناشتہ دے گا اور نہ ہی چائے''......عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کوئی بات نہیں باس۔ تم میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں رانا ہاؤس میں تگڑا سا ناشتہ بھی کرا دوں گا اور چائے بھی پلا دوں گا۔ تم بس میرے ساتھ آؤ۔ ابھی''...... جوزف نے اسی انداز میں کہا۔

''وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب میں نے جمعہ کی نماز ادا کر لی ہے۔ سلیمان نے ناشتے کی میز پر حریرہ مقوی جات اور کئی قسم کے مربہ جات بھی سجا دیئے ہوں گے۔ اگر میں نے اس کے ساتھ ناشتہ نہ کیا تو وہ سب کچھ اکیلا چٹ کر جائے گا''......عمران نے کہا۔

''کرنے دو۔ میں تمہارے لئے سلیمان سے زیادہ بہترین

ناشتے کا انتظام کر دوں گا''...... جوزف نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

''سوچ لو۔ میرا ناشتہ سلیمان کو بے حد بھاری پڑتا ہے۔ تم اگر میرے ناشتے کی ذمہ داری لے رہے ہو تو کہیں تمہارا اپنا وزن ہی نہ کم ہو جائے مجھے ناشتہ کراتے کراتے''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''نہیں ہو گا میرا وزن کم۔ تم چلو۔ جلدی کرو ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ اگر دیر ہو گئی تو تم مس جولیا کو ہمیشہ کے لئے کھو بیٹھو گے''...... جوزف نے تیز لہجے میں کہا تو جولیا کا سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''جولیا۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے جولیا کو اور یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کس بات کی دیر ہو جائے گی''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا رانا ہاؤس میں تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ چلو۔ اسے تمہاری فوری ضرورت ہے''...... جوزف نے کہا۔

''میرا انتظار۔ ارے باپ رے کہیں جولیا نے شادی کی فل تیاری تو نہیں کر لی۔ جب سے سر سلطان نے پرائم منسٹر سے معاہدے کی شق ختم کرنے کا ایگزیکٹو آرڈر پاس کرایا ہے میرا تو ہر وقت دل دھڑکتا رہتا ہے کہ نجانے کب جولیا اور اس کے ساتھی میرے ہی فلیٹ میں بارات لے کر نہ پہنچ جائیں''......عمران نے کہا۔

’’ایسی کوئی بات نہیں ہے باس۔ تم چلو۔ مس جولیا کی حالت کافی خراب ہے۔ اس پر کٹانگا دیوی نے حملہ کیا ہے‘‘...... جوزف نے کہا تو کٹانگا دیوی کا سن کر عمران بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقتاً حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

’’کٹانگا دیوی۔ تمہارا مطلب ہے وہ شیطانی ذریت جو تمہیں اٹھا کر افریقہ کے جنگلوں میں لے گئی تھی اور پھر میں نے افریقہ کے گھنے جنگلوں میں جا کر جولیا کی مدد سے اسے فنا کیا تھا‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ میں اسی کی بات کر رہا ہوں۔ یہاں اس کے بارے میں بات کرنا مناسب نہیں ہے‘‘...... جوزف نے کہا۔

’’لیکن‘‘...... عمران نے کہنا چاہا۔

’’پلیز باس۔ میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔ یہاں اس منحوس ذریت کی بات نہ کرو پلیز باس پلیز‘‘...... جوزف نے منت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران حیرانی سے جوزف کی طرف دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

’’لیکن جولیا کو کیا ہوا ہے اور وہ رانا ہاؤس میں کیا کر رہی ہے‘‘...... عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

’’ساتھ چلو اور خود دیکھ لو اسے‘‘...... جوزف نے اسی انداز میں کہا تو عمران اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

’’ٹھیک ہے۔ اپنی کار میں آئے ہو‘‘...... عمران نے اس سے

پوچھا۔

’’یس باس۔ وہ سڑک کے کنارے کھڑی ہے‘‘...... جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

’’چلو‘‘...... عمران نے کہا تو جوزف کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ عمران نے سر سے ٹوپی اتار کر جیب میں رکھنی چاہی تو جوزف نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

’’اسے اپنے سر پر رہنے دو‘‘...... جوزف نے کہا تو عمران پھر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

’’کیوں‘‘...... عمران نے حیرانی سے پوچھا۔

’’اس کا جواب بھی میں تمہیں رانا ہاؤس جا کر ہی دوں گا‘‘۔ جوزف نے جواب دیا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

’’تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں اس مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنے آیا تھا‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’میں پہلے فلیٹ میں گیا تھا۔ فلیٹ بند تھا سلیمان بھی کسی مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ میں نے تھوڑا سا انتظار کیا تو وہ واپس آ گیا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ تم اس مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کر رہے ہو اس لئے میں یہاں آ گیا‘‘...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں چلتے ہوئے کار کے پاس آئے اور پھر جوزف اپنی جہازی سائز کی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ عمران اس کے سائیڈ

والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جوزف نے کار سٹارٹ کی اور اسے لے کر تیزی سے رانا ہاؤس کی جانب روانہ ہو گیا۔

''کار میں میرے اور تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ ہم یہاں تو اس سلسلے میں بات کر سکتے ہیں نا''...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے کہا۔

''تو بتاؤ۔ تم نے کٹانگا دیوی کے حوالے سے کیا بات کی تھی اور یہ کیوں کہا تھا کہ کٹانگا دیوی نے جولیا پر حملہ کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کٹانگا دیوی فنا نہیں ہوئی ہے باس۔ وہ ابھی زندہ ہے''۔ جوزف نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حیرت ناچنے لگی۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے تو اسے گورے بابا کی ہدایات کے مطابق ٹھیک اسی طریقے سے فنا کیا تھا پھر وہ زندہ کیسے ہو سکتی ہے''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو جوزف اسے کٹانگا دیوی کے زندہ ہونے کے بارے میں تفصیل بتانا شروع ہو گیا۔ جسے سن کر عمران کے چہرے پر شدید حیرت اور پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے یاد آ گیا کہ جب جولیا نے کٹانگا دیوی کا سر کاٹا تھا تو کٹانگا دیوی کا سر کٹ کر واقعی جولیا کے سائے کے سر والے حصے کی طرف گرا تھا اور اسی لمحے عمران نے جولیا کا سایہ غائب ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ عمران اس طرح اچانک جولیا کا سایہ

غائب ہوتے دیکھ کر حیران تو ہوا تھا لیکن چونکہ اسی وقت وہاں تاریکی پھیل گئی تھی اس لئے جولیا کے سائے کے غائب ہونے کا خیال اس کے دل سے نکل گیا تھا کیونکہ اس وقت قبیلے کے سردار لاہوگا نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی تھی کہ کٹانگا دیوی فنا ہو چکی ہے لیکن اب جوزف اسے بتا رہا تھا کہ کٹانگا دیوی فنا نہیں ہوئی تھی۔ اس نے جولیا کے سائے پر قبضہ کر لیا تھا اور اپنے چہرے سمیت دلدل سے بھی نکل آئی تھی اور اب وہ جولیا کے جسم پر قبضہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان سب کو ہلاک کرنا چاہتی ہے جو اسے فنا کرنے کے لئے اس کے مدفن پر گئے تھے۔

''کٹانگا دیوی ابھی زندہ ہے اور وہ ہم سے انتقام لینے کے لئے یہاں آ گئی ہے۔ یہ تو واقعی بے حد خطرناک بات ہے''...... عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''یس باس۔ اسی لئے تو میں مس جولیا کو رانا ہاؤس چھوڑ کر فوراً تمہارے پاس آ گیا تھا''...... جوزف نے کہا۔

''کیا یہ سب باتیں تمہیں جولیا نے ہی بتائی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ مس جولیا خود ہی رانا ہاؤس میرے پاس آئی تھی۔ اس نے ہی مجھے کٹانگا دیوی کے بارے میں بتایا تھا۔ مجھے چونکہ کٹانگا دیوی کے معاملے سے پہلے ہی الگ کر دیا گیا تھا اس لئے مجھے اس کے بارے میں زیادہ تفصیلات کا علم نہیں تھا۔ جب مس

جولیا نے مجھے کٹانگا دیوی کے بارے میں بتایا اور میں نے مس جولیا کا سایہ اس کے ساتھ نہیں دیکھا تو میں پریشان ہو گیا تھا۔ پھر میں نے فوراً فادر جوشوا سے رابطہ کیا۔ فادر جوشوا نے مجھے کٹانگا دیوی کے بارے میں جو تفصیلات بتائی ہیں وہ واقعی ہوش اُڑا دینے والی ہیں''...... جوزف نے کہا۔

''کیا تفصیلات بتائی ہیں فادر جوشوا نے تمہیں''...... عمران نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''فادر جوشوا کا کہنا ہے کہ کٹانگا دیوی پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور اور خوفناک شیطانی ذریت بن چکی ہے جو تم پر اور تمہارے ان ساتھیوں پر موت بن کر کسی بھی وقت جھپٹ سکتی ہے اور اگر تم اس کی جھپٹ میں آ گئے تو پھر تمہارا زندہ بچنا ناممکن ہو جائے گا۔ کٹانگا دیوی تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہے وہ اس کے لئے ماورائی طاقتوں کا بھی سہارا لے سکتی ہے اور دوسرے بہت سے طریقے بھی استعمال کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ فادر جوشوا کا کہنا ہے کہ جب تک تم کٹانگا دیوی کے سائے کا خاتمہ نہیں کر دو گے وہ ہر وقت موت بن کر تمہارے سر پر سوار رہے گی اور تمہاری زندگی اس قدر بے حال کر دے گی کہ تم اپنے ہاتھوں اپنی جان لینے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ فادر جوشوا نے مجھے کچھ وقت کے بعد دوبارہ رابطہ کرنے کے لئے کہا تھا کہ وہ بعد میں مجھے بتائے گا کہ کٹانگا دیوی جو اس وقت موت کے سائے کے

روپ میں ہے اسے کیسے ختم کیا جا سکتا ہے یا اس سے کیسے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ میں نے فادر جوشوا سے درخواست کی ہے کہ وہ مجھے جلد سے جلد اس کی تفصیلات بتائے تاکہ میں جیسے بھی ہو کٹانگا دیوی کو ہمیشہ کے لئے فنا کر دوں اور اس کا سایہ جو تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے سر پر موت کا سایہ بن کر مسلط ہو چکا ہے اس سے تم سب کو نجات دلا سکوں ورنہ شاید میں بھی تمہیں اس سے نہ بچا سکوں گا''...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تمہیں فادر جوشوا سے دوبارہ رابطہ کرنا پڑے گا''۔ عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ فادر جوشوا نے مجھے رات کے وقت رابطہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ رات ہوتے ہی میں اس سے پھر رابطہ کروں گا تب وہ مجھے کٹانگا دیوی سے نجات کا طریقہ بتائے گا''...... جوزف نے کہا۔

''اس وقت تک اگر کٹانگا دیوی کے سائے نے مجھ پر یا میرے ساتھیوں پر حملے کرنا شروع کر دیئے تو کیا تم ہمیں ان سے بچا سکو گے''...... عمران نے پوچھا۔

''نو باس۔ کٹانگا دیوی کے حملوں سے میں اس وقت تک تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو نہیں بچا سکتا جب تک کہ مجھ پر اس کی اصل حقیقت واضح نہ ہو جائے۔ اس کی حقیقت مجھے فادر جوشوا جب بتائے گا تب ہی میں کچھ کر سکوں گا۔ تم بس دعا کرو کہ کٹانگا دیوی

تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر رات سے پہلے حملہ نہ کرے۔ ورنہ بہت بڑی مشکل ہو جائے گی“...... جوزف نے کہا۔

”کیسی مشکل“...... عمران نے پوچھا۔

”اس کے خطرناک حملوں سے تم اور تمہارے ساتھی موت کے منہ میں جا سکتے ہیں باس“...... جوزف نے کہا۔

”پھر بھی کوئی تو طریقہ ہو گا کہ اس بدبخت کے حملوں سے ہم خود کو محفوظ رکھ سکیں“...... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ اسے خود سے زیادہ اپنے ساتھیوں کی فکر تھی جو کٹانگا دیوی کو فنا کرنے کے لئے اس کے ساتھ افریقہ کے جنگلوں میں گئے تھے۔ ان میں صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ جولیا بھی شامل تھی۔

”میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں باس“...... جوزف نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ وہ ایک شیطانی ذریت ہے اور شیطانی ذریت اس وقت تک کسی مسلمان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی جب تک وہ باوضو رہتا ہے۔ باوضو رہنے والے انسان کے قریب تو خود شیطان بھی نہیں پھٹک سکتا پھر کٹانگا دیوی کی کیا مجال ہے جو وہ مجھ پر یا میرے ساتھیوں پر جان لیوا حملے کر سکے“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ کٹانگا دیوی کا تعلق غلیظ دنیا سے ہے۔ غلاظت کو خود سے دور رکھنے کے لئے صاف ستھرا ہونا بہت ضروری ہے۔ تم

وضو میں بھی ہو اور تم ابھی ابھی جمعہ کی نماز ادا کر کے آئے ہو اس لئے کٹانگا دیوی اس وقت تمہارے نزدیک آنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ اسی لئے میں نے تمہیں سر سے ٹوپی نہ اتارنے کا کہا تھا۔ تم اپنے باقی ساتھیوں کو بھی ہدایات دے دو کہ وہ وضو میں رہیں اور اپنے پاس مقدس کلام کی تختیاں رکھیں تاکہ کٹانگا دیوی ان کے قریب نہ جا سکے“...... جوزف نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ واقعی بہت ضروری ہے۔ میں ابھی کال کر کے انہیں ہدایات دے دیتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ میں سوچتا رہ جاؤں اور کٹانگا دیوی ان پر وار کر جائے“...... عمران نے کہا اور اس نے جیب سے سیل فون نکال لیا اور صفدر کے سیل فون پر کال کرنے لگا۔

”یس صفدر سپیکنگ“...... رابطہ ملتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ خیریت آج میں آپ کو کیسے یاد آ گیا“...... دوسری طرف سے صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ تمہیں یاد کرنے کے لئے کیا مجھے پانچ کا پہاڑا یاد کرنا پڑتا ہے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”نہیں۔ آپ نے سیل فون پر پہلی بار ڈائریکٹ مجھے کال کیا ہے نا اسی لئے کہہ رہا تھا۔ ورنہ آپ یا چیف کے پیغامات ہمیں مس جولیا کے ذریعے ہی ملتے ہیں“...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ان سب باتوں کو چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ تم اس وقت کہاں ہو"...... عمران نے سر جھٹک کر ایک بار پھر سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں اپنے فلیٹ میں ہوں۔ ابھی جمعہ کی نماز پڑھ کر آیا ہوں۔ کیوں خیریت"...... صفدر نے عمران کا سنجیدہ لہجہ سن کر خود بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ اب میری بات دھیان سے سنو۔ تم اپنا وضو کسی بھی صورت میں نہ ٹوٹنے دینا۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر تمہارے پاس کلام پاک کی کوئی تختی موجود ہے تو اسے اپنی جیب میں رکھ لو اس کے علاوہ کوشش کرو کہ تمہاری زبان پر نہیں تو دل میں معوذتین سورتوں کا ورد جاری رہے۔ ایسی ہی ہدایات کیپٹن شکیل اور تنویر کو بھی دے دو اور تم تینوں فوراً رانا ہاؤس پہنچ جاؤ"...... عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں۔ آپ یہ سب کیوں کہہ رہے ہیں"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کوئی وجہ ہے تو میں تمہیں یہ سب کہہ رہا ہوں نا۔ ویسے بھی ہم مسلمان ہیں اور مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا باوضو رہنا اور آیات کا ورد کرتے رہنا بے حد ضروری ہے تاکہ ہم ناگہانی آفات سے محفوظ رہ سکیں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا مجھے مس جولیا اور باقی ممبران کو بھی ایسی ہی

ہدایات دینی ہیں اور انہیں بھی رانا ہاؤس بلانا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"جولیا پہلے ہی رانا ہاؤس پہنچ چکی ہے۔ فی الحال باقی ممبران کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے تم تینوں ہی وہاں پہنچو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ایک گھنٹے تک پہنچ جائیں گے"...... صفدر نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوشش کرنا کہ ایک گھنٹے سے بھی پہلے پہنچ جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں کوشش کروں گا"...... صفدر نے جواب دیا اور عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ جوزف خاموشی سے کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ عمران نے سیل فون جیب میں رکھا اور پھر وہ سامنے دیکھنے لگا اور معوذتین کے ساتھ مختلف قرآنی آیات کا ورد کرنا شروع ہو گیا۔

کچھ ہی دیر بعد وہ رانا ہاؤس میں داخل ہو رہے تھے۔ جوانا نے ان کے لئے گیٹ کھولا تھا۔ جوزف گیٹ کھلتے ہی کار سیدھی پورچ میں لے گیا تھا۔

"مس جولیا کیسی ہیں اور کہاں ہیں وہ"...... جوزف نے کار سے نکلتے ہی گیٹ بند کر کے اس طرف آتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ تم انہیں کمرے میں بند کر کے گئے تھے اور تم نے کہا تھا کہ جب تک تم ماسٹر کو لے کر نہیں آ جاتے اس وقت تک میں کمرہ نہ کھولوں“...... جوانا نے جواب دیا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتا ہوا رہائشی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران نے جوانا سے سلام و دعا لی اور پھر وہ دونوں جوزف کے پیچھے چل پڑے۔

ایک راہداری سے گزرنے کے بعد جوزف ایک کمرے کے دروازے پر جا کر رک گیا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ جوزف نے دروازے پر ہلکے سے دستک دی۔

”مس جولیا۔ میں باس کو لے آیا ہوں۔ آپ دروازہ کھول کر باہر آ جائیں“...... جوزف نے دروازے پر دستک دیتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔ اندر سے قدرے کھٹ پٹ کی آواز سنائی دی لیکن دروازہ نہ کھلا۔

”مس جولیا۔ میں جوزف ہوں۔ دروازہ کھولیں پلیز۔ باس بھی باہر کھڑے ہیں“...... جوزف نے پھر کہا لیکن اس بار اندر سے کوئی آواز نہ سنائی دی۔ اندر سے جب دروازہ نہ کھلا اور نہ جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران کے چہرے پر قدرے پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے وہ تیزی سے دروازے کے پاس آیا۔

”جولیا۔ دروازہ کھولو“...... عمران نے دروازے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا لیکن اب بھی اندر سے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

”جولیا۔ کیا کر رہی ہو۔ کیا تمہیں میری آواز سنائی نہیں دے رہی ہے۔ میں کہتا ہوں کھولو دروازہ“...... عمران نے دروازے پر زور زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا لیکن اب بھی اندر خاموشی ہی رہی۔

”کیا چکر ہے۔ مس جولیا دروازہ کیوں نہیں کھول رہی ہیں۔ میں نے تو ان سے کہا تھا کہ وہ اس وقت تک اس کمرے میں رہیں جب تک میں آپ کو لے کر نہیں آ جاتا“...... جوزف نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”جولیا۔ جولیا۔ میں عمران ہوں۔ دروازہ کھولو۔ مجھے تم سے بات کرنی ہے“...... عمران نے اس بار دروازہ زور زور سے بجاتے ہوئے کہا لیکن جواب ندارد۔

”لگتا ہے مس جولیا اندر کسی مصیبت میں ہیں“...... جوزف نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

”کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے اسے“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”پتہ نہیں۔ جوانا۔ کمرے کے عقب میں جاؤ۔ اس طرف کھڑکی سے جھانک کر دیکھو کہ مس جولیا کمرے میں موجود ہیں بھی یا نہیں۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ“...... جوزف نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔ جوانا اس کی بے چینی دیکھ کر حیران ہو رہا تھا لیکن وہ اس کی بات

سنتے ہی تیزی سے باہر کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ اندر جولیا کس مصیبت میں مبتلا ہو سکتی ہے"...... عمران نے جوزف کی جانب پریشان نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان کی پریشانی کٹانگا دیوی کے سوا کون ہو سکتی ہے باس۔ لیکن سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کٹانگا دیوی یہاں کیسے آ سکتی ہے۔ ایک تو مس جولیا زخمی ہیں اور پھر میں نے انہیں اس کمرے میں بند کر کے دروازے اور بیرونی کھڑکی پر انار کے درخت کی پتلی شاخ سے مکاشو خاندان کے نشان بنا دیئے تھے تا کہ میری غیر موجودگی میں کوئی غیر مرئی طاقت مس جولیا تک نہ پہنچ سکے لیکن شاید وہ نشان بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے"...... جوزف نے اسی طرح سے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"دروازہ توڑو اور اندر چلو۔ مجھے نجانے کیوں شدید گھبراہٹ سی محسوس ہو رہی ہے۔ جلدی کرو توڑ دو دروازہ"...... عمران نے بے چینی کے عالم میں کہا۔

"یس باس۔ میں بھی یہی سوچ رہا تھا"...... جوزف نے کہا۔

"سوچو مت نانسنس۔ جلدی کرو توڑو دروازہ"...... عمران نے غرا کر کہا تو جوزف بوکھلا کر پیچھے ہٹا اور پھر وہ بھاگتے ہوئے انداز میں بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے کے نزدیک آتے ہی وہ اچھلا اور اس کی ایک ٹانگ پوری قوت سے

دروازے پر پڑی۔ ایک زور دار دھماکا ہوا اور کمرے کے دروازے کا اندر سے لاک ٹوٹ گیا اور دروازہ کھلتا چلا گیا۔ جیسے ہی دروازہ کھلا عمران اور جوزف بجلی کی سی تیزی سے کمرے میں داخل ہو گئے۔ جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئے وہ دونوں ٹھٹھک کر رہ گئے۔ کمرے کا منظر دیکھ کر ان دونوں کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ بلاشبہ کمرے کا منظر انتہائی ہولناک اور بھیانک تھا۔

فون کی گھنٹی بجی تو بلیک زیرو نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ یس سر۔ میں طاہر بول رہا ہوں''...... بلیک زیرو نے سر سلطان کی آواز پہچان کر اپنی اصلی آواز میں اور انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران کہاں ہے۔ میں کب سے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر اس کا سیل فون سوئچڈ آف جا رہا ہے۔ میں نے فلیٹ میں بھی فون کیا تھا لیکن سلیمان نے مجھے بتایا ہے کہ وہ

جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے گیا تھا اس کے بعد اب تک واپس نہیں آیا ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''پتہ نہیں۔ میرا بھی ان سے کوئی رابطہ نہیں ہوا ہے۔ خیریت کوئی کام ہے تو مجھے بتا دیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ کام تو بہت اہم ہے اور انتہائی پریشانی والی بات بھی ہے''...... سر سلطان نے جواب دیا۔

''اوہ۔ خیریت۔ کیا ہوا ہے۔ کیسی پریشانی والی بات ہے''۔ بلیک زیرو نے سیدھے ہوتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔

''سر داور پچھلے دنوں اپنے چند سائنس دان ساتھیوں کے ساتھ جن کی تعداد تین ہے ایکریمیا میں ایک انٹرنیشنل کانفرنس اٹنڈ کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ آج ان کی واپسی تھی لیکن ابھی ابھی ایک انتہائی لرزا دینے والی خبر ملی ہے کہ جس فلائٹ میں سر داور اور ان کے ساتھی پاکیشیا آ رہے تھے ان کا طیارہ افریقہ کے شمالی جنگلوں میں جا کر لاپتہ ہو گیا ہے''...... سر سلطان نے کہا اور ان کی بات سن کر بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت اور پریشانی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

''لاپتہ ہو گیا ہے۔ میں سمجھا نہیں''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی اس بات کا علم نہیں ہو سکا ہے کہ وہ طیارہ جنگلوں میں گر کر تباہ ہوا ہے یا پھر پائلٹ نے کسی فنی خرابی کے تحت طیارے کو

جنگلوں میں ہی کہیں ایمرجنسی لینڈ کر لیا ہے۔ ایکریمین ذرائع کے مطابق اس طیارے سے اچانک ان کا رابطہ منقطع ہو گیا تھا اور ان کے راڈار کے مطابق طیارہ حیرت انگیز طور پر مخصوص روٹ سے ہٹ کر افریقہ کی طرف چلا گیا تھا اور جہاں افریقہ کے شمالی جنگلات شروع ہوتے ہیں وہاں جاتے ہی طیارے سے ان کا رابطہ ختم ہو گیا۔ وہ سرچ کر رہے ہیں لیکن تاحال انہیں طیارے کے بارے میں کوئی خبر نہیں مل رہی ہے‘‘...... سرسلطان نے کہا۔

’’اوہ۔ یہ تو واقعی بے حد خوفناک اطلاع ہے۔ طیارہ اپنے روٹ سے ہٹ کر افریقہ کی طرف کیسے چلا گیا تھا اور چلا بھی گیا تھا تو ایکریمیا کے راڈار سسٹم تو اب سیٹلائٹ سسٹمز سے منسلک ہیں۔ انہیں اب تک پتہ کیوں نہیں چلا ہے کہ طیارہ جنگل میں کہاں اور کیسے گم ہوا ہے‘‘...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’پتہ نہیں۔ سرچنگ ٹیمیں کام کر رہی ہیں لیکن چونکہ طیارہ جنگل کے جس حصے میں گم ہوا ہے۔ وہ جنگل کا انتہائی گھنا اور تاریک حصہ ہے شاید اسی لئے سیٹلائٹ کے ذریعے اس طیارے کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے‘‘...... سرسلطان نے جواب دیا۔

’’لیکن طیارہ اصل روٹ سے ہٹ کر اس طرف گیا کیوں تھا۔ کیا اس طیارے کو ریڈیو کنٹرول اور ٹاور سے لنکڈ نہیں کیا گیا تھا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ طیارہ غلط پوزیشن میں ہو اور ٹاور سے انہیں گائیڈ نہ کیا جائے‘‘...... بلیک زیرو نے کہا۔

’’اسی بات کا تو پتہ نہیں چل رہا ہے۔ ایکریمین حکام کے مطابق ان کی سرچنگ ٹیم جائے وقوعہ کی جانب روانہ کر دی گئی ہیں۔ جب تک طیارہ یا اس کا ملبہ نہیں مل جاتا اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ طیارہ کس حال میں ہے اور میری ایک ایکریمین اعلیٰ عہدے دار سے بات ہوئی ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق جب طیارہ روٹ سے ہٹا تھا تو اس کا ریڈیو سسٹم دس منٹ قبل ہی بند ہو گیا تھا۔ طیارے سے بار بار رابطہ کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی لیکن طیارے سے کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا البتہ طیارہ اصل روٹ سے ہٹ کر شمالی افریقہ کی طرف جاتے راڈار سسٹم سے دیکھا جا سکتا تھا اور جب طیارہ راڈار سسٹم پر بھی نظر آنا بند ہو گیا تو انہیں شدید تشویش لاحق ہونا شروع ہو گئی تھی اور انہوں نے فوراً سرچنگ ٹیم کو اس طرف روانہ کر دیا تھا جہاں طیارہ راڈار سسٹم سے آؤٹ ہوا تھا‘‘...... سرسلطان نے کہا۔

’’کیا وہ عام مسافر طیارہ تھا یا سرداور اور ان کے ساتھیوں کو کسی سپیشل چارٹرڈ طیارے کے ذریعے لایا جا رہا تھا‘‘...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

’’وہ چارٹرڈ طیارہ تھا جس میں پاکیشیائی سائنس دانوں کے ساتھ ایشیائی ممالک کے مزید سائنس دان بھی موجود تھے۔ ان سب کو ان کی منزلوں تک پہنچایا جانا تھا لیکن اب وہ سب کے سب طیارے سمیت لاپتہ ہو گئے ہیں‘‘...... سرسلطان نے جواب دیا۔

”کتنے سائنس دان تھے“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”تیرہ سائنس دان ہیں۔ جن میں سر داور سمیت چار سائنس دانوں کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ چھ کا تعلق کافرستان سے ہے اور تین سائنس دان آران سے ہیں اس کے علاوہ طیارے کے عملے کے سات افراد ہیں۔ ان سب کو ملا کر طیارے میں بیس افراد موجود ہیں“...... سر سلطان نے جواب دیا۔

”اس سلسلے میں کافرستان اور آران کیا کر رہا ہے“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”فی الحال تو دونوں ممالک ایکریمیا سے ہی رابطے میں ہیں اور ہر پیش رفت کی رپورٹس لے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید کیا اقدام اٹھائے جا رہے ہیں اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ میں اسی لئے عمران سے بات کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس معاملے میں اپنے طور پر کچھ کرے اور معلوم کرے کہ طیارہ آخر اپنے روٹ سے ہٹ کر افریقہ کے جنگلوں کی طرف کیوں گیا تھا اور وہاں جا کر کہاں گم ہو گیا ہے“...... سر سلطان نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں عمران صاحب کو ٹریس کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جیسے ہی ان کا کچھ پتہ چلتا ہے میں ان کی آپ سے بات کراتا ہوں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اوکے۔ اس معاملے میں تم بھی کچھ کر سکتے ہو تو کرو۔ افریقہ میں بھی تمہارے فارن ایجنٹس کام کر رہے ہیں۔ ان سے معلومات

حاصل کرو ہو سکتا ہے کہ انہیں طیارے کے بارے میں کسی بات کا علم ہو جائے کیونکہ طیارے کی تلاش کے سلسلے میں افریقی حکومت بھی ایکشن میں آ گئی ہے“...... سر سلطان نے کہا۔

”جی ضرور۔ میں رابطہ کرتا ہوں“...... بلیک زیرو نے کہا تو سر سلطان نے اس سے چند مزید باتیں کی اور فون بند کر دیا۔

”حیرت ہے۔ ایکریمیا سے آنے والا طیارہ راستے سے بھٹک کر اتنی دور افریقہ کی طرف کیسے چلا گیا“...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور عمران کے نمبر پریس کرنا شروع ہو گیا۔ لیکن عمران کے نمبر سے واقعی کمپیوٹرائزڈ آواز سنائی دے رہی تھی جس میں کہا جا رہا تھا کہ مطلوبہ سیل فون آف ہے۔

بلیک زیرو نے ایک دو بار کوشش کی پھر اس نے عمران کے فلیٹ کے نمبر ملائے۔ اس کا فون سلیمان نے رسیو کیا جس نے اسے وہی جواب دیا جو اس نے سر سلطان کو دیا تھا کہ عمران جمعہ کی نماز ادا کرنے گیا تھا اور اس کے بعد سے ابھی تک واپس نہیں آیا ہے۔

”کہاں جا سکتے ہیں عمران صاحب“...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کچھ سوچ کر اس نے جولیا کے نمبر پریس کئے لیکن یہ دیکھ کر اس کی پیشانی پر لاتعداد بل آ گئے کہ جولیا کے سیل فون سے بھی وہی کمپیوٹرائزڈ آواز سنائی دے رہی تھے جو عمران کے سیل فون سے سنائی دی تھی۔

''کیا مطلب۔ عمران صاحب کے ساتھ ساتھ جولیا کا نمبر بھی آف ہے۔ آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے''...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس نے چند لمحے توقف کے بعد صفدر کا نمبر ملایا تو اس بار سیل فون سے اسے بیل بجنے کی آواز سنائی دی تو اس کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا۔

''یس صفدر سعید''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس چیف۔ حکم''...... ایکسٹو کی آواز سن کر دوسری طرف سے صفدر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کہاں ہوں تم اس وقت''...... ایکسٹو نے پوچھا۔

''میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں چیف۔ وہاں عمران صاحب موجود ہیں۔ انہوں نے ہمیں فوری وہاں بلایا ہے''...... صفدر نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

''کیوں بلایا ہے عمران نے تمہیں رانا ہاؤس میں اور تمہاری ہم سے کیا مراد ہے۔ اور کون ہے تمہارے ساتھ''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''میرے ساتھ کیپٹن شکیل اور تنویر موجود ہے چیف۔ عمران صاحب نے ہم تینوں کو بلایا ہے۔ انہوں نے ہمیں وہاں بلانے کی وجہ تو نہیں بتائی ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ مس جولیا بھی ان کے

ساتھ رانا ہاؤس میں ہی موجود ہیں''...... صفدر نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

''ٹھیک ہے۔ میں خود اس سے بات کر لیتا ہوں''...... ایکسٹو نے کہا اور دوسری طرف سے صفدر کا جواب سنے بغیر فون بند کر دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

''عمران صاحب جولیا کے ساتھ رانا ہاؤس میں موجود ہیں اور انہوں نے وہاں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو بھی بلایا ہے۔ آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ کیوں بلایا ہو گا انہوں نے ان سب کو وہاں۔ اگر کوئی کیس شروع ہو چکا ہے تو عمران صاحب نے اس کے بارے میں مجھے مطلع کیوں نہیں کیا ہے''...... بلیک زیرو نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ اسی ادھیڑ بن میں رہا پھر اس نے رانا ہاؤس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس جوانا سپیکنگ''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے جوانا کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا۔

''اوہ۔ آپ شاید ماسٹر سے بات کرنا چاہتے ہیں''...... جوانا نے ایکسٹو کی آواز سن کر چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میری عمران سے بات کراؤ''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ایک منٹ ہولڈ کریں جناب۔ میں ماسٹر کو بلا کر لاتا ہوں اور ان کی آپ سے بات کراتا ہوں''...... جوانا نے نرم لہجے میں بات

کرتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ دوسری طرف سے رسیور میز پر رکھنے کی آواز سنائی دی پھر کچھ دیر کے بعد رسیور اٹھانے کی آواز سنائی دی۔

''چیف۔ ماسٹر اس وقت مصروف ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ کچھ دیر کے بعد وہ آپ سے خود بات کر لے گا''...... جوانا کی آواز سنائی دی۔ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچ کر کچھ کہنا چاہا لیکن دوسری طرف سے جوانا نے رسیور رکھ دیا تھا۔ ٹوں ٹوں کی آواز سن کر بلیک زیرو کو جوانا پر غصہ تو بہت آیا لیکن وہ جوانا کے مخصوص انداز کے بارے میں جانتا تھا۔ وہ ایسا ہی تھا۔ عمران کے سوا وہ جیسے کسی کو خاطر میں لانا جانتا ہی نہیں تھا۔

''کیا مسئلہ ہو سکتا ہے۔ یہاں سر داور تین سائنس دانوں کے ساتھ افریقہ کے جنگلوں میں جا کر لاپتہ ہو گئے ہیں اور ادھر عمران صاحب ہیں کہ رانا ہاؤس میں پہنچے ہوئے ہیں۔ آخر وہ رانا ہاؤس میں کیا کر رہے ہیں اور ان کا ایسا کون سا ضروری کام ہے کہ انہوں نے مجھ سے بات کرنا ہی گوارا نہیں کیا ہے''...... بلیک زیرو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ایک لمحے کے لئے بلیک زیرو نے سوچا کہ اسے خود رانا ہاؤس جا کر دیکھنا چاہئے کہ آخر عمران وہاں کیا کر رہا ہے لیکن پھر وہ یہ سوچ کر رک گیا کہ وہاں جولیا بھی موجود ہے اور جوانا بھی اور صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی وہاں پہنچنے والے تھے۔ ان سب کی موجودگی میں وہ بھلا رانا ہاؤس

کیسے جا سکتا تھا۔

اب ظاہر ہے بلیک زیرو کے پاس عمران کا انتظار کرنے کے سوا دوسرا کوئی آپشن ہی نہیں رہ گیا تھا اس لئے وہ خاموش ہو کر رہ گیا۔ اس کا ذہن بدستور اس گتھی کو سلجھانے میں لگا ہوا تھا کہ آخر سر داور اور دوسرے سائنس دانوں کو لانے والا طیارہ افریقہ کی طرف کیوں اور کیسے مڑ گیا تھا۔ لیکن یہاں بیٹھے بیٹھے بھلا اس کے اس سوال کا جواب کون دے سکتا تھا۔

سر داور نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ آنکھیں کھول کر انہوں نے سر اٹھایا مگر ان کی آنکھوں کے سامنے دھند سی پھیلی ہوئی تھی۔ دھند کی وجہ سے انہیں ہر طرف دھندلی سی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ انہیں اپنے جسم میں درد کی شدید لہریں سی اٹھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

سر داور نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھامتے ہوئے سر جھٹکا تو ان کی آنکھوں کے سامنے سے دھند قدرے کم ہو گئی۔ انہوں نے ایک دو بار پھر سر جھٹکا تو ان کے سامنے سے دھند ختم ہوتی چلی گئی۔ جیسے ہی سر داور کی آنکھوں کے سامنے سے دھند ختم ہوئی وہ اپنے سامنے کا منظر دیکھ کر بری طرح سے چونک اٹھے۔ ان کے سامنے طیارے کی سیٹیں الٹی پڑی تھیں طیارے کی چھت کا بہت بڑا حصہ ٹوٹا ہوا تھا اور چھت کے مختلف حصوں سے تاریں لٹکتی ہوئی دکھائی

دے رہی تھیں۔

سیٹوں پر کئی افراد الٹی سیدھی حالت میں پڑے ہوئے تھے۔ جن میں سے چند افراد زخمی دکھائی دے رہے تھے کیونکہ ان کے لباسوں پر خون لگا ہوا تھا۔ ایک لمحے کے لئے سر داور یہ منظر دیکھ کر کانپ اٹھے۔ انہیں پہلے تو سمجھ میں ہی نہ آیا کہ یہ سب کیا ہے لیکن جیسے ہی ان کا لاشعور، شعور کی حالت میں آیا ان کی آنکھوں کے سامنے سابقہ واقعات کسی فلم کے منظر کی طرح گھومتے چلے گئے۔

انہیں یاد آ گیا کہ وہ اپنے تین سائنس دان ساتھیوں اور چند ایشیائی سائنس دانوں کے ہمراہ ایک چارٹرڈ طیارے سے ایکریمیا کی ایک سائنسی کانفرنس اٹنڈ کر کے واپس جا رہے تھے تو اچانک طیارے نے بری طرح سے ڈگمگانا شروع کر دیا تھا۔ طیارے نے جس وقت ڈگمگانا شروع کیا تھا اس سے چند لمحے قبل پائلٹ نے ان سے مخاطب ہو کر انہیں بتایا تھا کہ طیارہ اس وقت چالیس ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کر رہا ہے اور چار گھنٹوں کی مسافت کے بعد وہ بحرالکاہل سے ہوتے ہوئے ایشیا میں داخل ہو جائیں گے اور پھر اگلے دو گھنٹوں کے بعد وہ شیڈول کے مطابق پہلے آران لینڈ کریں گے جہاں آران کے سائنس دانوں کو ڈراپ کیا جائے گا اور پھر طیارہ وہاں سے پاکیشیا روانہ ہو گا جہاں سر داور اور ان کے تین سائنس دان ساتھیوں کو اتارا جائے گا۔ اس کے بعد طیارہ کافرستانی سائنس دانوں کو لے کر کافرستان کی جانب روانہ ہو جائے گا۔

یہ ایک لگژری طیارہ تھا جس میں ان کی ضروریات کی ہر چیز موجود تھی۔ چونکہ اس طیارے میں وی آئی پی شخصیات ہی سفر کرتی تھیں اس لئے اس طیارے میں سیٹوں کے ساتھ ساتھ ان کے آرام کے لئے الگ الگ کیبن بھی بنائے گئے تھے جہاں وہ طویل سفر کے دوران آرام بھی کر سکتے تھے۔

طیارے کو ایکریمیا سے روانہ ہوئے کئی گھنٹے ہو چکے تھے اور اب بھی ان کا سفر کئی گھنٹوں پر محیط تھا اس لئے وہ سب کیبنوں کی بجائے باہر موجود سیٹوں پر آ کر بیٹھ گئے تھے۔ طیارہ اپنی مخصوص رفتار اور بلندی پر منزل کی طرف رواں دواں تھا کہ اچانک طیارے میں گڑگڑاہٹ کی عجیب سی آواز سنائی دی اور پھر طیارہ بری طرح سے ڈگمگانا شروع ہو گیا۔ گڑگڑاہٹ کی آواز سن کر اور طیارے کو اس طرح ڈگمگاتے دیکھ کر سر داور اور وہاں موجود تمام سائنس دان پریشان ہو گئے تھے لیکن کچھ ہی دیر میں طیارہ اپنی نارمل پوزیشن پر آ گیا۔ پائلٹ نے پھر ان سے رابطہ کیا اور انہیں بتایا کہ طیارے میں ایک فنی خرابی پیدا ہو گئی تھی جس کی وجہ سے طیارے سے گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی تھی اور طیارہ ڈگمگا گیا تھا لیکن چونکہ یہ فنی خرابی کاک پٹ میں ہوئی تھی اس لئے کاک پٹ میں موجود انجینئر نے اس خرابی کو دور کر لیا ہے اور اب طیارہ نارمل پوزیشن میں ہے۔ انہیں کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پائلٹ کی بات سن کر وہ سب مطمئن ہو گئے اور ایک بار پھر آپس میں خوش

گپیوں میں مصروف ہو گئے۔

طیارہ اگلے تین گھنٹوں تک بغیر کسی دقت کے پرواز کرتا رہا لیکن پھر اچانک طیارے میں ایک بار پھر گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور طیارے نے پھر سے بری طرح سے ڈگمگانا شروع کر دیا۔

طیارے سے پیدا ہونے والی گڑگڑاہٹ کی آواز اس بار پہلے سے کہیں تیز تھی۔ پائلٹ طیارے کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن طیارہ شاید اب پائلٹ کے کنٹرول میں نہیں آ رہا تھا۔ سر داور اور طیارے میں موجود ایشیائی سائنس دان بری طرح سے گھبرا گئے تھے۔ طیارہ جس پوزیشن میں تھا انہیں صاف محسوس ہو رہا تھا کہ طیارے کا فرنٹ نیچے کی طرف جھکا ہوا ہے اور طیارہ تیزی سے نیچے کی طرف جا رہا تھا۔

سر داور اور دوسرے سائنس دانوں نے کھڑکیوں سے باہر جھانک کر دیکھا لیکن باہر بادلوں کا دھواں ہی دھواں چھایا ہوا تھا جس کی وجہ سے انہیں باہر کا منظر دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا۔ جب طیارہ مسلسل اسی پوزیشن میں رہا تو ان سب نے بری طرح سے چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ سر داور اور ان کے ساتھیوں نے خود کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے سیٹ بیلٹس باندھ لی تھیں۔ طیارہ کسی بھی طرح سیدھا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ اس بار کاک پٹ سے پائلٹ انہیں کوئی پیغام بھی نہیں دے رہا تھا۔

طیارہ کافی دیر تک نیچے جاتا رہا پھر جب سر داور نے کھڑکی سے

باہر دیکھا تو یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں پھیل گئیں کہ طیارہ واقعی تیزی سے زمین کی طرف جا رہا تھا۔ نیچے ہر طرف گھنا جنگل پھیلا ہوا تھا اور طیارہ اس جنگل میں گرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ سر داور سمجھ گئے کہ ان کا آخری وقت آن پہنچا ہے۔ انہوں نے دل ہی دل میں کلمہ طیبہ کا ورد کرنا شروع کر دیا جبکہ طیارے کو جنگل میں گرتے دیکھ کر باقی سائنس دانوں کے حلق سے خوف بھری چیخیں نکلنی شروع ہو گئی تھیں۔

طیارے کا پائلٹ طیارہ سنبھالنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔ طیارہ کبھی بائیں طرف گھوم رہا تھا اور کبھی دائیں طرف لیکن شاید اس کی ہر کوشش ناکام جا رہی تھی۔ پھر طیارہ جیسے ہی مزید نیچے گیا طیارے سے جنگل کے درختوں کے اوپر والے حصے ٹکرانے شروع ہو گئے اور طیارہ درختوں کے اوپر کی شاخیں توڑتا ہوا نیچے گرتا چلا گیا۔ طیارے کا نچلا حصہ اس بری طرح سے درختوں سے ٹکرا رہا تھا کہ سر داور کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے طیارہ اب پھٹا کہ تب پھٹا۔ پھر ایک زور دار دھماکا ہوا۔ یہ دھماکا اس قدر شدید تھا کہ سر داور کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔ انہیں ایسا لگا تھا جیسے طیارہ درختوں سے ٹکراتا ہوا نیچے ٹھوس زمین پر گر گیا ہو اور طیارے کے ساتھ ساتھ ان سب کے بھی پرخچے اُڑ گئے ہوں۔ ان کے دماغ میں درد کی تیز لہروں کے ساتھ اندھیرا سا بھر گیا تھا اس کے بعد کیا ہوا تھا سر داور اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے

تھے اور اب انہیں ہوش آ رہا تھا۔

طیارہ بری طرح تباہ ہو چکا تھا اس طیارے کا شاید الیکٹرک سسٹم تباہ ہونے سے بچ گیا تھا اسی لئے ابھی تک طیارے میں روشنی ہو رہی تھی۔ طیارے میں مکمل طور پر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ سر داور کے سوا وہاں کسی کو ہوش نہیں آیا تھا اور جس بری طرح سے ان کے ساتھی پڑے تھے انہیں دیکھ کر یہ اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا تھا کہ وہ سب زندہ بھی ہیں یا نہیں۔

”یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہو گیا ہے۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں۔ یہ کون سی جگہ ہے“...... سر داور نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ انہوں نے اٹھنے کی کوشش کی تو ان کے سارے جسم میں جیسے درد کی تیز لہریں سی بھرتی چلی گئیں اور ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ بری طرح سے بندھے ہوئے ہوں۔ درد کی وجہ سے سر داور کے منہ سے تیز چیخ نکل گئی۔

چند لمحے وہ اسی حالت میں پڑے تیز تیز سانس لیتے رہے پھر انہوں نے سر جھکا کر نیچے دیکھا تو وہ سیٹ بیلٹ کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ ان کے جسم پر جا بجا زخموں کے نشان تھے جس کی وجہ سے ان کے لباس پر جگہ جگہ خون لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ سر داور کا جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا۔ انہوں نے کانپتے ہاتھوں سے اپنی سیٹ بیلٹ کھولی تو وہ سیٹ سے نکل کر نیچے گر پڑے۔ ایک بار پھر ان کے جسم میں درد کی تیز لہر دوڑ گئی۔ اس بار سر داور چیخ نہیں

تھے انہوں نے درد پر قابو پانے کے لئے دانتوں پر دانت جما کر سختی سے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

وہ چند لمحے پڑے رہے پھر انہوں نے سیٹ کا کونہ پکڑا اور آہستہ آہستہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگے۔ اٹھتے ہوئے انہیں اپنے جسم میں شدید تکلیف کا احساس ہو رہا تھا لیکن وہ ہونٹ بھینچے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ چھت سے جہاں تاریں لٹکی ہوئی تھیں وہاں بار بار سپارکنگ ہو رہی تھی جس کی وجہ سے طیارے کی روشنی میں بھی بار بار خلل پڑ رہا تھا۔

سر داور سیٹیں پکڑتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے پاس گئے جو سیٹوں سے لٹکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ سر داور نے آگے جا کر اپنے ایک ساتھی کا سانس چیک کیا تو یہ دیکھ کر ان کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا کہ اس کا سانس چل رہا تھا۔ سر داور نے دوسرے اور پھر تیسرے ساتھی کو چیک کیا وہ تینوں زندہ تھے۔

”ڈاکٹر حامد۔ ہوش میں آؤ ڈاکٹر حامد۔ ہوش میں آؤ“...... سر داور نے اپنے ایک ساتھی سائنس دان کو بری طرح سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ چند ہی لمحوں میں اس سائنس دان کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے بری طرح سے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

”یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے سر۔ یہ ہم کہاں آ گئے ہیں“...... اس سائنس دان نے ہوش میں آتے ہی ماحول دیکھ کر بری طرح سے

ہکلاتے ہوئے کہا۔

”میں خود بھی نہیں جانتا۔ نجانے ہمارا طیارہ کہاں کریش ہوا ہے۔ اٹھنے کی کوشش کرو اور اپنے باقی ساتھیوں کو بھی ہوش میں لاؤ۔ یہ دونوں بھی زندہ ہیں“...... سر داور نے کہا تو ڈاکٹر حامد نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اپنی سیٹ بیلٹ کھول کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ سر داور اگلی سیٹوں کی جانب بڑھ گئے تھے۔ وہ باقی سائنس دانوں کو بھی چیک کرنا چاہتے تھے کہ ان میں سے کون کون زندہ ہے۔ پھر یہ دیکھ کر سر داور کو اطمینان آ گیا کہ وہ سب زندہ تھے۔ ان سب نے چونکہ طیارہ کریش ہونے سے قبل سیٹ بیلٹس باندھ لی تھیں اس لئے انہیں زیادہ چوٹیں نہیں آئی تھیں اور طیارہ شاید زمین سے ڈائریکٹ نہیں ٹکرایا تھا بلکہ درختوں کے اوپر سے گزرتا ہوا کسی ہموار جگہ آ گیا تھا جہاں وہ دور تک گھستا چلا گیا تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو طیارہ اس قدر سلامت نہ ہوتا۔

ڈاکٹر حامد اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ سر داور باقی سائنس دانوں کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ سب چونکہ زیادہ زخمی نہیں تھے اس لئے سر داور کی تھوڑی سی کوششوں کے بعد ان سب کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آنے کے بعد خود کو زندہ دیکھ کر وہ بے حد خوش ہوئے تھے۔

”طیارے کا ایک حصہ ٹوٹا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں باہر نکل کر دیکھنا چاہئے کہ ہم کہاں ہیں“...... کافرستان کے ایک

سائنس دان ڈاکٹر بھیم سنگھ نے کہا۔

"ہاں۔ ویسے جب طیارہ نیچے کی طرف جا رہا تھا میں نے کھڑکی سے اسے ایک جنگل میں گرتے دیکھا تھا اور پھر طیارہ درختوں سے ٹکراتا ہوا جا رہا تھا۔ لگتا ہے ہم کسی جزیرے کے جنگل میں ہی گرے ہیں"...... آران کے سائنس دان ڈاکٹر عبدالحلیم نے کہا۔

"پھر بھی ہمیں باہر نکل کر دیکھنا تو چاہیئے۔ اگر ہم کسی نامعلوم جزیرے پر ہیں تو ہمیں سب سے پہلے یہ چیک کرنا ہو گا کہ یہ جزیرہ ہمارے لئے خطرناک تو نہیں ہے اور اس جزیرے پر ہم کب تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ اس جزیرے کی آب و ہوا کے ساتھ یہاں ہمیں زندہ رہنے کے لئے جن بنیادی چیزوں کی ضرورت ہے وہ ہمیں مل بھی سکتی ہیں یا نہیں"...... دوسرے کافرستانی سائنس دان پروفیسر راہول نے کہا۔

"نہیں۔ باہر نکلنے سے پہلے ہمیں کاک پٹ میں پائلٹ، کو پائلٹ اور انجینئر کو چیک کرنا چاہیئے۔ نجانے وہ کاک پٹ میں زندہ بھی ہیں کہ نہیں"...... طیارے میں موجود ایک ایئر ہوسٹس نے جس نے طیارے کے فرش کے ساتھ چپک کر اور سیٹوں کے راڈز پکڑ کر ٹانگیں سیٹوں کے راڈز میں الجھا کر جان بچائی تھی، کہا۔ اس کے ساتھ موجود ایک سٹیوارڈ نے بھی اسی طرح اپنی جان بچائی تھی۔ یہ شاید ان کی ٹریننگ کا حصہ تھا کیونکہ انہیں فوری طور پر سیٹ بیلٹ

نہیں مل سکتی تھی۔

"اوہ۔ ہاں۔ آؤ۔ دیکھتے ہیں"...... سر داور نے کہا اور وہ سٹیوارڈ اور ایئر ہوسٹس کے ہمراہ کاک پٹ کی طرف چلے گئے۔ طیارہ گرنے کی وجہ سے کاک پٹ کا دروازہ ٹوٹا ہوا تھا جسے کھینچ کر انہوں نے الگ کیا اور پھر کاک پٹ میں گھس گئے۔ کاک پٹ میں پائلٹ، کو پائلٹ اور تھرڈ پائلٹ جو انجینئر بھی تھا، اپنی اپنی سیٹوں پر دھنسے ہوئے تھے۔ وہ بھی زندہ تھے لیکن ان کی حالت زیادہ خراب تھی کیونکہ طیارے کے تمام شیشے ٹوٹ گئے تھے جو ان کے جسموں میں گھسے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ زندہ ہیں۔ انہیں یہاں سے احتیاط سے باہر نکالنا ہو گا"...... سر داور نے کہا تو ایئر ہوسٹس اور سٹیوارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ انہوں نے سب سے پہلے تھرڈ پائلٹ کو سیٹ سے نکالا اور انہیں کھینچتے ہوئے کاک پٹ سے باہر لے آئے اور اسے ایک کھلی جگہ پر لٹا دیا اس کے بعد وہ دوبارہ کاک پٹ میں گئے اور باری باری کو پائلٹ اور پھر پائلٹ کو بھی نکال لائے۔

"یہ تینوں تو کافی زخمی معلوم ہو رہے ہیں"...... کافرستانی سائنس دان ڈاکٹر گوتم نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہاں۔ ہمیں سب سے پہلے ان کے جسموں میں گھسے ہوئے شیشوں کے ٹکڑے نکالنے ہوں گے۔ طیارے میں میڈیکل ایڈ باکس ہو گا۔ جا کر لے آؤ تا کہ ہم ان کی مرہم پٹی کر سکیں"...... سر داور

نے کہا تو ایئر ہوسٹس نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک کیبن کی جانب بڑھ گئی۔

سر داور اور ان کے ساتھیوں نے ان تینوں کے جسموں کے مختلف حصوں سے کانچ کے چھوٹے چھوٹے گول ٹکڑے کھینچ کر باہر نکال دیئے۔ ایئر ہوسٹس میڈیکل ایڈ باکس لے آئی تھی۔ سر داور اور ان کے ساتھیوں نے ان تینوں کے زخموں کو صاف کر کے ان کی مرہم پٹی کرنا شروع کر دی۔ انہوں نے سائنس دانوں کے جسموں پر لگے ہلکے پھلکے زخم بھی صاف کر دیئے تھے اور جہاں انہیں مرہم پٹی کی ضرورت تھی وہاں مرہم پٹی بھی کر دی گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں پائلٹ، کو پائلٹ اور تھرڈ پائلٹ کو بھی ہوش آ گیا۔

''آخر ہوا کیا تھا۔ طیارہ آؤٹ آف کنٹرول کیسے ہو گیا تھا اور تم نے طیارے کو سنبھالنے کی کوشش کیوں نہیں کی تھی''...... آران کے ادھیڑ عمر سائنس دان حیان بن یوسف نے ان کی جانب دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''طیارے میں کوئی اندرونی فالٹ پیدا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ہمارا ٹاور سیکشن سے رابطہ ختم ہو گیا تھا اور پھر طیارہ آؤٹ آف کنٹرول ہو کر اپنے روٹ سے ہٹ گیا تھا۔ ہم نے اسے روٹ پر لے جانے اور ٹاور سیکشن سے رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن ہم کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ طیارہ روٹ سے ہٹ کر [illegible] طریقے سے فلائی کر رہا تھا اس لئے ہم اپنی کوششوں میں [illegible]

ہوئے تھے لیکن یوں لگ رہا تھا جیسے طیارہ کا پائلٹ سسٹم جام ہو گیا ہو اور طیارہ اپنی مرضی سے فلائی کرتا جا رہا ہو پھر جب ہم شمالی افریقہ میں داخل ہوئے اور جنگلات کا سلسلہ شروع ہوا تو طیارہ اپنے آپ ہی نیچے کی طرف جھک گیا تھا اور پھر تیزی سے نیچے جانے لگا مگر اس وقت تک طیارے کی رفتار انتہائی کم ہو گئی تھی۔ طیارہ پہلے ہی ہمارے کنٹرول میں نہیں تھا۔اس لئے اسے نیچے جانے سے روکنے کے لئے ہم کچھ بھی نہیں کر سکے تھے۔ طیارہ درختوں سے ٹکراتا ہوا ایک مسطح زمین پر آیا اور پھر زمین سے رگڑ کھاتا ہوا دور تک گھسٹتا چلا گیا۔ اس کے بعد کیا ہوا ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے۔ کاک پٹ کے تمام شیشے خود بخود ٹوٹ گئے تھے جس سے ہم زخمی ہو گئے تھے اور پھر بے ہوش''......کو پائلٹ نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ طیارہ روٹ سے ہٹ کر شمالی افریقہ میں داخل ہو گیا تھا اور ہم شمالی افریقہ کے جنگلوں کی طرف آ گئے تھے''...... چوتھے کافرستانی سائنس دان ہربجن سنگھ نے کہا۔ کو پائلٹ کی بات سن کر باقی سب کے چہروں پر بھی بے پناہ خوف دوڑ گیا تھا۔ سر داور کے چہرے پر بھی حیرت اور پریشانی ابھر آئی تھی۔

''ہاں۔ میپ کے مطابق ہم اس وقت شمالی افریقہ کے گھنے جنگلوں میں موجود ہیں۔ یہ جنگل کا کون سا حصہ ہے اور ہم کتنی دور

ہیں اس کا مجھے کوئی اندازہ نہیں ہے“...... پائلٹ نے کہا۔

”ارے باپ رے۔ یہ تو وہی بات ہوگئی کہ ہم کنویں سے نکل کر کھائی میں آ گرے ہیں۔ افریقہ کے شمالی جنگل تو دنیا کے خوفناک ترین جنگلوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اگر ہم انہی جنگلوں میں ہیں تو پھر سمجھ لو کہ ہمارا واقعی آخری وقت آن پہنچا ہے۔ ہم طیارے کے حادثے سے تو بچ گئے ہیں لیکن ان جنگلوں کے جانور ہمیں نہیں چھوڑیں گے۔ وہ ہماری بو پاتے ہی ہماری طرف دوڑے چلے آئیں گے اور ہمیں چیر پھاڑ کر کھا جائیں گے۔ یہاں خونخوار درندوں کی کوئی کمی نہیں ہے اور سنا ہے کہ ان جنگلوں کے حشرات الارض بھی انتہائی زہریلے ہوتے ہیں جو ایک بار کسی جاندار کو کاٹ لیں تو وہ دوسرا سانس تک نہیں لے سکتا“...... کافرستان کے پانچویں سائنس دان جس کا نام ڈاکٹر آنند تھا، نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”ہاں۔ اور سنا ہے افریقہ کے گھنے جنگلوں میں آدم خور وحشیوں کے قبیلے بھی موجود ہیں جو انسانوں کو ذبح کر کے ان کا خون بھی پی جاتے ہیں اور ان کا گوشت بھی کھا جاتے ہیں“...... چھٹے سائنس دان ڈاکٹر منیش نے بھی خوف بھرے لہجے میں کہا۔ ان کی باتیں سن کر سر داور اور ان کے تینوں ساتھیوں کے سوا باقی سب کے چہروں پر خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

”گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں

طیارے کے اتنے بڑے حادثے سے بچا لیا ہے تو وہ ہمیں اس جنگل کی آفات سے بھی محفوظ رکھ سکتا ہے“...... پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر انصاری نے کہا۔

”ہمیں تو شکر کرنا چاہئے کہ ہم سب زندہ ہیں اور ہم میں سے کوئی شدید زخمی بھی نہیں ہوا ہے“...... ڈاکٹر حامد نے کہا۔

”ہاں یہ تو ہے لیکن اس کے باوجود ہم ابھی موت کے منہ سے تو نہیں نکلے ہیں“...... کو پائلٹ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ ہم جنگل کے کسی ایسے حصے میں ہوں جہاں خطرناک جانور اور زہریلے حشرات الارض موجود نہ ہوں“...... سر داور نے کہا۔

”اس کا پتہ تو طیارے سے باہر نکل کر چلے گا۔ طیارے کے اندر رہ کر تو ہم بس ایک دوسرے کو تسلیاں ہی دے سکتے ہیں“۔ ڈاکٹر حیان بن یوسف نے منہ بنا کر کہا۔

”طیارے میں سپارکنگ ہو رہی ہے۔ اگر باہر طیارے کا فیول بہہ رہا ہے تو یہ سپارکنگ ہمارے لئے خطرناک ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہم چاہیں یا نہ چاہیں ہمیں طیارے سے باہر نکلنا ہی پڑے گا۔ اگر بہتے ہوئے فیول میں آگ لگ گئی تو ہم طیارے کے اندر ہی زندہ جل جائیں گے“...... ائر ہوسٹس نے پریشانی کے عالم میں کہا تو وہ سب چونک کر چھت سے لٹکتی ہوئی تاروں میں ہوتی ہوئی سپارکنگ دیکھنے لگے۔

"چلو۔ چلو۔ جلدی یہاں سے نکلیں۔ زندہ جل جانے سے بہتر ہے کہ ہم طیارے سے باہر جا کر جانوروں اور موت سے لڑتے ہوئے اپنی جان دیں"...... آران کے ڈاکٹر عبدالحلیم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ سب اٹھ کر طیارے کے ٹوٹے ہوئے حصے کی طرف بڑھ گئے۔ باہر گھنا جنگل تھا۔ طیارہ واقعی ایک مسطح زمین پر گھسٹتا ہوا آیا تھا اور درختوں کے ایک جھنڈ میں رک گیا تھا۔ ان کے ارد گرد ہر طرف اونچے اونچے اور گھنے درخت تھے جن کی وجہ سے وہاں اچھی خاصی تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔

سر داور اور باقی سب نے طیارے سے ضرورت کی کچھ چیزیں نکال کر خالی تھیلوں میں بھر لی تھیں اور وہ سب طیارے سے نکل کر باہر آ گئے تھے۔ چونکہ پائلٹ، کو پائلٹ اور تھرڈ پائلٹ زیادہ زخمی تھے اس لئے انہیں آران اور کافرستانی سائنس دانوں نے سنبھال لیا تھا اور انہیں سہارا دیتے ہوئے طیارے سے باہر لے آئے تھے۔

طیارہ جس سمت سے آیا تھا وہاں ہر طرف بے شمار درخت ٹوٹے ہوئے تھے۔ یہ ان کی خوش قسمتی ہی تھی کہ طیارے کے ونگز ٹوٹ چکے تھے اور ان میں موجود فیول پہلے ہی ضائع ہو چکا تھا۔

جنگل انتہائی گھنا تھا۔ درختوں کے ساتھ ساتھ ہر طرف بڑی بڑی جھاڑیاں تھیں جن کے درمیان سے گزرتے ہوئے وہ آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ جنگل کے مختلف حصوں سے انہیں مختلف جانوروں کے بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جنہیں سن کر

ان سب کے چہرے خوف سے زرد ہو رہے تھے۔

"کیا ہم کسی طرح سے طیارے کا ٹرانسمیٹر سسٹم ٹھیک نہیں کر سکتے۔ اگر ٹرانسمیٹر سسٹم ٹھیک ہو جائے تو ہم کسی سے رابطہ کر کے اپنے لئے مدد حاصل کر سکتے ہیں"...... پاکیشیائی ڈاکٹر سعید نے کہا۔

"نہیں۔ کاک پٹ بری طرح سے تباہ ہوا ہے۔ ٹرانسمیٹر سسٹم ٹھیک ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر ہم کوشش بھی کریں تو مجھے نہیں لگتا کہ ہم کسی سے رابطہ کر سکیں گے"...... سر داور نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر سے نہیں تو ہم اپنے سیل فونز سے تو بیرونی دنیا سے رابطہ کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر گوتم نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"ہاں۔ پریشانی کی وجہ سے ہم اپنے سیل فونز کے بارے میں تو بھول ہی گئے تھے۔ رکو میں رابطہ کرتا ہوں۔ دعا کرو کہ یہاں سیل فون کے سگنل مل جائیں"...... سر داور نے کہا اور انہوں نے اپنی جیب سے سیل فون نکال لیا۔ انہوں نے سیل فون کا ڈسپلے دیکھا تو ان کے چہرے پر قدرے مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا ہوا"...... ڈاکٹر انصاری نے پوچھا۔

"ایک سگنل بھی نہیں ہے"...... سر داور نے کہا تو باقی سب نے بھی اپنے سیل فون نکال لئے لیکن کسی کے سیل فون پر سگنل نہیں آ رہے تھے۔

"ہمارا ٹاور سیکشن سے رابطہ ختم ہوا تھا لیکن ٹاور سیکشن سے ہمیں سیٹلائٹ راڈار کے ذریعے یقینی طور پر مسلسل چیک کیا جا رہا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ ٹاور سیکشن کو اس بات کا علم ہو گیا ہو کہ ہمارے طیارے نے آؤٹ آف کنٹرول ہو کر اپنا راستہ بدل لیا ہے اور ہم ایشیا جانے کی بجائے افریقہ کی طرف مڑ گئے ہیں۔ وہ ہمیں سیٹلائٹ سے چیک کر سکتے ہیں اور ایکریمیا کے پاس تو اس قدر جدید آلات ہیں کہ وہ اس بات کا فوراً پتہ لگا سکتے ہیں کہ طیارہ کس روٹ پر ہے اور اگر کہیں کریش ہوا ہے تو کہاں ہوا ہے"...... ڈاکٹر بھیم سنگھ نے کہا۔

"ہاں۔ اگر ہمارے طیارے کو روٹ بدلتے اور جنگل میں کریش ہوتے دیکھ لیا گیا ہے تو وہ ہماری مدد کے لئے یہاں ضرور آئیں گے اور ہمیں یہاں سے نکال کر لے جائیں گے"...... ڈاکٹر عبدالحلیم نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر ہمیں طیارے سے دور نہیں جانا چاہئے۔ سرچنگ ٹیم اگر اس طرف آئی تو ہم انہیں یہاں آسانی سے مل جائیں گے ورنہ وہ کہاں ہمیں جنگلوں میں ڈھونڈنے کے لئے بھٹکتے رہیں گے"...... ایئر ہوسٹس نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ ہمیں واقعی طیارے کے پاس ہی رہنا چاہئے۔ ویسے بھی یہاں تاریکی ہے۔ ہمیں اس بات کا بھی علم نہیں ہے کہ یہ تاریکی رات ہونے کی وجہ سے ہے یا جنگل کے گھنے

ہونے کی وجہ سے۔ سرچنگ ٹیم سائنسی آلات سے طیارے کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گی۔ اس لئے ہمارا طیارے کے پاس رکنا بے حد ضروری ہے۔ جنگل سے خونخوار جانوروں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہم جنگل کے خطرناک ترین حصے میں موجود ہیں۔ ہم تاریکی میں آگے بڑھتے رہے اور کسی طرف سے ہم پر کسی جانور نے حملہ کر دیا تو ہمارا بچنا مشکل ہو جائے گا جبکہ تباہ شدہ طیارہ اس وقت ہمارے لئے بہترین پناہ گاہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ کیوں سر داور میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا"۔ کافرستانی سائنس دان پروفیسر راہول نے کہا اور پھر سوالیہ نظروں سے سر داور کی جانب دیکھنے لگا۔

"ہاں۔ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں پروفیسر راہول۔ اگر کوئی درندہ آیا تو ہم طیارے کی لائٹس میں اسے آسانی سے دیکھ سکتے ہیں جبکہ اس اندھیرے میں ہمیں ایک دوسرے کو بھی دیکھنا محال ہو رہا ہے۔ اس اندھیرے میں درندے ہم پر آسانی سے حملہ کر سکتے ہیں"...... سر داور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر چلیں واپس طیارے کی طرف"...... پائلٹ نے کہا۔

"ہاں چلو"...... سب نے ایک ساتھ کہا تو وہ سب مڑے اور پھر دوبارہ تباہ شدہ طیارے کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ ابھی وہ طیارے کے نزدیک ہی پہنچے تھے کہ اچانک انہیں سامنے موجود درختوں کے جھنڈ سے تیز آوازیں سنائی دیں۔

یہ آوازیں ایسی تھیں جیسے بے شمار بدروحیں مل کر چیخ رہی ہوں۔ چیخوں کی آوازوں کے ساتھ دوڑنے بھاگنے کی بھی تیز آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''یہ کیسی آوازیں ہیں''...... کافرستانی سائنس دان گوتم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ چیخوں اور دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سن کر باقی سب بھی گھبرا گئے تھے۔ پھر اچانک انہیں سامنے سے بے شمار لمبے تڑنگے دیو قامت انسان بھاگ کر اس طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ اندھیرے میں وہ انہیں سایوں جیسے ہی دکھائی دے رہے تھے جس کی وجہ سے انہیں اس بات کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہو رہا تھا کہ وہ واقعی انسان ہیں یا بھوت۔ البتہ ان لمبے سایوں کے ہاتھوں میں انہیں بڑے بڑے نیزے ضرور دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں سائے بھاگتے ہوئے ان کے نزدیک پہنچ گئے اور ان پر نظر پڑتے ہی سرداور اور ان کے ساتھ موجود تمام افراد کو اپنا خون رگوں میں جمتا ہوا محسوس ہوا۔

جولیا کمرے میں اوندھے منہ پڑی ہوئی تھی اور ساکت تھی۔ اس کے قریب ایک عجیب وغریب مخلوق کھڑی تھی جو دیکھنے میں تو انسان جیسی دکھائی دے رہی تھی لیکن اس کا سارا جسم سفید رنگ کے لمبے لمبے بالوں سے بھرا ہوا تھا۔

سفید بالوں والی اس مخلوق کے ہاتھ میں ایک بڑا سا کلہاڑا تھا جسے اس نے دونوں ہاتھوں سے تھام رکھا تھا۔ وہ جولیا کے عین سر کے پاس کھڑی تھی اور اس نے کلہاڑا یوں اٹھا رکھا تھا جیسے وہ کلہاڑا مار کر جولیا کا سر اس کے تن سے جدا کر دینا چاہتی ہو۔

عمران اور جوزف جیسے ہی کمرے کا دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوئے۔ سفید بالوں والی مخلوق نے چونک کر ان کی طرف دیکھا اور پھر اس نے جوزف اور عمران کو دیکھ کر ایک ہولناک چیخ ماری اور اچھل کر پچھلی دیوار کی طرف لپکی۔ عمران اور جوزف اس خوفناک

مخلوق کو دیکھ کر وہیں ٹھٹھک گئے تھے۔

اس سے پہلے کہ جوزف یا عمران کچھ کرتے۔ سفید بالوں والی مخلوق پوری قوت سے عقبی دیوار سے ٹکرائی اور پھر وہ اس دیوار سے یوں گزر کر غائب ہو گئی جیسے وہاں کوئی کھلا ہوا دروازہ ہو اور وہ اس سے گزر کر باہر نکل گئی ہو۔ جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ہولسٹر سے ریوالور نکالا اور تیزی سے عقبی دیوار کی طرف لپکا لیکن اس وقت تک سفید بالوں والی مخلوق دیوار سے گزر کر غائب ہو چکی تھی۔

''اب کوئی فائدہ نہیں۔ وہ یہاں سے نکل گئی ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو جوزف پلٹ کر عمران کی جانب دیکھنے لگا۔

عمران نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ وہ تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا جو ساکت پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے جھک کر جولیا کو سیدھا کیا۔ جولیا کا سانس چل رہا تھا۔

عمران نے اس کی نبض چیک کی۔ جولیا بے ہوش تھی۔ عمران نے اسے اٹھایا اور لا کر کمرے میں موجود بستر پر ڈال دیا۔

''کیا مس جولیا ٹھیک ہیں''...... جوزف نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ شاید یہ خوف کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہے۔ کون تھی وہ۔ اس کے ہاتھ میں کلہاڑا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ یہاں جولیا کو ہلاک کرنے کے لئے آئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں نے اسے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔ وہ کالی دنیا کی کالی دلدلوں کا شیطان تھا جو پاتال کی انتہائی گہرائیوں میں رہتا ہے۔ وہ کالے شیطان کی ذریت ہے جسے بھوپت کہا جاتا ہے۔ لیکن میں اس بات سے حیران ہو رہا ہوں کہ وہ یہاں کیوں آیا تھا اور وہ مس جولیا کو کیوں ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ مس جولیا تو بتا رہی تھیں کہ کٹانگا دیوی ان کا جسم حاصل کرنا چاہتی ہے اور جب تک کٹانگا دیوی اپنے ہاتھوں سے مس جولیا کو ہلاک نہیں کریں گی اس وقت تک کٹانگا دیوی ان کا جسم حاصل نہیں کر سکتی۔ اگر بھوپت، مس جولیا کو اس طرح سے ہلاک کر دیتا تو کٹانگا دیوی کسی بھی صورت میں مس جولیا کے جسم میں نہیں سما سکتی تھی''...... جوزف نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ کٹانگا دیوی نے ہی اسے بھیجا ہو تاکہ وہ اسے اس کے بتائے ہوئے طریقے سے ہلاک کرے اور کٹانگا دیوی کو جولیا کا جسم مل جائے''...... عمران نے کہا۔

''نو باس۔ کٹانگا دیوی اور بھوپت کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ جس غلیظ کالی دنیا سے تعلق رکھتا ہے کٹانگا دیوی کا تعلق اس دنیا سے نہیں ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے خلاف تو جا سکتے ہیں ایک دوسرے کی مدد کرنا ان کے لئے ممکن نہیں ہے''۔ جوزف نے کہا۔

''پھر وہ یہاں کیوں آیا تھا۔ کیا اسے جولیا کو ہلاک کرنے

کے لئے کسی اور نے بھیجا تھا''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں ابھی اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں۔ مجھے بھوپت کی حقیقت جاننے کے لئے افریقہ کے عظیم وچ ڈاکٹر لاہوشا کی روح سے رابطہ کرنا ہو گا۔ وہی مجھے بھوپت کے یہاں آنے کا راز بتا سکتا ہے''...... جوزف نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو پھر کرو اس سے رابطہ اور معلوم کرو کہ یہ سب چکر کیا ہے اور ہم کٹا ناگا دیوی سے اپنی جان کیسے چھڑا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''میں عظیم وچ ڈاکٹر لاہوشا کی روح سے رابطہ تو کر سکتا ہوں باس لیکن''...... جوزف نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ وچ ڈاکٹر لاہوشا کی روح سے رابطہ کرنے کے لئے تمہیں مقدس مالا اور مقدس حصار کی ضرورت ہو گی جو تم نہیں بنا سکتے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ مقدس حصار اور مقدس مالا کے بغیر میں کسی بھی صورت میں عظیم وچ ڈاکٹر لاہوشا کی روح کو اپنے سامنے نہیں بلا سکتا۔ اگر میں نے بغیر مقدس مالا اور بغیر مقدس حصار بنائے لاہوشا کی روح کو بلانے کی کوشش کی تو اس کی روح کے محافظ یہاں آئیں گے اور وہ مجھے ہلاک کر کے میرے ٹکڑے کر کے چلے جائیں گے''...... جوزف نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ میں تمہارے لئے مقدس حصار بھی بنا دوں گا اور مقدس مالا بھی۔ مقدس مالا بنانے کے لئے تم مجھے کالی بیریاں اور چند پھلوں کے بیج لا دو۔ ان سب کو ملا کر میں تمہارے لئے مقدس مالا تیار کر لوں گا اور مقدس حصار بنانے کے لئے تم مجھے کافور اور چنبیلی کے پھول کی پتیاں لا دو۔ اس کے علاوہ حصار کو محفوظ رکھنے کے لئے مجھے تین دیئے بھی چاہئیں۔ یہ دیئے جلانے کے لئے زیتون کا تیل اگر مل جائے تو اچھا ہے ورنہ میں سرسوں کے تیل سے بھی کام چلا سکتا ہوں''...... عمران نے کہا تو جوزف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ عمران اتنی آسانی سے اس کے لئے مقدس حصار اور مقدس مالا بنا سکتا ہے۔

''تم گریٹ ہو باس۔ رئیلی گریٹ ہو۔ تم افریقہ کے بڑے سے بڑے وچ ڈاکٹروں کے راز جانتے ہو۔ تم سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔ تم وچ ڈاکٹروں سے بھی زیادہ گریٹ ہو''...... جوزف نے عمران کی جانب انتہائی عقیدت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

''اچھا اچھا گریٹ ہونے کے مسئلے بعد میں لگا لینا۔ جاؤ اور جلدی سے جا کر یہ تمام چیزیں لے آؤ۔ میں جلد سے جلد یہ جاننا چاہتا ہوں کہ جب کٹا ناگا دیوی، جولیا کا جسم حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہو رہی ہے تو پھر کالے دیوتا کی شیطانی ذریت بھوپت

جولیا کو ہلاک کیوں کرنا چاہتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں ابھی گیا اور ابھی آیا''...... جوزف نے کہا اور تیزی سے جانے کے لئے مڑ گیا۔ اسی لمحے جوانا تیز تیز چلتا ہوا واپس آ گیا۔ ٹوٹا ہوا دروازہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرت بھری ہوئی تھی۔ وہ کمرے میں آیا اور پھر جولیا کو بستر پر بے ہوش دیکھ کر وہ وہیں رک گیا۔

''یہ مس جولیا کو کیا ہوا ہے''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تمہارا اور جوزف کا سیاہ چہرہ دیکھ کر ڈر گئی تھی۔ کمرے میں جاتے ہی یہ بے ہوش ہو کر گر گئی تھی اور ابھی تک بے ہوش ہے''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ہمارے چہرے دیکھ کر۔ کیوں۔ ہمارے چہروں میں ایسا کیا ہے جنہیں دیکھ کر مس جولیا ڈر کر بے ہوش ہو گئی ہیں اور انہوں نے پہلی بار تو ہمارے چہرے نہیں دیکھے ہیں''...... جوانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران اس کی سادگی دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے جوانا کو بھوپت کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ ایک خوفناک مخلوق جس کا جسم سفید بالوں سے بھرا ہوا تھا جولیا کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اور عمران اور جوزف کے کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک دیوار سے نکل کر بھاگ گئی تھی یہ سن کر جوانا کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے ماسٹر۔ دروازہ تو اندر سے بند تھا پھر وہ مخلوق کمرے میں کیسے داخل ہو گئی اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ دیوار سے ٹکرائی تھی اور ٹھوس دیوار ہونے کے باوجود وہ دیوار سے نکل کر بھاگ گئی تھی''...... جوانا کے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب تمہاری سوچ سے بالا تر باتیں ہیں جوانا۔ تم ان شیطانی طاقتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ چھوڑو ان باتوں کو اور جاؤ جا کر جولیا کے لئے ایک گلاس پانی لے آؤ۔ میں اسے ہوش میں لاتا ہوں۔ ہوش میں آنے کے بعد جولیا کو پانی کی ضرورت پڑے گی''...... عمران نے کہا تو جوانا حیرت بھری نظروں سے عمران اور جولیا کو دیکھتا ہوا پلٹا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

عمران نے جولیا کی طرف دیکھا جس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو رہا تھا۔ جولیا انتہائی مضبوط دل کی مالکہ تھی۔ وہ بڑے سے بڑے خطرے سے نہیں گھبراتی تھی لیکن بھوپت کا وجود اس قدر خوفناک تھا کہ وہ اسے دیکھ کر ڈر گئی تھی اور بے ہوش ہو گئی تھی۔ اسی بھیانک مخلوق کا خوف بے ہوش ہونے کے باوجود اس کے چہرے سے عیاں تھا۔

عمران نے جولیا کو ہوش میں لانے کے لئے مخصوص طریقہ آزماتے ہوئے اس کی ناک پکڑ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ جیسے ہی جولیا کا دم گھٹا اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔ جولیا کی آنکھیں کھلتے ہی عمران نے

اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔

جولیا کے منہ سے تیز سانس لینے کی آواز نکلی۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ہوش میں آتے ہی بری طرح سے چیختی ہوئی اٹھ کر بیٹھ گئی اور پھر خوف بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگی۔

''وہ۔ وہ۔ کہاں ہے''...... جولیا نے لرزتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''وہ کون''......عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

''وہ بھیانک مخلوق جس کے جسم پر سفید رنگ کے لمبے لمبے بال تھے۔ آنکھیں پھٹی ہوئی اور اس کے موٹے موٹے سیاہ ہونٹ تھے جن سے نوکیلے دانت نکلے ہوئے تھے''...... جولیا نے اسی طرح لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''تم نے شاید کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ میں جب یہاں آیا تھا تو مجھے تو ایسی کوئی مخلوق دکھائی نہیں دی تھی۔ میں نے اور جوزف نے زور زور سے دروازہ پیٹتے ہوئے تمہیں آوازیں دی تھیں لیکن تم کوئی جواب ہی نہیں دے رہی تھی۔ مجبوراً ہمیں کمرے کا دروازہ توڑ کر اندر آنا پڑا۔ ہم اندر آئے تو تم نیچے گری پڑی تھی اور بے ہوش تھی''......عمران نے کہا۔

''ہاں ہاں۔ مجھے یاد ہے۔ مجھے جوزف نے ہی اس کمرے میں رہنے کا کہا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ تمہیں لینے کے لئے جا رہا

ہے جب تک وہ تمہیں لے کر واپس نہیں آ جاتا میں اسی کمرے میں رہوں۔ میں بستر پر بیٹھ گئی تھی اور جوزف اور تمہارا انتظار کر رہی تھی تو اچانک مجھے اپنے پیچھے تیز غراہٹ کی آواز سنائی دی۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو عقبی دیوار سے ایک دیو قامت مخلوق جس کا جسم سفید بالوں سے بھرا ہوا تھا ہاتھ میں ایک بڑا سا کلہاڑا لئے اندر داخل ہو رہی تھی۔ اسے ٹھوس دیوار سے اندر آتے دیکھ کر میں بوکھلا گئی۔ میں ابھی اس کی طرف دیکھ ہی رہی تھی کہ وہ مخلوق اندر آ گئی اور مجھے دیکھ کر خوفناک انداز میں غرانے لگی۔ اس مخلوق کو دیکھ کر خوف سے میرا برا حال ہو گیا تھا۔ پھر اچانک اس مخلوق کی آنکھوں سے ایک برق سی نکل کر میری آنکھوں میں پڑی اور میرے دماغ میں اندھیرا سا پھیلتا چلا گیا''...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن جب ہم یہاں آئے تھے تو یہاں ایسی کوئی مخلوق نہیں تھی''......عمران نے اسے تسلی دینے کی خاطر جھوٹ بولتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ وہ بھیانک مخلوق یہیں تھی۔ وہ مجھے ہلاک کرنے کے لئے آئی تھی۔ میں نے اس کی آنکھوں میں موت کے سائے دیکھے تھے''...... جولیا نے کہا۔

''تم پریشان نہ ہو جولیا۔ وہ شاید تمہارا وہم تھا یا پھر شاید کٹانگا دیوی نے تمہیں ڈرانے کے لئے اس مخلوق کو بھیجا تھا۔ اس نے

تمہیں ڈرایا اور تم بے ہوش ہو گئی۔ تمہارے بے ہوش ہوتے ہی وہ یہاں سے چلی گئی ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''کٹانگا دیوی۔ اوہ اوہ۔ کیا تمہیں جوزف نے بتا دیا ہے کہ کٹانگا دیوی ابھی زندہ ہے اور وہ میرا جسم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور تم سے انتقام لینے کے لئے یہاں آ گئی ہے''...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ جوزف نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔ لیکن تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے ہوتے ہوئے کٹانگا دیوی تمہیں نہ ہلاک کر سکتی ہے اور نہ ہی وہ تمہارا جسم حاصل کر سکتی ہے۔ رہی بات کیپٹن شکیل، تنویر، صفدر اور مجھ سے اس کا انتقام لینے کی تو وہ ایسا بھی نہیں کر سکتی۔ یہ سب کرنا اس کے لئے اتنا آسان نہیں ہو گا''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے جوانا پانی کا ایک جگ اور گلاس لے آیا۔ جولیا کو ہوش میں دیکھ کر اس نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر گلاس میں جگ سے پانی انڈیلا اور پانی سے بھرا ہوا گلاس عمران کی جانب بڑھا دیا۔

''مس جولیا کو ٹھنڈا پانی پلا دو ماسٹر''...... جوانا نے کہا تو عمران نے اس سے گلاس لے کر جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

''لو پانی پیو اور اپنے دماغ سے ہر بات نکال دو''...... عمران نے کہا۔ جولیا نے گلاس کی طرف دیکھا اور پھر اس نے عمران سے گلاس لے کر منہ سے لگا لیا اور ایک ہی سانس میں پانی پیتی چلی گئی

جیسے وہ صدیوں سے پیاسی ہو۔

''اور دو۔ میرا حلق خشک ہو رہا ہے۔ مجھے اور پانی کی ضرورت ہے''...... جولیا نے کہا تو جوانا نے اس کے گلاس میں مزید پانی ڈال دیا۔ جولیا نے دوسرا گلاس بھی غٹاغٹ خالی کر دیا تھا۔ اس نے خالی گلاس جوانا کی طرف بڑھا دیا۔

''اور چاہئے''...... جوانا نے پوچھا۔

''نہیں بس''...... جولیا نے جواب دیا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور جگ اور گلاس پلنگ کے پاس رکھے ہوئے میز پر رکھ دیا۔

''اب کیسا فیل کر رہی ہو''...... عمران نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس بھیانک مخلوق کا چہرہ اب بھی میرے سامنے ہے۔ نجانے اس کے چہرے سے مجھے اس قدر خوف کیوں آ رہا ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''آنکھیں بند کرو اور سیدھی ہو کر لیٹ جاؤ۔ میں تمہیں دم کر دیتا ہوں۔ ابھی تمہاری آنکھوں کے سامنے سے وہ بھیانک چہرہ دور ہو جائے گا اور تمہیں سکون بھی مل جائے گا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنا سر تکیئے پر رکھ کر لیٹ گئی۔ اس نے عمران کے کہنے پر آنکھیں بند کیں۔ عمران نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور آیات پڑھنا شروع ہو گیا۔ جولیا کا جسم ہولے ہولے سے لرز رہا تھا۔ عمران جیسے جیسے آیات پڑھتا جا رہا تھا

جولیا کے جسم کی لرزش ختم ہوتی جا رہی تھی اور اس کے چہرے پر بھی سکون آتا جا رہا تھا۔

"بس اب ٹھیک ہے۔ میں پانی پر بھی دم کر دیتا ہوں۔ دم کیا ہوا پانی پی کر تمہارے اندر کا خوف بھی ختم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور اس نے جولیا کے سر سے ہاتھ ہٹا کر میز سے جگ اٹھا کر گلاس میں پانی انڈیلا اور پھر اس نے گلاس ہاتھ میں لے کر اس پر آیات مقدسہ پڑھ کر دم کرنا شروع کر دیا۔ جولیا اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ اس نے عمران کو آیات مقدسہ پڑھتے دیکھ کر اپنے سر پر دوپٹہ رکھ لیا تھا۔ جبکہ جوانا ایک طرف کھڑا حیرت بھری نظروں سے عمران کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اس نے عمران کا یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا۔ اس وقت عمران اسے ایک نیک اور مقدس ہستی دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے پانی پر دم کیا اور پھر اس نے گلاس جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"بسم اللہ پڑھ کر تین گھونٹ میں پانی پیو۔ تمہارا سارا خوف زائل ہو جائے گا انشاء اللہ"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اسے سے گلاس لیا اور پھر اس نے بسم اللہ پڑھتے ہوئے گلاس ہونٹوں سے لگا لیا اور تین گھونٹوں میں پانی پی لیا۔ اب اس کا چہرہ پہلے جیسا فریش ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھوں میں جو خوف تھا وہ بھی ختم ہو چکا تھا۔

"اب بتاؤ۔ ٹھیک ہے نا"...... عمران نے اس کی جانب غور

سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ اب وہ چہرہ میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ گیا ہے اور دل بھی پرسکون ہو گیا ہے جو اس بھیانک مخلوق کی وجہ سے بری طرح سے دھڑک رہا تھا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے باہر بیل بجنے کی آواز سنائی دی تو جوانا چونک پڑا۔

"جوزف ابھی تو گیا ہے۔ اتنی جلدی کیسے واپس آ گیا وہ"۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ جوزف نہیں۔ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل ہیں۔ جاؤ دروازہ کھولو اور انہیں یہیں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"یہ تینوں کیوں آئے ہیں یہاں"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"تمہارے کہنے کے مطابق کٹانگا دیوی سے ان سب کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں جو اس کو فنا کرنے کے لئے اس کے مدفن تک گئے تھے۔ کٹانگا دیوی سے کوئی بعید نہیں کہ وہ کب اور کس پر حملہ کر دے اس لئے میں نے انہیں کٹانگا دیوی کے اچانک حملے سے بچنے کا طریقہ بتانے کے لئے یہیں بلا لیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہمارے ساتھ افریقی فارن ایجنٹ ہاشوگا بھی تھا۔ اسے تم کٹانگا دیوی سے کیسے بچاؤ گے اور وہ لاہوگا قبیلے کا سردار لاہوگا وہ بھی تو

ہمارے ساتھ ہی تھا۔ وہی تو ہمیں کٹا ناگا دیوی کے مدفن تک لے گیا تھا“...... جولیا نے کہا۔

”جس طرح شیطانی مخلوق سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اب تک بچائے رکھا ہے اسی طرح وہ دونوں بھی محفوظ ہوں گے۔ تم ان کی فکر چھوڑو۔ جوزف کو میں نے ایک ضروری کام سے بھیجا ہے۔ وہ واپس آ جائے تو اس کے ذریعے سارے حالات کا علم ہو جائے گا پھر ہم سوچیں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

کچھ ہی دیر میں جوانا کے ساتھ تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔

”ارے۔ یہ مس جولیا کو کیا ہوا۔ یہ اس طرح بستر پر کیوں لیٹی ہوئی ہیں“...... کمرے میں داخل ہو کر صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

جولیا کو اس حالت میں دیکھ کر تنویر اور کیپٹن شکیل بھی چونک پڑے تھے۔

”اس پر خوف اور دہشت کا حملہ ہوا تھا جس کی وجہ سے یہ انٹاغفیل ہو گئی تھی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”خوف اور دہشت کا حملہ۔ کیا مطلب“...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مطلب تو مجھے بھی سمجھ میں نہیں آیا ہے۔ اسی سے پوچھ لو کہ کیا ہوا تھا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ بتائیں مس جولیا۔ آپ ٹھیک تو ہیں“...... صفدر نے

آگے بڑھ کر جولیا سے پوچھا۔

”پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں بالکل ٹھیک ہوں“۔ جولیا نے مسکرا کر جواب دیا۔ اسی لمحے جوانا اندر داخل ہوا۔

”ماسٹر تمہارے لئے ایکسٹو کی کال آئی تھی۔ آپ چونکہ مصروف تھے اس لئے میں نے آپ کو نہیں بتایا تھا، میں نے اسے بتا دیا تھا کہ آپ مصروف ہو تھوڑی دیر بعد آپ خود اسے کال کر لو گے“...... جوانا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں کر لوں گا بات“...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس پلٹ گیا۔

”ہمیں بھی یہاں آتے ہوئے راستے میں چیف کی کال آئی تھی۔ وہ آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے“...... صفدر نے کہا۔

”اب چیف کو مجھ سے کیا کام آن پڑا ہے۔ نہ رات دیکھتا ہے نہ دن جب اس کی انگلیوں میں خارش ہوتی ہے فون پر میرے ہی نمبر پریس کرنا شروع کر دیتا ہے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”ہو سکتا ہے کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہو اور چیف اس سلسلے میں تم سے بات کرنا چاہتا ہو“...... جولیا نے کہا۔

”نئے کیس کے سلسلے میں وہ تم سے بات کرتا ہے۔ مجھ سے نہیں۔ مجھے تو وہ نہ تین میں سمجھتا ہے اور نہ تیرہ میں۔ جب میری ضرورت ہوتی ہے تو مجھے فوج کا سالار بنا کر لڑنے کے لئے آگے کر دیتا ہے اور خود سات پردوں میں چھپا رہتا ہے۔ واپسی پر جب

اس سے چیک مانگو تو اس چیک کی رقم دیکھ کر دل کرتا ہے کہ یہ چیک لینے سے تو اچھا ہوتا کہ میں کسی دشمن کی گولی کا نشانہ بن گیا ہوتا۔ چیک پر اتنی رقم بھی درج نہیں ہوتی کہ میں اپنے لئے مخمل کا کفن ہی تیار کر کے رکھ سکوں‘‘...... عمران بولنے پر آیا تو اپنی ہی دھن میں نان سٹاپ بولتا چلا گیا۔

’’تو کیا آپ اپنے لئے مخمل کا کفن خریدنا چاہتے ہیں‘‘۔صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اپنی اپنی مرضی اور اپنی اپنی پسند ہوتی ہے۔ میں مخمل کا کفن بنواؤں یا لٹھے کا یا پھر شفون کا تمہیں اس سے کیا‘‘...... عمران نے بوڑھی عورتوں کی طرح ہاتھ نچا کر کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں پھیل گئیں۔

’’اچھا۔ اب بتائیں کہ آپ نے ہم تینوں کو یہاں کیوں بلایا ہے‘‘...... صفدر نے پوچھا۔

’’آچار ڈالنے کے لئے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’سوچ لیں۔ ہمارا آچار کڑوا بھی ہو سکتا ہے‘‘...... صفدر نے ہنس کر کہا۔

’’بیماری دور کرنے کے لئے دوا کڑوی ہی کھائی جاتی ہے۔ جتنی کڑوی دوا ہو گی شفا بھی اتنی ہی جلدی آتی ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’سب سے کڑوا زہر ہوتا ہے۔ بیماری میں کسی دن وہ پھانک

لینا سب بیماریوں سے ایک ہی بار نجات مل جائے گی‘‘...... تنویر نے عمران پر جملہ جست کرتے ہوئے کہا۔

’’تم سے زیادہ کڑوا زہر اور کون سا ہو سکتا ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں ایک تو کڑوا اور دوسرا نیم چڑھا‘‘...... عمران نے ترقی بہ ترقی جواب دیتے ہوئے کہا تو تنویر منہ بنا کر رہ گیا۔

’’آپ باتوں کو گول نہ کریں اور بتائیں کیوں بلایا ہے آپ نے ہمیں یہاں‘‘...... صفدر نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

’’بلا لیا ہے تو ایسا کیا ہو گیا ہے جو تم اتنے بے صبرے ہو رہے ہو۔ تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے تصور ہی تصور میں اپنی یقیناً نہ ہونے والی بیگمات کے ساتھ بیٹھے اپنے مستقبل کی پلاننگ کر رہے تھے اور میں نے تمہیں بلا کر تمہارے مستقبل کی پلاننگ کا ستیا بلکہ سوا ستیاناس کر دیا ہے‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’ایسی بات نہیں ہے‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’تو پھر کیسی بات ہے‘‘...... عمران نے ایک بار پھر بوڑھی عورتوں کی طرح ہاتھ نچاتے ہوئے کہا۔

’’آپ نے ہمیں باوضو رہنے کی ہدایات دی تھیں اور یہ بھی کہا تھا کہ ہم یہاں آتے ہوئے آیات مقدسہ پڑھتے رہیں یا اپنے پاس معوذ تین کی تختیاں رکھ لیں۔ آپ کی ان باتوں سے میں چونک پڑا تھا۔ مجھے ایسا محسوس ہونے لگا تھا جیسے ہم ایک بار پھر کسی ماورائی معاملے میں پھنسنے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے آپ ہمیں

ایسی ہدایات دے رہے ہیں''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہم ماورائی معاملے سے نکلے ہی کب تھے جو پھنستے جا رہے ہیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا مطلب''...... کیپٹن شکیل نے حیران ہو کر کہا۔

''تنویر کی خالہ ابھی زندہ ہے''...... عمران نے کہا اور تنویر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''شیر کی خالہ تو سنا ہے یہ تنویر کی خالہ۔ کیا مطلب''...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''پھر مطلب۔ یہ تم ہر بات کا مجھ سے ہی مطلب کیوں پوچھتے ہو۔ میں نے سادہ اور سہل انداز میں بتایا ہے کہ تنویر کی خالہ ابھی زندہ ہے اور وہ نہ صرف ہم سے بلکہ تنویر سے بھی انتقام لینے کے لئے یہاں پہنچ گئی ہے۔ وہ شیر کی خالہ ہے یہ میں نہیں جانتا''۔ عمران نے جواب دیا اور وہ تینوں حیرت سے عمران کی شکل دیکھنے لگے جیسے وہ ابھی تک عمران کی بات نہ سمجھ سکے ہوں۔

''یہ کٹانگا دیوی کی بات کر رہا ہے''...... جولیا نے ان کے چہرے پر چھائی ہوئی حیرت دیکھ کر کہا تو وہ تینوں بے اختیار اچھل پڑے۔

''کٹانگا دیوی۔ آپ کے کہنے کا مطلب ہے۔ وہ کٹانگا دیوی جسے ہم نے کچھ عرصہ قبل افریقہ کے گھنے جنگلوں میں جا کر اس کے

مدفن میں فنا کیا تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ ہم نے اسے فنا کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ تنویر پر فریفتہ ہو گئی تھی اس لئے وہ فنا نہیں ہوئی تھی اب وہ ہم سب کو باراتی بنا کر تنویر کو اپنا دولہا بنانے کے لئے واپس آ گئی ہے۔ وہ چونکہ جانتی ہے کہ تنویر، جولیا کو اپنی بہن نہیں سمجھتا ہے اس لئے وہ جولیا کو ہلاک کر کے اس کے جسم پر قبضہ کرنا چاہتی ہے''...... عمران نے کہا تو وہ تینوں ہونقوں کی طرح عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

''آپ ہمیں کھل کر تفصیل بتائیں۔ ہماری سمجھ میں آپ کی کوئی بات نہیں آ رہی ہے''...... صفدر نے اس بار برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں بتاتی ہوں''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ کٹانگا دیوی کی آمد اور اس کے ارادوں کے بارے میں انہیں تفصیل بتانا شروع ہو گئی جسے سن کر وہ تینوں ہکے بکے رہ گئے تھے۔

''اوہ۔ جب کٹانگا دیوی کا سر کاٹا تھا اور کٹانگا دیوی کا سر کٹ کر آپ کے سائے کے سر والے حصے پر گرا تھا تو کیا آپ کو اس وقت کچھ محسوس نہیں ہوا تھا یا آپ نے اپنا سایہ غائب ہوتے ہوئے نہیں دیکھا تھا''...... صفدر نے ساری تفصیل سن کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس وقت مجھے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا تھا اور مجھے ایک لمحے کے لئے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا تھا لیکن دوسرے ہی لمحے نہ صرف

میرا سانس بحال ہو گیا تھا بلکہ میں نارمل بھی ہو گئی تھی اس لئے میں نے کسی سے اس بات کا تذکرہ کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’لیکن میں نے جولیا کا سایہ غائب ہوتے ہوئے دیکھ لیا تھا‘‘...... عمران نے کہا تو وہ تینوں اور جولیا بھی چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔

’’اگر تم نے میرا سایہ غائب ہوتے ہوئے دیکھا تھا تو تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’جب تمہارا سایہ غائب ہوا تھا اسی وقت وہاں اندھیرا چھا گیا تھا اور پھر ہم جوزف کو رہا کرنے اور پروفیسر رونالڈ اور کٹانگا دیوی کے سر کو غرقِ دلدل کرنے چلے گئے تھے۔ اس کے بعد سردار لاہوگا کے ساتھ اس کے قبیلے میں چلے گئے تھے۔ جہاں اس نے ہمارا ایسی آؤ بھگت کی کہ میں سب کچھ بھول گیا اور پھر واپسی کا سفر بھی انتہائی طویل اور تھکا دینے والا تھا اس لئے میرے ذہن سے تمہارا سایہ غائب ہونے والی بات بالکل محو ہو گئی تھی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اب کیا ہو گا۔ کیا واقعی کٹانگا دیوی مس جولیا کو ہلاک کر کے ان کا جسم حاصل کر لے گی‘‘...... تنویر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

’’اگر ایسا ہوا تو تمہاری اور جولیا کی شادی پکی سمجھو‘‘...... عمران نے کہا تو جولیا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔

’’کٹانگا دیوی، مس جولیا کو ہلاک کر کے ان کا جسم حاصل کرنا چاہتی ہے اور وہ اس وقت تک مس جولیا کا جسم حاصل نہیں کر سکتی جب تک کہ مس جولیا اپنی مرضی سے خود اسے اپنا جسم دینے کا نہ کہہ دیں اور مس جولیا کے جسم پر زخم کا ایک معمولی سا نشان بھی نہ ہو۔ لیکن وہ مخلوق کون تھی جس نے یہاں مس جولیا پر حملہ کیا تھا اور انہیں ہلاک کرنے کے لئے آئی تھی‘‘...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

’’جوزف کے کہنے کے مطابق اس مخلوق کا نام بھوپت ہے جو کٹانگا دیوی کا مخالف ہو سکتا ہے اس کا ساتھی نہیں‘‘...... عمران نے جواب دیا۔

’’اب ہمیں کیا کرنا ہے۔ ہم خود کو اور مس جولیا کو اس بدروح کٹانگا دیوی سے کیسے بچائیں گے‘‘...... تنویر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

’’اسے خود سے دور رکھنے کا یہی طریقہ ہے کہ با وضو رہو اور ہر وقت منہ میں نہ سہی دل ہی دل میں معوذتین پڑھتے رہا کرو۔ جب تک تم پاک صاف رہو گے اور تمہارے دل میں معوذتین کے الفاظ گونجتے رہیں گے کٹانگا دیوی تو کیا اس کی دادی کی بدروح بھی تمہاری نزدیک نہیں آ سکے گی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’پھر بھی ایسا کب تک ہو گا۔ جس دن کٹانگا دیوی کو موقع مل گیا وہ ہمیں نقصان پہنچا سکتی ہے‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’ایسا کچھ ہوا تو دیکھا جائے گا‘‘...... عمران نے لاپرواہی سے

کہا۔ اسی لمحے باہر سے کار کے ہارن بجنے کی آواز سنائی دی۔

''جوزف آیا ہے''...... عمران نے کار کے ہارن کی آواز سن کر کہا اور وہ جوزف سے بات کرنے کے لئے کمرے سے باہر نکل گیا۔ جوانا نے جوزف کے لئے گیٹ کھول دیا تھا۔ جوزف کار لے کر پورچ کی طرف آ گیا۔

''لے آئے تمام چیزیں''...... عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

''یس باس۔ سب چیزیں مل گئی ہیں''...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مجھے دکھاؤ۔ کہیں کسی چیز کی کمی تو نہیں رہ گئی ہے''...... عمران نے کہا تو جوزف نے کار کی سائیڈ والی سیٹ پر رکھا ہوا ایک تھیلا اٹھایا اور عمران کی جانب بڑھا دیا۔

عمران نے تھیلا کھول کر اس میں موجود چیزوں کو دیکھا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ جوزف تمام وہی چیزیں لایا تھا جس کے بارے میں عمران نے اسے بتایا تھا۔

''اوکے۔ میں تمہارے لئے مالا اور حصار تیار کرتا ہوں۔ تم نہا کر فریش ہو جاؤ تاکہ تم مالا پہن کر اور حصار میں بیٹھ کر وچ ڈاکٹر لاہوشا کی روح کو بلا کر اس سے بات کر سکو''...... عمران نے کہا تو جوزف نے بڑی سعادت مندی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

غراہٹ کی آواز سن کر شگارا نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ وہ بدستور اپنے کیبن نما جھونپڑی میں موجود تھا۔ اس کے سامنے ایک چھوٹا سا حصار بنا ہوا تھا جس میں ایک کھوپڑی رکھی ہوئی تھی اور کھوپڑی کے سر پر دیا جل رہا تھا۔ دیئے کی روشنی اس دائرے تک ہی محدود تھی باقی کیبن میں اندھیرا طاری تھا۔

''کون ہے''...... شگارا نے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے تیز آواز میں پوچھا۔

''بھوپت''...... باہر سے غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''آ جاؤ''...... شگارا نے کہا تو اسی لمحے تیز زناٹے دار آواز سنائی دی اور شگارا کے سامنے دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس دھویں نے ایک سفید بالوں والی بھیانک مخلوق کا روپ دھار لیا جو انسان جیسی دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا ہوا۔ کیا تم مجھے اس لڑکی اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی خوشخبری سنانے کے لئے آئے ہو جس کے لئے تم پاکیشیا گئے تھے''...... شگارا نے بھوپت کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں شگارا۔ ابھی تمہارے لئے میں ایسی کوئی خوشخبری نہیں لایا ہوں''...... بھوپت نے جواب دیا۔

''کیوں۔ کیا تم ابھی انہیں ہلاک کرنے کے لئے پاکیشیا نہیں گئے''...... شگارا نے چونک کر پوچھا۔

''میں پاکیشیا سے ہی آ رہا ہوں لیکن ابھی میں انہیں ہلاک نہیں کر سکا ہوں''...... بھوپت نے کہا۔

''کیوں۔ کیا تم انہیں ڈھونڈنے میں ناکام رہے ہو یا کوئی اور بات ہے''...... شگارا نے پوچھا۔

''میں نے انہیں ڈھونڈ لیا تھا شگارا۔ سب سے پہلے میں اس لڑکی کو ہلاک کرنا چاہتا تھا جس کے سائے پر کٹا نگا دیوی کا قبضہ ہے۔ وہ لڑکی مجھے بڑے سے ایک مکان میں اکیلی مل گئی تھی۔ وہ ایک کمرے میں موجود تھی۔ جب میں اس کے سامنے گیا تو میں نے اس پر ایک عمل کر کے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ پھر میں کلہاڑا لے کر اس کی طرف بڑھا کہ ایک ہی وار میں اس کا سر میں اس کے تن سے جدا کر دوں۔ ابھی میں نے لڑکی کا سر اُڑانے کے لئے کلہاڑا اٹھایا ہی تھا کہ اسی لمحے دروازہ ٹوٹا اور دو شخص اندر آ گئے ان

میں سے ایک کے سر پر تیز روشنی تھی۔ اس روشنی کو دیکھ کر میں گھبرا گیا اور فوراً وہاں سے بھاگ اٹھا۔ اگر میں وہاں سے نہ بھاگتا تو وہ روشنی یا تو مجھے جلا دیتی یا پھر اندھا کر دیتی''...... بھوپت نے کہا۔ اس کی بات سن کر شگارا کی تیوریوں پر بل آ گئے۔

''ہونہہ۔ کون تھے وہ دونوں''...... شگارا نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ان میں ایک تو مکاشو خاندان کا شہزادہ تھا جس کے سر پر عظیم وچ ڈاکٹروں کا ہاتھ ہے اور دوسرا وہی شخص تھا جس نے کٹا نگا دیوی کو فنا کرنے کے لئے سارا جال پھیلایا تھا۔ اس شخص کے ساتھ بہت سی روشنی کی طاقتیں موجود تھیں جن کی وجہ سے میں فنا ہو سکتا تھا''...... بھوپت نے کہا۔

''عمران۔ اوہ۔ کیا وہ عمران تھا''...... شگارا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ شگارا۔ وہ پاکیزگی کے حصار میں تھا اور ایسے انسان کی طرف میں آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا''...... بھوپت نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم مکاشو شہزادے اور عمران کے اچانک وہاں پہنچنے کی وجہ سے اس لڑکی کو ہلاک نہیں کر سکے ہو''...... شگارا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میری یہ کوشش ناکام ہو گئی ہے''...... بھوپت نے اپنی

ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

”یہ تو بہت غلط ہوا ہے۔ تم تو ایسے کسی بھی شخص کے نزدیک نہیں جا سکتے جو پاکیزگی کے حصار میں ہو۔ اس طرح تو تم نہ اس لڑکی کو ہلاک کر سکتے ہو اور نہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو“...... شگارا نے کہا۔

”ہاں۔ یہ درست ہے۔ میں پاکیزگی کے حصار میں موجود کسی بھی انسان کے نزدیک جانے کی غلطی نہیں کر سکتا۔ ورنہ وہ غلطی مجھ پر ہی بھاری پڑ جائے گی“...... بھوپت نے اسی انداز میں کہا۔

”تو پھر تم اس لڑکی اور عمران کو کیسے ہلاک کرو گے۔ اگر ہم نے جلد سے جلد یہ کام نہ کیا تو کٹانگا دیوی اس لڑکی کو ہلاک کر کے اس کے جسم میں داخل ہو جائے گی۔ کٹانگا دیوی کو ایک بار اس لڑکی کا جسم مل گیا تو پھر میں اسے کسی بھی صورت میں مسخر نہیں کر سکوں گا“...... شگارا نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

”تو تم بتاؤ۔ میں کیا کروں۔ میرے پاس تو ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ میں ان کا پاکیزہ حصار توڑ کر انہیں ہلاک کر سکوں اگر تم کسی طریقے سے ان کی پاکیزگی کا حصار ختم کر سکتے ہو تو ایسا کر دو پھر میں انہیں ہلاک کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگاؤں گا“...... بھوپت نے کہا۔

”اس کے لئے مجھے کچھ سوچنا پڑے گا“...... شگارا نے کہا۔

”تو سوچو۔ تم مہا پجاری ہو اور مہا پجاری کے لئے کوئی بھی

شیطانی کام ناممکن نہیں ہوتا“...... بھوپت نے کہا۔

”رکو۔ میں دیکھتا ہوں“...... شگارا نے کہا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ آنکھیں بند کرتے ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ جوں جوں وہ پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے کا رنگ بدلتا چلا جا رہا تھا۔ اس کا چہرے پر سیاہی بڑھتی جا رہی تھی۔ چند لمحے وہ اسی طرح سے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کچھ پڑھتا رہا پھر اس نے یکدم سے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں اس قدر سرخ ہو رہی تھیں جیسے انگارے دہک رہے ہوں۔

”ہونہہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ لگانے کی بہت کوشش کی ہے لیکن وہ سب کے سب مقدس حصار میں موجود ہیں جس کی وجہ سے مجھے ان کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہو رہا ہے۔ وہ سب میری پہنچ سے بہت دور ہیں۔ میں نہ ان کی شکلیں دیکھ سکتا ہوں اور نہ ہی ان کے دماغ پڑھ سکتا ہوں“...... شگارا نے بڑبڑانے والے انداز میں کہا۔

”پھر اب“...... بھوپت نے کہا۔

”جب تک انہیں پاکیزگی کے حصار سے نہیں نکالا جائے گا نہ تم ان کا کچھ بگاڑ سکتے ہو اور نہ میں۔ ہمیں ہر حال میں ان کا پاکیزہ حصار ختم کرنا پڑے گا۔ تب ہی وہ ہمارے قابو میں آئیں گے اور تمہارے ہاتھوں ہلاک ہوں گے“...... شگارا نے کہا۔

”لیکن ان کی پاکیزگی کا حصار کیسے توڑا جا سکتا ہے۔ کیا اس کا

کوئی طریقہ ہوسکتا ہے''...... بھوپت نے پوچھا۔

''میں نے اپنی طاقتوں سے معلوم کیا ہے۔ سب سے پہلے ہمیں عمران کی پاکیزگی ختم کرنی ہو گی۔ جب تک وہ پاکیزگی کے حصار میں رہے گا اور مقدس کلام پڑھتا رہے گا اس پر ہم کوئی سحر نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ سے اس کے ساتھی بھی اسی مقدس حصار میں رہیں گے۔ جب عمران کی پاکیزگی ختم ہو جائے گی اور وہ ہمارے قابو میں آ جائے گا تو اس کے ساتھ اس کے تمام ساتھی بھی ہماری گرفت میں آ جائیں گے پھر انہیں ہلاک کرنے میں ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ میں نے عمران کو روشنی کی دنیا سے دور کرنے کا ایک طریقہ معلوم کر لیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اگر اس طریقے پر عمل کیا جائے تو عمران نہ صرف پاکیزگی کے حصار سے نکل آئے گا بلکہ اس کے سر پر جو روشنی کی طاقتیں موجود ہیں وہ بھی اس سے دور ہٹ جائیں گی''...... شگارا نے کہا۔

''اوہ۔ کون سا طریقہ ہے وہ''...... بھوپت نے پوچھا۔

''اس کے لئے ہمیں عمران کو کوئی ناپاک چیز کھلانی ہو گی۔ جیسے خون یا کسی ناپاک جانور کا گوشت۔ اگر یہ خون کسی انسان کا ہو تو اس کا ایک قطرہ بھی ہمارے لئے بے حد کارآمد ثابت ہوسکتا ہے۔ خون کا وہ قطرہ عمران کے حلق میں جا کر اس کے جسم میں داخل ہو جائے گا جس سے عمران کا جسم ہی نہیں اس کی روح بھی داغدار ہو جائے گی اور اس کا دماغ ماؤف ہو کر رہ جائے گا۔ جس کی وجہ سے

وہ کوئی بھی مقدس کلام نہیں پڑھ سکے گا اور نہ ہی روشنی کی کوئی طاقت اس کی مدد کر سکے گی''...... شگارا نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''اوہ۔ لیکن اسے خون پلائے گا کون''...... بھوپت نے پوچھا۔

''مجھے اس کے لئے کاکاری کو بلانا پڑے گا۔ کاکاری غیبی حالت میں عمران کے پاس جائے گی اور جب عمران کچھ کھانے پینے لگے گا تو کاکاری خاموشی سے اس کے کھانے پینے کی چیزوں میں انسانی خون ٹپکا دے گی۔ کھانے پینے کی چیزوں میں شامل وہ خون عمران کے حلق میں اتر جائے گا اور ہمارا مقصد پورا ہو جائے گا''...... شگارا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ کاکاری اندھی دنیا کی باسی ہے۔ عمران کے سر پر جو روشنی ہے وہ اسے دکھائی ہی نہیں دے گی جس کی وجہ سے نہ اس کے فنا ہونے کا اندیشہ ہے اور نہ ہی اندھی ہونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں ضائع ہوں گی''...... بھوپت نے کہا۔

''ہاں۔ کاکاری کو اگر عمران کے جسم سے اترے ہوئے کسی لباس کی بو سونگھا دی جائے تو وہ آسانی سے اس جگہ پہنچ جائے گی جس جگہ عمران موجود ہو گا۔ پھر اسے غیبی حالت میں اس وقت کا انتظار کرنا پڑے گا جب تک عمران کسی کھانے پینے کی چیز کو ہاتھ نہیں لگا لیتا۔ عمران اگر پانی بھی پینے کی کوشش کرے گا تو کاکاری اس کے پانی کے گلاس میں ناپاک انسانی خون ملا دے گا جو عمران

کو ہمیشہ کے لئے بلندیوں سے اٹھا کر پستیوں کی طرف دھکیل دے گا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ جیسے ہی وہ بے ہوش ہو تم اسے اٹھا کر فوراً یہاں لے آنا اور اسے سیاہ کنویں میں ڈال دینا۔ اس کے بعد اس کے باقی ساتھیوں پر بھی یہی عمل کیا جائے گا اور جو جو کاکاری کا شکار ہوتا جائے گا تم اسے لا کر سیاہ کنویں میں ڈالتے جانا۔ یہاں تک کہ اگر اس لڑکی کو بھی اٹھا کر سیاہ کنویں میں ڈالنا پڑے تو کوئی پرواہ نہیں۔ وہ سب جیسے ہی کنویں میں جائیں گے میں اس کنویں کا منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دوں گا اور وہ سب اسی کنویں میں ہی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے۔ سیاہ کنویں میں ہونے کی وجہ سے کٹانگا دیوی بھی انہیں تلاش نہیں کر سکے گی''...... شگارا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''انہیں ہلاک کرنے کا یہ سب سے اچھا طریقہ ہے۔ اگر میں نے اپنے ہاتھوں سے اس لڑکی اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا تو کٹانگا دیوی کو فوراً پتہ چل جائے گا اور وہ خواہ مخواہ میری جان کی دشمن بن جائے گی۔ اگر لڑکی اور اس کے سب ساتھی سیاہ کنویں میں اپنی موت آپ مر جائیں گے تو ان کی ہلاکت کا الزام نہ تم پر آئے گا اور نہ مجھ پر کیونکہ کٹانگا دیوی کبھی بھی ان کی لاشیں نہیں ڈھونڈ سکے گی''...... بھوپت نے کہا۔

''لیکن کاکاری کا ایک مسئلہ ہے''...... شگارا نے کہا۔

''کیسا مسئلہ''...... بھوپت نے چونک کر پوچھا۔

''کاکاری ایک ایسی شیطانی ذریت ہے جس کی طاقتیں انہی جنگلوں تک محدود ہیں۔ وہ ان جنگلوں میں رہ کر سب کچھ کر سکتی ہے لیکن وہ ان جنگلوں سے باہر کی دنیا میں نہیں جا سکتی۔ اس لئے کاکاری اسی صورت میں یہ کام کر سکتی ہے جب عمران اور اس کے ساتھی کسی طرح سے ان جنگلوں میں آ جائیں''...... شگارا نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا ہمیں اس وقت تک انتظار کرنا پڑے گا جب تک وہ سب افریقہ کے جنگلوں میں نہیں آ جاتے''...... بھوپت نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس کے لئے ہمیں انتظار کرنا ہو گا''...... شگارا نے کہا۔

''لیکن وہ اگر ان جنگلوں میں نہ آئے تو''...... بھوپت نے کہا۔

''وہ یہاں ضرور آئیں گے۔ نہ آئے تو میں انہیں یہاں آنے پر مجبور کر دوں گا''...... شگارا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ کیسے''...... بھوپت نے جیسے حیران ہو کر پوچھا تو شگارا اسے وہ ترکیب بتانے لگا جس پر عمل کرنے سے عمران اور اس کے ساتھی افریقہ کے پراسرار اور گھنے جنگلوں میں نہ چاہتے ہوئے بھی دوڑے چلے آ سکتے تھے۔

''اوہ بہت خوب۔ اگر اس طریقے پر عمل کیا جائے تو وہ سب واقعی یہاں ضرور آئیں گے اور یہاں ان کے استقبال کے لئے کاکاری تیار ہو گی۔ کاکاری ان کے کھانے پینے کی چیزوں میں ناپاک انسانی خون ملا دے گی جو ان کے حلق میں جاتے ہی ان

سب کی کایا پلٹ دے گا اور پھر میں انہیں اٹھا کر ہمیشہ کے لئے سیاہ کنویں میں پھینک دوں گا جہاں سوائے انہیں موت کے اور کچھ نہیں ملے گا''...... بھوپت نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ان سب کی موت ہی ہماری زندگی ہو گی۔ وہ ہلاک ہوں گے تب ہی میں کٹانگا دیوی کو اپنے بس میں کر سکوں گا ورنہ نہیں''...... شگارا نے کہا۔

''تم نے مجھے جو ترکیب بتائی ہے کیا میں اس پر آج بلکہ ابھی سے عمل کروں''...... بھوپت نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس ترکیب پر تمہیں ہی عمل کرنا ہو گا بھوپت لیکن تمہیں اس بات کا خیال رکھنا ہو گا کہ وہ تمام افراد اس وقت تک یہاں محفوظ رہیں جب تک کہ عمران اور اس کے ساتھی ان کی تلاش میں یہاں نہیں پہنچ جاتے''...... شگارا نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو شگارا۔ میں انہیں حفاظت سے یہاں لے آؤں گا وہ ان جنگلوں میں رہیں گے اور میں کوشش کروں گا کہ ان پر نظر رکھ سکوں اور وہ جنگلی آفات سے محفوظ رہیں''...... بھوپت نے کہا۔

''جنگلی آفات سے وہ اسی صورت میں محفوظ رہ سکتے ہیں جب انہیں جنگل سے نکال کر ہمارے قبیلے میں منتقل کر دیا جائے۔ تم انہیں جا کر یہاں لے آؤ۔ پھر وہ جہاں بھی ہوں گے میں اپنے قبیلے کے وحشیوں کو بھیج کر انہیں یہاں منگوا لوں گا۔ ہم انہیں قید کر دیں گے اور یہ خبر بھی کسی ذریعے سے عمران اور اس کے ساتھیوں

تک پہنچا دی جائے گی کہ جن افراد کو وہ افریقہ کے گھنے اور پراسرار جنگلوں میں تلاش کرنے آ رہے ہیں وہ شگارا قبیلے کی قید میں ہیں''...... شگارا نے کہا۔

''میں سمجھ گیا ہوں۔ اب میں جاؤں تا کہ جلد سے جلد انہیں یہاں لا سکوں جن کے پیچھے وہ سب افراد یہاں آنے پر مجبور ہو سکتے ہیں جو کٹانگا دیوی کے دشمن ہیں''...... بھوپت نے کہا۔

''ہاں جاؤ۔ اب مجھے اس معاملے میں کوئی بری خبر نہ سنانا۔ میں ہر حال میں اب تم سے کامیابی کی ہی خبر سننا چاہتا ہوں''...... شگارا نے کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ مجھے اب کوئی ناکامی نہیں ہو گی۔ تم اس وقت تک کاکاری کو بلا کر اسے سمجھا دو کہ اسے کیا کرنا ہے''...... بھوپت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں کاکاری کو بلا لیتا ہوں۔ جاؤ تم''...... شگارا نے کہا تو بھوپت سر ہلا کر دھوئیں میں تبدیل ہوا اور پھر دھواں ہوا میں تحلیل ہوتا چلا گیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد وہ واپس آ گیا۔ اس نے آتے ہی شگارا کو بتانا شروع کر دیا کہ اس نے اپنے ذمہ کے تمام کام مکمل کر لئے ہیں۔ اس کی بات سن کر شگارا مطمئن ہو گیا۔

جوزف کا چہرہ انتہائی سوجا سوجا سا دکھائی دے رہا تھا اور اس کی آنکھیں اس قدر سرخ ہو رہی تھیں جیسے اس کے جسم کا سارا خون سمٹ کر اس کی آنکھوں میں اتر آیا ہو۔

وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے اس کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں عمران اور باقی سب موجود تھے۔

”بب۔ بب۔ باس“...... جوزف نے دروازے سے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو اس کی آواز سن کر وہ سب چونک پڑے۔

”ارے جوزف تم۔ تمہیں کیا ہوا“...... عمران نے جوزف کی بگڑی ہوئی حالت دیکھ کر کہا اور تیزی سے جوزف کی طرف لپکا۔ جیسے ہی وہ جوزف کے نزدیک گیا اسی لمحے جوزف کی آنکھیں بند ہوگئیں اور وہ لہراتا ہوا گرتا چلا گیا لیکن عمران نے بروقت اسے

گرنے سے سنبھال لیا۔ جوزف کو اس طرح لہرا کر عمران کے بازوؤں میں جھولتے دیکھ کر جوانا بھی تیزی سے اس کی طرف لپکا جبکہ کمرے میں موجود جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل فوراً اپنی جگہوں پر اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”سنبھالو اسے“...... عمران نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر جوزف کو سنبھال لیا۔

”یہ تو بے ہوش ہو گیا ہے ماسٹر“...... جوانا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”ہاں۔ یہ انتہائی سخت عمل کر کے آیا ہے لگتا ہے اس عمل نے اس کے دل و دماغ پر گہرا اثر ڈالا ہے جس کی وجہ سے یہ بے ہوش ہو گیا ہے۔ اسے بستر پر لے جا کر لٹا دو“...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور جوزف کو اٹھا کر وہ اسی پلنگ کی طرف لے آیا جس پر پہلے جولیا پڑی ہوئی تھی۔ جوانا نے جوزف کو احتیاط کے ساتھ پلنگ پر لٹا دیا۔

”کیا ہوا ہے اسے“...... صفدر نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”کچھ نہیں۔ ذہنی دباؤ کا شکار ہے۔ تھوڑی دیر آرام کرے گا تو خود ہی ٹھیک ہو جائے گا“...... عمران نے جوزف کا چہرہ دیکھتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

”کب تک ہوش آ جائے گا اسے“...... جولیا نے پوچھا۔

"دس پندرہ منٹ لگیں گے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے اس نے وہ سب کچھ معلوم کر لیا ہو گا جو آپ اس سے معلوم کرانا چاہتے تھے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو اس کی ایسی حالت ہوئی ہے۔ لگتا ہے لاہوشا کی روح سے بات کرنے کے لئے اس نے بہت زیادہ ذہنی جنگ لڑی ہے۔ اس کے چہرے پر مجھے سکون نظر آ رہا ہے جو اس بات کا غماز ہے کہ یہ لاہوشا کی روح سے جو معلوم کرنا چاہتا تھا وہ اس نے معلوم کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے عمران کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور سیل فون نکال لیا۔ سیل فون پر ایکسٹو کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

"ارے باپ رے۔ چیف کی کال ہے۔ میں اسے کال کرنا بھول گیا تھا۔ اس نے تنگ آ کر دوبارہ کال کی ہے اب اس نے اپنے غصے کا سارا ملبہ مجھ پر گرا دینا ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پہلے ہی سن لیتے چیف کی بات۔ تمہیں کس نے کہا تھا کہ چیف کو اس طرح نظر انداز کرو"...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔

"مم مم۔ مجھے تو چیف سے بات کرنے کے خیال سے ہی خوف آ رہا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ میری جگہ چیف کو تم اٹنڈ کر لو۔ چیف میرا پوچھے تو کہہ دینا کہ میں اپنا سیل فون تمہیں دے کر ہنی مون منانے کے لئے کوہ ہمالیہ پر گیا ہوا ہوں"...... عمران نے بڑی

مسکین سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"چیف نے پوچھا کہ کس کے ساتھ ہنی مون منانے گئے ہو تو کس کا نام بتاؤں"...... جولیا نے خلاف توقع مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہہ دینا کہ تمہیں ساتھ لے جانے کا پروگرام تھا لیکن چونکہ ابھی شادی نہیں ہوئی ہے اس لئے میں اکیلا ہی چلا گیا ہوں"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا اس کی بات سن کر جولیا بھنا کر رہ گئی تنویر بھی اسے غصے سے دیکھنے لگا جبکہ باقی سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں ابھر آئی تھیں۔

"خود ہی کرو بات چیف سے۔ میں کیوں خواہ مخواہ جلتی آگ میں ہاتھ ڈال کر اپنے ہاتھ جلاؤں"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"جلتی آگ۔ یہ ریمارکس تم نے چیف کے لئے دیئے ہیں نا کہ وہ آگ کا گولا ہے اور جو اس سے بات کرے گا وہ جل کر راکھ ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں پتہ۔ تم بات کرو چیف سے"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"کہو تو چیف سے تمہارے اور اپنے رشتے کی بات کر لوں۔ اب تو ہمارے درمیان کوئی غیر آئینی شق باقی نہیں رہی ہے۔ اللہ بھلا کرے سر سلطان کا جنہوں نے چیف سے دھڑلے سے ٹکر لی اور پرائم منسٹر سے ایگزیکٹو آرڈر پاس کروا کر تم سب کی وہ زنجیریں کٹوا دی ہیں کہ جب تک تم سیکرٹ سروس میں رہو گے اس وقت

تک نہ کوئی شادی کر سکتا ہے اور نہ ہی آبادی بڑھا سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ (اس کے لئے انتہائی سنسنی خیز اور سائنس فکشن ناول 'سرخ قیامت' پڑھیں جو 850 صفحات پر محیط ہے)۔

''چیف سے بات کرو۔ چیف کا فون اٹنڈ کرنے میں تم جتنا وقت لگاؤ گے چیف کا اتنا زیادہ پارہ چڑھتا جائے گا''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ارے باپ رے۔ یہ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا''...... عمران نے بوکھلا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے سیل فون کا کال رسیو کرنے والا بٹن پریس کر کے سیل فون آن کیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا تاکہ اس کی اور ایکسٹو کی باتیں اس کے ساتھی آسانی سے سن سکیں۔

''یس۔ علی عمران۔ بندۂ نادان، پاندان، روشن دان اور جس جس میں دان لگتے ہیں وہ سب ملا کر اکیلا ہی بول رہا ہوں''۔ عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''تم نے ابھی تک مجھے کال کیوں نہیں کی''...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''مم مم۔ میرے سیل فون میں بیلنس نہیں تھا چیف۔ میں سوچ رہا تھا کہ میں آپ سے بیلنس حاصل کرنے کے لئے ایک درخواست لکھ کر دست بدستہ آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ جب

آپ میری درخواست قبول کر لیں اور مجھے بیلنس مرحمت فرما دیں گے تو میں آپ کو اسی وقت کال کر لوں گا''...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''تم جانتے ہو میں تم سے کس قدر اہم بات کرنا چاہتا ہوں اور تم میری کال سننے کے لئے ہی تیار نہیں تھے۔ کیوں''...... ایکسٹو نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''میں نے کب کہا تھا چیف کہ میں آپ کی کال نہیں سننا چاہتا۔ میں نے جوانا سے کہا تھا کہ میں آپ کو خود کال کر لوں گا۔ میں نے یہ کہہ تو دیا تھا لیکن جب میں آپ کو کال کرنے لگا تب مجھے پتہ چلا کہ واقعی میرے سیل فون کا بیلنس ختم ہو چکا ہے۔ میں اپنا سیل فون فلیٹ میں اکثر بھول جاتا ہوں۔ جس کا سلیمان فائدہ اٹھاتا ہے اور یا تو وہ اپنی محبوباؤں کو لمبی لمبی کالیں کرنا شروع ہو جاتا ہے یا پھر میرا سارا بیلنس چپکے سے اپنے سیل فون میں ٹرانسفر کر دیتا ہے''...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

''ہونہہ۔ فضول باتیں بند کرو اور سنو''...... ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں آپ کی فضول باتیں سننے کے لئے ہر وقت ہمہ تن خرگوش۔ مم مم۔ میرا مطلب ہے کہ ہمہ تن مدہوش۔ ارے یہ بھی نہیں۔ وہ وہ''...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور دوسری طرف سے ایکسٹو کی غراہٹ بھری آوازیں سنائی دینے لگیں۔ جولیا

اور باقی سب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی جانب دیکھ رہے تھے۔
یہ عمران کا ہی حوصلہ تھا کہ وہ چیف کے ساتھ ایسی ہنسی مذاق کی
باتیں کر لیتا تھا ورنہ ان کی تو چیف کی آواز سنتے ہی جان ہوا ہو
جاتی تھی۔ عمران نے سیل فون کان سے لگایا ہوا تھا لیکن سیل فون کا
اسپیکر اتنا تیز تھا کہ وہ سب ایکسٹو کی غراہٹ بھری آواز صاف سن
سکتے تھے۔

''سر داور اور ان کے ساتھی تین سائنس دان ایک طیارے میں
لاپتہ ہو گئے ہیں''...... ایکسٹو نے جیسے عمران کی باتوں پر دھیان
دیئے بغیر کہا۔

''لاپتہ ہو گئے ہیں۔ کیا کسی نے ان کا پتا کاٹ دیا ہے جو لاپتہ
ہو گئے ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سر داور اپنے تین ساتھی سائنس دانوں کے ساتھ چند روز قبل
ایکریمیا ایک سائنسی کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے گئے ہوئے
تھے۔ آج ان کی واپسی تھی۔ وہ ایک چارٹرڈ طیارے میں اپنے
ساتھیوں کے ساتھ سوار تھے۔ اس طیارے میں سر داور سمیت پاکیشیا
کے چار سائنس دان تھے جبکہ آران کے تین اور کافرستان کے چھ
سائنس دان موجود تھے۔ طیارہ ایکریمیا سے ٹھیک وقت پر روانہ ہوا
تھا۔ جس سے ایکریمین حکام کا مسلسل رابطہ تھا۔ لیکن پھر راستے میں
اچانک ایکریمیا کا اس طیارے سے رابطہ ختم ہو گیا۔ انہوں نے
پائلٹ سے رابطہ کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہیں ہو

سکے تھے۔ البتہ وہ طیارے کو سیٹلائٹ راڈار پر مسلسل چیک کر رہے
تھے۔ راڈار پر انہیں طیارہ صحیح سمت میں اور صحیح رفتار پر جاتا دکھائی
دے رہا تھا لیکن پھر اچانک طیارہ اپنے روٹ سے ہٹ گیا''۔
دوسری طرف سے ایکسٹو نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر
وہ طیارے کے افریقہ کے جنگلوں کی طرف جانے اور اس کے لاپتہ
ہونے کے بارے میں بتانے لگا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے چیف۔ طیارے سے ایکریمیا کا رابطہ بھی
ختم ہو گیا تھا اور طیارہ اپنے آپ اپنے روٹ سے ہٹ کر افریقہ کی
جانب مڑ گیا تھا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ سیٹلائٹ راڈار پر طیارہ
افریقہ جاتا ہوا بھی دکھائی دیا تھا اور جب وہ شمالی جنگلوں میں پہنچا
تو وہ راڈار سکرین سے بھی غائب ہو گیا تھا''...... عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں پوچھا۔ سر داور کے طیارے کے افریقہ کے گھنے
جنگلوں میں جا کر غائب ہونے کا سن کر وہ سب بھی حیران ہو
رہے تھے۔

''اب تک مجھے جو اطلاعات ملی ہیں میں نے تمہیں ان سے
آگاہ کر دیا ہے۔ میں نے تھوڑی دیر پہلے ایکریمیا کے فضائیہ کے
چیف سے بھی بات کی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ ان کی سرچنگ ٹیم
افریقہ پہنچ گئی ہے اور وہ افریقی حکام کی مدد سے طیارے کا پتہ
لگانے کی کوشش کر رہی ہے لیکن تاحال انہیں طیارے کے بارے
میں کچھ علم نہیں ہوا ہے۔ ان کے پاس ریڈ ڈاٹس ہیں۔ جن سے

کسی بھی تباہ شدہ جہاز کا پتہ لگایا جا سکتا ہے چاہے وہ زمین پر گر کر کریش ہوا ہو یا سمندر میں غرق ہوا ہو لیکن ابھی تک انہیں کوئی کامیابی نہیں ملی ہے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''کیا آپ نے سر داور کو ان کے سیل فون پر کال کی تھی''۔ عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں کوشش کر چکا ہوں لیکن ان سے میرا کوئی رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ مجھے اس طیارے میں سفر کرنے والے دوسرے سائنس دانوں کے بھی نمبر مل گئے تھے۔ ان سب کے سیل فون بھی آف ہیں''...... ایکسٹو نے کہا۔

''آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا اس طیارے کو ہائی جیک کیا گیا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے اس سلسلے میں ایکریمین حکام سے بات کی تھی۔ انہوں نے میری اس بات کی تردید کر دی تھی کہ طیارے کو ہائی جیک کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی تھی کہ طیارے میں سوائے سائنس دانوں اور طیارے کے عملے کے جن کی تعداد سات ہے اور کوئی نہیں تھا''...... ایکسٹو نے جواب دیا۔

''ان سات افراد کے روپ میں بھی تو کوئی ہائی جیکر شامل ہو سکتا ہے۔ میرا مطلب میک اپ سے ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میرے خیال میں ایکریمین حکام نے سچ کہا تھا۔ طیارہ ہائی جیک کرنے کا کوئی خطرہ دکھائی نہیں دیتا۔ اب طیاروں میں

ایسے آلات لگائے جا چکے ہیں کہ جیسے ہی طیارے میں ہائی جیکروں کے ہونے کا علم ہوتا ہے طیارے میں موجود پائلٹ سمیت عام مسافر بھی سیٹوں کے نیچے لگے ہوئے بٹن پریس کر کے کنٹرول ٹاور کو یہ کاشن دے سکتے ہیں کہ ان کا طیارہ ہائی جیک ہو گیا ہے اور طیارے میں ہائی جیکر موجود ہیں''...... ایکسٹو نے کہا۔

''تو پھر طیارے سے رابطہ کیوں ختم ہوا تھا اور وہ اپنے روٹ سے ہٹ کر خود بخود افریقہ کیوں چلا گیا تھا''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''اسی بات کا تو پتہ چلانا ہے۔ ایکریمین حکام کے مطابق انہوں نے سیٹلائٹ راڈار پر طیارے کو آخری لمحوں میں جنگلوں کے عین اوپر پرواز کرتے دیکھا تھا۔ جیسے ہی وہ جنگلوں پر پہنچا اسی لمحے ان کے راڈار سے طیارہ غائب ہو گیا۔ ایسا صرف اسی ہی صورت میں ممکن ہے جب طیارہ ہوا میں ہی بلاسٹ ہو جائے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''تو آپ کہنا چاہتے ہیں کہ طیارہ جیسے ہی افریقہ کے جنگلوں کے اوپر پہنچا اسی وقت بلاسٹ ہو گیا تھا''...... عمران نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں ایکریمی رپورٹ بتا رہا ہوں۔ طیارے کو کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ہمیں اپنے سائنس دانوں سے غرض ہے۔ ان میں سر داور جیسے انتہائی ذہین اور دو اور سائنس دان موجود ہیں جو پاکیشیا کا

اثاثہ ہیں۔

اگر خدانخواستہ انہیں کچھ ہو گیا تو پاکیشیا کا مستقبل سائنسی میدان میں تاریکی میں چلا جائے گا۔ اس لئے پاکیشیا کے اعلیٰ حکام نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ اس سلسلے میں جلد سے جلد میں اپنے طور پر کام کروں اور معلوم کروں کہ طیارہ آخر خود بخود افریقہ کیوں گیا تھا اور کس حال میں ہے اور ہمارے سائنس دان کس حال میں ہیں۔ اگر وہ زندہ ہیں تو انہیں جلد سے جلد واپس پاکیشیا لایا جائے۔ میں تمہیں اسی سلسلے میں کب سے کال کر رہا تھا لیکن تم اپنی مرضی کے مالک بنے ہوئے ہو۔ پاکیشیا اس وقت ایک انتہائی ہولناک سانحے سے دوچار ہے جس کا کوئی مداوا بھی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے تم سب کچھ چھوڑو اور فوراً ممبران کو لے کر دانش منزل کے میٹنگ روم میں پہنچ جاؤ۔ میں تمہیں جلد سے جلد افریقہ روانہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ تم اپنے طور پر اس طیارے کو تلاش کر سکو۔ ممکن ہے کہ طیارہ جنگلوں میں گر کر تباہ نہ ہوا ہو اور پائلٹ نے کوئی صاف جگہ دیکھ کر کریش لینڈنگ کی ہو۔ ایسی صورت میں طیارے میں موجود تمام سائنس دان محفوظ ہو سکتے ہیں جس کی میں امید بھی کر رہا ہوں۔ اس لئے تم سب کا افریقہ اور شالی جنگلوں میں جانا بے حد ضروری ہے تاکہ وہاں سے سرداور اور ان کے ساتھیوں کو بحفاظت واپس اپنے ملک میں لایا جا سکے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف۔ میں سمجھ گیا۔ آپ بس مجھے ایک گھنٹہ دے دیں۔

میں اگلے ایک گھنٹے تک سب ممبران کے ساتھ میٹنگ روم میں پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

''کیوں۔ ایک گھنٹہ کیوں۔ تم رانا ہاؤس میں موجود ہو اور یہاں جولیا، کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر بھی موجود ہیں۔ ان سب کو لے کر تم ابھی آ جاؤ۔ باقی ممبران کو میں خود کال کر کے بلا لیتا ہوں''۔ ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں یہاں ایک بے حد اہم کام کی وجہ سے رکا ہوا ہوں۔ بس آپ مجھے صرف ایک گھنٹہ دے دیں۔ صرف ایک گھنٹہ۔ اس سے زیادہ میں آپ سے ایک منٹ بھی نہیں مانگوں گا''۔ عمران نے جیسے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ ایک گھنٹے کا مطلب۔ ایک گھنٹہ ہوتا ہے اور مجھے امید ہے کہ مجھے دوبارہ تمہیں کال کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی''۔ ایکسٹو نے کہا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے جیسے ایکسٹو نے اس کی بات مان کر اس کی نسلوں پر احسان کر دیا ہو۔

''آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں آپ سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ ایک گھنٹے سے زیادہ میں ایک منٹ بھی نہیں لوں گا۔ میں سب کو لے کر وہاں پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''اوکے اور جولیا نے اپنا سیل فون کیوں آف کر رکھا ہے۔ میں کب سے اس سے بھی رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن تمہاری

طرح اس کا بھی سیل فون آف ہے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''اس کا جواب بھی میں آپ کو میٹنگ روم میں آ کر دوں گا چیف''...... عمران نے کہا۔

''اوکے''...... ایکسٹو نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رابطہ ختم ہوتے ہی عمران نے ایک طویل سانس لیا اور سیل فون کان سے ہٹا لیا۔

''بڑی عجیب سی بات ہے طیارے کو ہائی جیک بھی نہیں کیا گیا ہے پھر وہ اپنے روٹ سے ہٹ کر افریقہ کی طرف کیوں مڑ گیا تھا''...... صفدر نے عمران کو سیل فون آف کرتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ چیف نے کہا ہے کہ طیارے کو ہائی جیک نہیں کیا گیا ہے لیکن جہاں تک میرا خیال ہے طیارہ ہائی جیک ہی ہوا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن کیسے۔ چیف نے بتایا تو ہے کہ اس طیارے میں ہائی جیکروں کے بارے میں کاشن دینے والے بٹن لگے ہوئے ہیں جنہیں کوئی ایک مسافر بھی پریس کر دے تو کنٹرول ٹاور میں فوراً کاشن آ جاتا ہے کہ طیارہ ہائی جیک ہوا ہے اور طیارے میں ہائی جیکر موجود ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''جدید دور ہے مس جولیانا فٹز واٹر۔ اب یہ ضروری نہیں ہے کہ طیاروں میں ہائی جیکر ہی داخل ہوں اور وہ طیارہ ہائی جیک کریں۔

اب طیاروں کو ہائی جیک کرنے کے لئے سیٹلائٹ سسٹم سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ سیٹلائٹ سسٹم سے طیاروں کو کنٹرول کر لیا جاتا ہے اور پھر طیارے کو آٹو کنٹرول کے ذریعے کسی بھی طرف آسانی سے موڑ کر لے جایا جا سکتا ہے۔ اس ہائی جیکنگ کو کنٹرولڈ ہائی جیکنگ کہا جاتا ہے۔ ایکریمیا نے کنٹرولڈ ہائی جیکنگ سے اپنے طیاروں کو بچانے کا بھی خاطر خواہ بندوبست کر رکھا ہے لیکن جس طرح سے ہیکرز ایک کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر تک آسانی سے رسائی حاصل کر لیتا ہے اسی طرح جرائم پیشہ افراد جن کا تعلق خاص طور پر انٹرنیشنل کرائم یونٹس سے ہو وہ سیٹلائٹس سسٹم اور طیاروں میں لگے ہوئے سسٹمز کو بھی کنٹرول کر لیتے ہیں۔ چیف نے جس طرح طیارے کے اچانک اپنے روٹ سے ہٹ کر افریقہ کی طرف جانے کا بتایا ہے اس سے مجھے تو یہی اندازہ ہو رہا ہے کہ اس طیارے کو کنٹرول سسٹم سے ہی ہائی جیک کیا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر کسی نے کنٹرولڈ سسٹم سے ہی طیارے کو ہائی جیک کرنا تھا تو وہ اسے افریقہ کیوں لے گئے تھے وہ بھی شمالی جنگلوں کی طرف جہاں طیارہ لینڈ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا''...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ان جنگلوں میں ایسی بہت سی صاف ستھری اور مسطح جگہیں موجود ہیں جہاں کسی بھی طیارے کی کریش لینڈنگ کی جا سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''نو باس۔ اس طیارے کو کسی کنٹرولڈ سسٹم سے ہائی جیک نہیں کیا گیا ہے''...... اچانک جوزف نے کہا جسے اس دوران ہوش آ گیا تھا اور وہ خاموشی سے عمران اور جولیا کی باتیں سن رہا تھا تو اس کی آواز سن کر وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''ہوش آ گیا تمہیں۔ گڈ شو۔ اب تمہاری طبیعت کیسی ہے''۔ اسے ہوش میں دیکھ کر عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ٹھیک ہوں باس۔ میرے ذہن پر شدید دباؤ تھا جس کی وجہ سے میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ گیا تھا''...... جوزف نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ لاہوشا کی روح کو بلا کر بات کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ یہ تمہارا ہی حوصلہ ہے جو تم نے اسے بلا بھی لیا تھا اور اس سے بات بھی کر لی تھی''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ لاہوشا کی روح بہت غصے میں تھی۔ وہ ایسی گنجان جگہوں پر نہیں آتی۔ اسے بلانے کے لئے جنگلوں یا ویرانوں میں جانا پڑتا ہے لیکن بہرحال میں نے اسے مقدس مالا اور مقدس حصار کی وجہ سے یہیں بلا لیا تھا۔ اس کے غصے میں ہونے کے باوجود میں نے اس سے بات کر لی ہے''...... جوزف نے کہا۔

''کیا بتایا ہے اس نے اور ہاں یہ ابھی تم نے کیا کہا ہے کہ طیارے کو کنٹرولڈ ہائی جیک نہیں کیا گیا ہے''...... عمران نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''طیارے کو بھوپت نے کنٹرول کیا تھا باس۔ وہی سر داور اور ان کے ساتھیوں کو افریقہ کے جنگلوں میں لے گیا ہے تاکہ تم انہیں بچانے کے لئے افریقہ کے جنگلوں میں پہنچو اور وہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا شکار کر سکے''...... جوزف نے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی حیرت سے جوزف کی طرف دیکھنے لگے۔

''یہ وہی بھوپت ہے نا جس نے جولیا کو کمرے میں کلہاڑے سے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی''...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''یس باس۔ میں نے لاہوشا کی روح سے ہر بات معلوم کر لی ہے۔ اس نے مجھے کٹانگا دیوی کے ساتھ ساتھ بھوپت کی اصلیت بھی بتا دی ہے اور اس نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ بھوپت کا تعلق افریقہ کے ایک شیطان قبیلے شگارا کے پجاری شگارا سے ہے۔ شگارا قبیلے کا ایک بڑا سردار ہے جس کا نام شگارا ہی ہے۔ وہ بھی پروفیسر رونالڈ کی طرح کٹانگا دیوی کو تسخیر کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے اس نے پاتال سے خاص طور پر بھوپت کو بلایا تھا۔ جس نے شگارا کو بتایا تھا کہ وہ اس وقت تک کٹانگا دیوی کو تسخیر نہیں کر سکتا جب تک کہ مس جولیا اور وہ تمام افراد ہلاک نہیں ہو جاتے جنہوں نے کٹانگا دیوی کو اس کے مدفن میں فنا کرنے کی کوشش کی تھی''...... جوزف نے کہا اور پھر وہ انہیں بھوپت اور پجاری شگارا کے درمیان ہونے

والے تمام باتوں کی تفصیل بتاتا چلا گیا۔

''بھوپت، پجاری شگارا کے کہنے پر ہی مس جولیا کو ہلاک کرنے کے لئے یہاں آیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ مس جولیا کو ہلاک کرتا ہم دونوں یہاں پہنچ گئے تھے اور ہمیں دیکھ کر بھوپت چیختا ہوا یہاں سے بھاگ گیا تھا۔ بھوپت نے آپ کے سر پر روشنی دیکھی تھی۔ ایسی ہی روشنی آپ کے ساتھیوں کے ساتھ بھی ہے جس کی وجہ سے وہ آپ میں سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا اس لئے اس کے پاس بھاگ جانے کے سوا دوسرا کوئی آپشن نہیں تھا۔ اس بات کی خبر جب بھوپت نے پجاری شگارا کو دی تو شگارا نے بھی اپنی طاقتوں سے آپ اور آپ کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن چونکہ آپ سب پاکیزگی کے حصار میں ہو اس لئے وہ بھی آپ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکا تھا۔ شگارا کو اس بات کا بھی علم ہو گیا ہے کہ جب تک آپ پاکیشیا میں ہو نہ وہ آپ کا کچھ بگاڑ سکتا ہے اور نہ بھوپت اس لئے اس نے آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا شکار افریقہ کے جنگلوں میں کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ وہ آپ کا شکار کیسے کرے گا اس کے بارے میں مجھے لاہوشا کی روح نے کچھ نہیں بتایا ہے البتہ اس نے مجھے یہ ضرور بتا دیا ہے کہ پجاری شگارا کو اپنی شیطانی طاقتوں سے اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ پاکیشیا کے چند نامور سائنس دان جو پاکیشیا کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں

ایکریمیا سے ایک طیارے میں پاکیشیا جا رہے ہیں۔ اس نے سوچا کہ اگر وہ سائنس دان افریقہ کے جنگلوں میں پہنچ جائیں تو آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر ان کی تلاش میں وہاں ضرور آئیں گے اور جیسے ہی آپ افریقہ کے جنگلوں میں داخل ہوں گے پجاری شگارا اور بھوپت موت بن کر آپ سب پر جھپٹ پڑے گا''...... جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ تو وہ طیارہ شیطانی طریقے سے ہائی جیک کیا گیا ہے''...... عمران نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ یہ کام بھوپت کا ہی ہے۔ اسی نے طیارے کا رخ افریقہ کی طرف موڑا تھا''...... جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

''تو کیا اب وہ طیارہ افریقہ کے جنگلوں میں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ طیارے کو حیرت انگیز طور پر کریش لینڈنگ کرائی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے طیارے میں موجود کسی بھی سائنس دان کو کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔ وہ سب زندہ ہیں اور طیارے کا عملہ بھی محفوظ ہے لیکن''...... جوزف کہتے کہتے رک گیا۔

''لیکن۔ لیکن کیا''...... عمران نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔ یہ سن کر اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی تھی کہ طیارے میں موجود سرداور سمیت سب محفوظ تھے۔

"سر داور اور طیارے کے تمام افراد کو شگارا قبیلے والے اپنے ساتھ لے گئے ہیں اور اب وہ سب شگارا قبیلے کی قید میں ہیں"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ واقعی بری خبر ہے۔ شگارا قبیلہ شیطان کا پجاری ہے وہ نجانے ان سب کے ساتھ کیا سلوک کریں"...... عمران نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ ان سب کو اس وقت تک کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے جب تک آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر افریقہ کے جنگلوں میں نہیں پہنچ جاتے۔ وہ آپ کو ان تمام افراد کی وجہ سے ہی مجبور کر رہے ہیں تاکہ آپ ہر صورت میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ افریقہ کے جنگلوں میں آئیں اور وہ آپ کے ساتھ موت کا کھیل کھیل سکیں"...... جوزف نے کہا۔

"ہونہہ۔ میں ان کے اس شیطانی کھیل کی دھجیاں اُڑا دوں گا"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"لاہوشا کی روح نے مجھے کٹانگا دیوی کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ بھی اس وقت تک آپ میں سے کسی کے سامنے نہیں آئے گی جب تک کہ وہ مس جولیا کے جسم میں نہیں سما جاتی اور مس جولیا کے جسم میں سمانے کے لئے ایک تو اسے مس جولیا کی اجازت کی ضرورت ہے اور دوسرا یہ کہ مس جولیا کے جسم پر کوئی زخم نہ ہو۔ مس جولیا نے عقلمندی کی تھی کہ کٹانگا دیوی کے سامنے ہی اپنے ایک

ہاتھ کو دانتوں سے کاٹ لیا تھا۔ اب جب تک مس جولیا کے ہاتھ کا زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا وہ مس جولیا کے سامنے بھی نہیں آئے گی۔ لیکن باس جیسے ہی مس جولیا ٹھیک ہوں گی۔ کٹانگا دیوی ایک بار پھر ان کے سامنے آئے گی اور وہ مس جولیا کو شدید ترین اذیتوں میں مبتلا کر دے گی۔ وہ انہیں جسمانی نقصان تو نہیں پہنچائے گی لیکن وہ انہیں اس قدر ذہنی تکلیف پہنچا سکتی ہے کہ واقعی مس جولیا تنگ آ کر اس کی بات مان لیں گی اور مس جولیا کے منہ سے ایک بار یہ نکلنے کی دیر ہے کہ وہ کٹانگا دیوی کو اپنا جسم دینے کے لئے تیار ہے۔ کٹانگا دیوی اسی وقت انہیں ہلاک کر کے ان کے جسم میں گھس جائے گی"...... جوزف نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ شیطان بھی ہاتھ دھو کر ہمارے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ ہر بار ہمیں نئی سے نئی مصیبتوں میں مبتلا کرنے کے لئے آ جاتے ہیں"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا کیا جا سکتا ہے۔ شیطان کا یہ کھیل ہم جیسوں کے لئے ازل سے چلا آ رہا ہے۔ ہم اسے مکمل طور پر ختم تو نہیں کر سکتے لیکن یہ بھی ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ ہمارا جتنی بار بھی شیطانی طاقتوں سے واسطہ پڑا ہے جیت ہماری ہی ہوئی ہے اور شیطانی طاقتوں کو ہمیشہ منہ کی ہی کھانی پڑی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"کیا لاہوشا کی روح نے کٹانگا دیوی سے جان چھڑانے یا

اسے فنا کرنے کا کوئی طریقہ نہیں بتایا''...... صفدر نے پوچھا۔

''کٹانگا دیوی سے اس وقت تک ہماری جان نہیں چھوٹ سکتی جب تک وہ فنا نہیں ہو جاتی اور کٹانگا دیوی کو فنا کرنے کا اب ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم افریقہ کے جنگلوں میں جا کر گبوٹا کو تلاش کریں۔ اگر گبوٹا ہمیں مل جائے تو ہم اس بار آسانی سے کٹانگا دیوی کو فنا کر سکتے ہیں اور اس کے موت کے سائے سے بچ سکتے ہیں''...... جوزف نے کہا۔

''گبوٹا۔ اب یہ گبوٹا کس چڑیا کا نام ہے''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا جیسے اس کے لئے یہ قطعی نیا نام ہو۔

''گبوٹا کسی چڑیا کا نہیں۔ ایک ایسے درخت کا نام ہے جس کی شاخیں ہزاروں فٹ تک پھیلی ہوتی ہیں اور اس کی جڑوں کا پھیلاؤ بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس درخت سے کسی بھی بدروح، شیطانی ذریت حتیٰ کہ اگر مہا شیطان بھی ہو تو اسے اس درخت کی شاخوں کا ایک پنجرہ بنا کر اس میں قید کیا جا سکتا ہے۔ گبوٹا کی شاخوں سے بنے ہوئے اس پنجرے سے نہ تو کوئی بدروح آزاد ہو سکتی ہے نہ شیطانی ذریت اور نہ شیطان اور اگر اس پنجرے کو آگ لگا دی جائے تو شیطانی ذریت اور بدروحیں اسی کے ساتھ جل کر راکھ بن جاتی ہیں۔ ہم اگر اس درخت کو تلاش کر کے اس کی جڑیں کاٹ کر ایک پنجرہ بنا لیں تو ہم اس پنجرے میں کٹانگا دیوی کو قید کر سکتے ہیں۔ کٹانگا دیوی جیسے ہی اس پنجرے میں قید ہو گی ہم اس پنجرے

کو آگ لگا دیں گے۔ کٹانگا دیوی لاکھ کوشش کرے مگر وہ خود کو اس پنجرے سے آزاد نہیں کرا سکے گی اور وہ پنجرے سمیت ہی جل کر راکھ ہو جائے گی۔ اس طرح وہ فنا بھی ہو جائے گی اور اس نے مس جولیا کے جس سائے پر قبضہ کر رکھا ہے وہ بھی مس جولیا کو واپس مل جائے گا۔ لیکن یہ درخت پورے افریقہ کے جنگلوں میں ایک ہی ہے اور اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ درخت ہر سال اماوس کی رات کو ان جنگلوں میں پیدا ہوتا ہے اور چند ماہ بعد ہی اس کی شاخیں اور جڑیں تک خود بخود جل کر راکھ ہو جاتی ہیں''...... جوزف نے کہا۔

''حیرت ہے۔ اگر جنگل میں ایسا درخت سال میں ایک بار پیدا ہوتا ہے اور چند ماہ بعد ہی وہ شاخوں سمیت جل کر راکھ بن جاتا ہے تو ہم اسے جنگلوں میں کہاں تلاش کریں گے اور اگر ایسا کوئی درخت آج کل وہاں نہ ہوا تو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ایسے انوکھے درخت کے بارے میں سن کر عمران اور باقی سب کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''لاہوشا کے کہنے کے مطابق آج کل افریقہ کے جنگلوں کے ایک حصے میں ایک گبوٹا اگا ہوا ہے جو تین ماہ کا ہے اور اس کی شاخیں اور جڑیں سینکڑوں فٹ تک پھیلی ہوئی ہیں۔ ہمارے پاس چند ہفتے باقی ہیں۔ اگر ہم ان چند ہفتوں میں گبوٹا کو تلاش کر لیں تو ہم کٹانگا دیوی کو بھی فنا کر سکتے ہیں اور بھوپت جیسی رذیل شیطانی

طاقت کو بھی۔ اس کے لئے ہمیں جلد سے جلد افریقہ کے گھنے جنگلوں میں پہنچنا ہو گا کیونکہ اگلے چند ہفتوں میں گبوٹا سکڑنا شروع ہو جائے گا اور پھر اس کی شاخیں اور جڑیں خود بخود جل کر راکھ بن جائیں گی اور اگر ایسا ہو گیا تو پھر ہم کٹانگا دیوی کو کسی بھی صورت میں فنا نہیں کر سکیں گے اور وہ مس جولیا کے جسم پر قبضہ کر کے ہم سب کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گی"۔ جوزف نے کہا تو ان سب کے چہروں پر حیرت کے ساتھ قدرے خوف کے سائے لہرانا شروع ہو گئے کیونکہ جوزف انہیں انتہائی دل ہلا دینے والی باتیں بتا رہا تھا۔

"حیرت ہے شیطانوں کو فنا کرنے کے نجانے کون کون سے طریقے بھی قدرت نے ساتھ ساتھ پیدا کئے ہیں"...... تنویر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"اس درخت سے میرا مطلب ہے گبوٹا کی نشانی کیا ہے جس سے ہم اسے پہچان سکیں"...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"ایک تو اس درخت کی ہزاروں شاخیں ہوتی ہیں اور دور دور تک اس کی جڑیں پھیلی ہوتی ہیں۔ دوسرا یہ کہ ان پر پتے نہیں ہوتے۔ درخت ٹنڈ منڈ ہوتا ہے البتہ اس درخت کی شاخوں کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ لاہوشا کی روح نے بتایا تھا کہ اس کے زمانے میں جب کالے شیطان کی کالی ذریتوں نے اودھم مچا رکھا تھا

تو اس وقت لاہوشا اور اس جیسے عظیم وچ ڈاکٹروں نے جنگل میں یہ درخت لگایا تھا۔ وہ اس درخت کی شاخوں کو توڑ کر ہنٹر بنا لیتے تھے اور پھر جو شیطانی ذریت انہیں تنگ کرتی تھی یا انہیں نقصان پہنچانے کے لئے ان کے سامنے آتی تھی تو وہ گبوٹا کے درخت کی شاخ سے اسے ہنٹروں کی طرح مار مار کر وہاں سے بھگا دیتے تھے اور جو ذریت ان کے قابو میں آ جاتی تھی وہ اس درخت کی نرم شاخوں سے اس ذریت کو رسیوں کی طرح باندھ دیتے تھے اور اسے آگ میں جلا کر فنا کر دیتے تھے"...... جوزف نے کہا۔

"کیا وچ ڈاکٹر لاہوشا کی روح نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ گبوٹا افریقہ کے جنگلوں کے کس حصے میں موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے بار بار پوچھا تھا لیکن عظیم وچ ڈاکٹر لاہوشا کی روح نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ گبوٹا جنگلوں کے کس حصے میں ہے۔ لیکن اس نے مجھے ایک ٹپ ضرور دی تھی"...... جوزف نے جواب دیا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کیسی ٹپ"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"عظیم وچ ڈاکٹر لاہوشا کی روح نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر ہم گبوٹا کی تلاش کا کام افریقہ کے شمال مغربی حصے سے کریں گے تو ہمارے لئے بہتر ہو گا اور ہم گبوٹا تک پہنچ جائیں گے لیکن ساتھ ہی

اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اس راستے میں ہمیں کئی مصیبتوں کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ جنگل کے اس حصے میں ہمارا خطرناک درندوں سے بھی سامنا ہو سکتا ہے۔ اس جنگل میں زہریلے سانپ بھی کثرت سے ہیں اور دوسرے ایسے بہت سے جانور بھی وہاں موجود ہیں جو گوشت خور ہیں اور انہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہوتا کہ انہیں ملنے والا گوشت کسی جانور کا ہے یا انسان کا''۔ جوزف نے کہا

''تو پھر ہم ایسا کریں گے کہ ہم افریقہ کی کسی پرائیویٹ کمپنی سے ہیلی کاپٹر لے لیں گے اور جنگلوں کا اوپر سے سروے کریں گے۔ نیچی پرواز کرنے سے ہمیں اس درخت کا آسانی سے پتہ چل جائے گا اس طرح ہم جنگلی آفات کی زد میں آنے سے بھی بچ جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ ہم ہیلی کاپٹروں سے اس درخت کو نہیں ڈھونڈ سکیں گے''...... جوزف نے انکار میں سر ہلا کر کہا۔

''کیوں''...... کیپٹن شکیل نے حیرت سے پوچھا۔

''گبوٹا درخت جنگلوں کی صرف ایسی جگہ پر پیدا ہوتا ہے جہاں ہر طرف تاریکی ہو اور جنگلوں میں تاریکی جنگل کے گھنے حصے میں ہوتی ہے جہاں درختوں کی کثرت ہو اور اوپر سے درختوں کی شاخیں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوں''...... جوزف نے جواب دیا تو وہ سب ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گئے۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس انوکھے درخت کی تلاش کے

لئے ہمیں ان جنگلوں کی خاک چھاننی پڑے گی''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس کے سوا دوسرا کوئی چارہ نہیں ہے۔ کٹانگا دیوی سے اگر ہمیں اپنی جان بچانی ہے اور اسے نئی زندگی حاصل کرنے سے روکنا ہے تو پھر ہمیں ہر حال میں جنگلوں میں جا کر گبوٹا کو تلاش کرنا پڑے گا''۔ جوزف نے کہا۔

''جب ہم جنگلوں میں گبوٹا کو تلاش کرنے جائیں گے تو کیا کٹانگا دیوی ہمارے راستے میں حائل نہیں ہو گی اور شگارا جس کے ساتھ رذیل شیطانی ذریت بھوپت ہے کیا وہ ہمیں آسانی سے گبوٹا تک پہنچنے دیں گے''...... عمران نے پوچھا۔

''لیں باس۔ کٹانگا دیوی، شگارا اور اس کی شیطانی طاقت بھوپت قدم قدم پر ہمارا راستہ روکنے کی کوشش کریں گے۔ وہ ہمارے سامنے سنگی دیواریں کھڑی کر دیں گے لیکن ہمیں ہر حال میں ان دیواروں کو توڑنا ہو گا۔ ان دیواروں کو توڑے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے کٹانگا دیوی، شگارا اور بھوپت کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے''...... جوزف نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر تمہیں یہ سب کچھ اتنا ہی آسان لگتا ہے تو پھر تم افریقہ کے جنگلوں میں اکیلے کیوں نہیں چلے جاتے۔ تم وہاں جا کر گبوٹا

نامی درخت کو تلاش کرو اور کٹانگا دیوی کو فنا کر دو“...... صفدر نے جوزف کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میرے وہاں اکیلے جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہم سب مل کر جب گبوٹا کو ڈھونڈیں گے تو ہمیں اس کی شاخیں توڑ کر ایک ساتھ بڑا سا پنجرہ بنانا ہوگا پھر اس پنجرے میں کٹانگا دیوی کو لانے کے لئے ہمیں مس جولیا کی بھی ضرورت پڑے گی۔ مس جولیا کے ذریعے ہی ہم کٹانگا دیوی کو ٹریپ کر سکتے ہیں ورنہ وہ اس پنجرے میں کبھی داخل نہیں ہوگی“...... جوزف نے کہا۔

”جولیا کا ٹریپ۔ کیا مطلب“...... تنویر نے چونک کر کہا تو جوزف انہیں بتانے لگا کہ کٹانگا دیوی کو پنجرے میں لانے کے لئے انہیں جولیا کو ٹریپ کے طور پر کیسے استعمال کرنا ہے۔

”اوہ۔ یہ تو بے حد خطرناک ہے۔ اگر مس جولیا سے ذرا بھی چوک ہوگئی تو کٹانگا دیوی انہیں ہلاک کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائے گی“...... کیپٹن شکیل نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

”مس جولیا اگر ذہانت اور پھرتی کا مظاہرہ کریں گی تو کٹانگا دیوی انہیں چھو بھی نہیں سکے گی۔ بس اس کے ایک بار گبوٹا کے پنجرے میں آنے کی دیر ہے پھر میں اسے فنا کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگاؤں گا“...... جوزف نے کہا۔

”کیوں عمران صاحب۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے“...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا جو خاموشی سے

ان کی باتیں سن رہا تھا۔

”اس طرح ہم یہاں بیٹھے باتیں کرتے رہے تو پھر نہ میری رائے کسی کام آئے گی اور نہ ہم ان شیطانی ذریات کو ان کے انجام تک پہنچا سکیں گے۔ ویسے بھی ہم ان شیطانی ذریات سے نپٹیں یا نہ نپٹیں افریقہ کے جنگلوں میں ہم جانے کے لئے مجبور ہیں۔ ہمیں وہاں جانا ہی پڑے گا“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ جوزف نے بتایا ہے کہ شگارا کی شیطانی طاقت نے ایکریمیا کا جو طیارہ افریقہ کے جنگلوں میں کریش لینڈنگ کرایا ہے اس میں سرداور کے ساتھ ہمارے تین نامور سائنس دان موجود ہیں جو شگارا قبیلے کی قید میں ہیں۔ اپنے سائنس دانوں کو وہاں سے واپس لانے کے لئے ہمیں وہاں جانا ہی پڑے گا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ میرا خیال ہے کہ عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں ہمیں اس طرح یہاں رک کر باتوں میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے جب ہمارا افریقہ کے جنگلوں میں جانا طے ہو چکا ہے تو پھر ہمیں فوراً اس طرف روانہ ہو جانا چاہئے۔ جنگلوں میں شگارا قبیلے کو تلاش کرنا اور گبوٹا نامی درخت کی تلاش میں ہمیں نجانے کتنا وقت لگ جائے۔ اگر ہم یہاں رکے رہے تو کٹانگا دیوی کو ہم پر حملہ کرنے کا کوئی نہ کوئی موقع ضرور مل جائے گا جو ہمارے لئے اچھا نہیں ہوگا“...... صفدر نے کہا۔

''اوکے۔ میں تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''میں بھی''...... تنویر نے فوراً کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی عمران کے ساتھ چلنے کی حامی بھر لی۔

''تم تو ویسے ہی ہمارے ساتھ چلو گے۔ جوانا تم کیا کہتے ہو چلو گے ہمارے ساتھ''...... عمران نے پہلے جوزف سے اور پھر جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس ماسٹر کیوں نہیں۔ تم کہو تو میں تمہارے ساتھ قبر میں بھی جانے کے لئے تیار ہوں''...... جوانا نے فوراً کہا۔

''قبر میں۔ ارے باپ رے تو تم وہاں بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑو گے''...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو وہ سب ہنس پڑے جبکہ جوانا نے دانت نکال دیئے۔

''ٹھیک ہے۔ میں چیف سے بات کرتا ہوں۔ تم سب یہیں رہو۔ چیف جیسے ہی ہمارے لئے افریقہ روانگی کا بندوبست کرے گا ہم ایک ساتھ یہاں سے افریقہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران انہیں ایک بار پھر باوضو رہنے اور آیات مقدسہ کا ورد کرنے کی تلقین کرتا ہوا بلیک زیرو سے ملنے کے لئے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

''کیا اس بار ہمارا افریقہ کا یہ سفر آسان ثابت ہو گا''...... عمران

کے جاتے ہی جولیا نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نو مس جولیا۔ ہمارے راستے میں بہت سی مشکلیں آ سکتی ہیں۔ اس بار کٹانگا دیوی خود ہمارے مقابلے پر ہے۔ ہم جیسے ہی افریقہ کے جنگلوں میں پہنچیں گے اسے فوراً معلوم ہو جائے گا کہ ہم وہاں کیا کرنے آئے ہیں۔ وہ ہمیں گبوٹا تک پہنچنے سے روکنے کے لئے ہم پر خوفناک حملے کرنا شروع کر دے گی اور ہمارے راستے میں ایسی ایسی مصیبتوں کے جال پھیلا دے گی جن سے بچنے کے لئے ہمیں نجانے کیا کرنا پڑے''...... جوزف نے کہا۔

''کیا ہمیں شگارا قبیلے سے بھی لڑنا ہو گا''...... صفدر نے پوچھا۔

''ظاہر ہے۔ شگارا قبیلہ افریقہ کے جنگلوں کا لڑاکا ترین قبیلہ ہے جس کے وحشی موت کے شکاریوں کے نام سے مشہور ہیں۔ ان سب کا خاتمہ کئے بغیر ہم سر داور اور دوسرے سائنس دانوں کو وہاں سے نہیں نکال سکیں گے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''اچھا جوزف۔ تم نے کٹانگا دیوی کو فنا کرنے کے طریقے سے تو ہمیں آگاہ کر دیا ہے لیکن تم نے یہ بھی تو بتایا ہے کہ کٹانگا دیوی سے زیادہ ہمارا دشمن بھوپت ہے۔ اگر جنگلوں میں اس نے ہم پر حملہ کیا تو ہم اس سے اپنا بچاؤ کیسے کریں گے اور اسے فنا کرنے کا کون سا طریقہ ہے تمہارے پاس''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا اور باقی سب بھی جوزف کی جانب استفہامیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔

''بھوپت کو فنا کرنے کے لئے مجھے یا آپ میں سے کسی ایک کو اس کے ساتھ دست بدست لڑنا پڑے گا۔ اس لڑائی کے دوران بھوپت کی دونوں آنکھیں بغیر کسی ہتھیار کے نکال دی جائیں تو وہ فوراً فنا ہو جائے گا لیکن اس کی آنکھیں نکالنے سے پہلے اس کے دونوں بازو اور دونوں ٹانگیں توڑنی پڑیں گی۔ جب وہ اپاہج ہو کر گر جائے گا تو اس کی آنکھوں میں انگلیاں مار کر اس کی آنکھیں باہر نکالی جا سکتی ہیں''...... جوزف نے کہا۔

''حیرت ہے۔ کیا شیطانی ذریات سے بھی دست بدست لڑا جا سکتا ہے''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ بھوپت خود کو طاقت کا پہاڑ سمجھتا ہے۔ اگر اسے للکارا جائے تو وہ فوراً لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ فرض کریں کہ اگر میں اسے للکاروں اور اس سے کہوں کہ وہ مجھ سے دست بدست لڑائی کرے اگر وہ مجھے زیر کرنے میں کامیاب ہو جائے تو میں اسے اپنا سارا خون پینے اور گوشت کھانے کی اجازت دے دوں گا تو وہ فوراً مجھ سے فائٹ کرنے پر آمادہ ہو جائے گا''...... جوزف نے کہا تو وہ سب خاموش ہو گئے اور پھر وہ جوزف سے اسی نوعیت کے سوال پوچھتے رہے اور جوزف انہیں ان کے ہر سوال کا تسلی بخش اور مدلل جواب دیتا رہا۔

''وہ آ رہے ہیں شگارا۔ وہ سب کے سب ان جنگلوں میں آ رہے ہیں''...... بھوپت نے بغیر اجازت شگارا کے کیبن میں داخل ہو کر بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کی آواز سن کر شگارا نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔

''تم یہاں۔ بغیر اجازت تم اندر کیوں آئے ہو بھوپت۔ جانتے نہیں میں کس قدر ضروری جاپ کر رہا ہوں''...... شگارا نے بھوپت کی جانب سرخ سرخ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر بھوپت بوکھلا گیا۔

''اوہ اوہ۔ مجھے معاف کر دو شگارا۔ میں فرطِ مسرت کے عالم میں تم سے یہاں آنے کی اجازت لینا بھول گیا تھا۔ مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے واقعی بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔ مجھے اندر آنے سے پہلے تمہیں اپنی آمد سے مطلع کرنا چاہئے تھا''...... بھوپت نے خوف

بھرے لہجے میں کہا۔ شگارا چند لمحے اسے غصیلی نظروں سے گھورتا رہا
پھر اس کے چہرے پر قدرے نرمی آ گئی۔

''آئندہ خیال رکھنا۔ اندر آنے سے پہلے مجھ سے اجازت ضرور
لینا۔ میں جو جاپ کر رہا ہوں اگر اس جاپ میں دوسرا کوئی مداخلت
کرے تو اس پر عذاب نازل ہو سکتا ہے۔ تمہاری قسمت اچھی ہے
کہ تم بچ گئے ہو ورنہ میں اگر مخصوص منتر پڑھ رہا ہوتا اور تم اس
طرح اندر آ جاتے تو تم اسی وقت فنا ہو جاتے''...... شگارا نے کہا تو
بھوپت کے چہرے پر بے پناہ خوف ابھر آیا۔

''ہاں ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ مجھ سے واقعی بہت بڑی بھول ہو
گئی ہے جس کے لئے میں تم سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں۔
میں آئندہ اس طرح کبھی بغیر اجازت اندر نہیں آؤں گا''۔ بھوپت
نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بہرحال۔ اب بتاؤ۔ کون آ رہا ہے۔ کیا بتانے آئے تھے تم
مجھے''...... شگارا نے سر جھٹک کر کہا۔

''وہ لڑکی اور اس کے ساتھی وہ سب یہاں آ رہے ہیں شگارا
جن کی کٹانگا دیوی دشمن بنی ہوئی ہے''...... بھوپت نے ایک بار پھر
جوش میں آتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب۔ کیا وہ یہاں آنے کے لئے پاکیشیا سے نکل چکے
ہیں''...... شگارا نے آنکھیں چمکاتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ افریقہ پہنچ چکے ہیں۔ وہ جنگلوں سے سو کلو میٹر دور

ایک آباد علاقے میں ہیں اور جیپوں کے ذریعے جنگلوں میں آنے
کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ اگلے دو تین گھنٹوں میں وہ جنگلوں میں
داخل ہو جائیں گے''...... بھوپت نے جواب دیا۔

''بہت خوب۔ کیا تم نے انہیں سیاہ کنویں میں پھینکنے کے تمام
انتظامات کر لئے ہیں''...... شگارا نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے سیاہ کنویں کو اندر سے جا کر صاف کر دیا ہے
اور اس کنویں میں دھویں والی سیاہ جھاڑیاں بھی ڈال دی ہیں۔ وہ
سب ان سیاہ جھاڑیوں سے نکلنے والے دھویں کی وجہ سے کسی بھی
صورت میں ہوش میں نہیں آئیں گے اور اسی طرح بے ہوشی کے
عالم میں ہی ہلاک ہو جائیں گے''...... بھوپت نے جواب دیا۔

''بہت خوب۔ بس تم جیسے ہی انہیں سیاہ کنویں میں ڈالو ان کے
لئے کنویں سے نکلنے کے تمام راستے بند کر دینا۔ وہ وہاں بے ہوشی
کی حالت میں ہی ہلاک ہو جائیں یہ ہمارے لئے زیادہ اچھا ہو گا۔
میں نے ان کے بارے میں شدگانا دیوتا سے معلومات حاصل کی
ہیں۔ شدگانا دیوتا کا کہنا ہے کہ اگر ہم نے انہیں بے ہوش کر کے
کنویں میں نہ پھینکا یا کنویں میں انہیں کسی طرح سے ہوش آ گیا تو
وہ اس کنویں سے نکلنے کی بھرپور کوشش کریں گے اور اپنی ان بھرپور
کوششوں سے وہ کنویں سے نکلنے میں کامیاب بھی ہو جائیں گے۔
اس لئے تم نے اچھا کیا ہے کہ وہاں دھواں پیدا کرنے والی سیاہ
جھاڑیاں ڈال دی ہیں۔ ان جھاڑیوں سے نکلنے والے دھویں کی وجہ

سے واقعی انہیں کبھی ہوش نہیں آئے گا اور وہ اسی کنویں میں پڑے پڑے ہلاک ہو جائیں گے''...... شگارا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''میں نے کنویں کے اندر موجود تمام راستے بند کر دیئے ہیں۔ کنویں میں ایک ایک دراڑ اور ایک ایک سوراخ کو میں نے اس طرح سے بند کر دیا ہے کہ وہاں سے ان کے سانس بھی باہر نہ نکل سکیں اور میں نے کنویں کا منہ بند کرنے کے لئے وہاں ایک بہت بڑی پہاڑی چٹان بھی پہنچا دی ہے جسے میں تو اٹھا سکتا ہوں لیکن پچاس طاقتور وحشی بھی مل جائیں تو وہ بھی اس چٹان کو نہیں اٹھا سکتے۔ میں ان سب کو کنویں میں پھینک کر فوراً کنویں کا منہ اس چٹان سے بند کر دوں گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کنویں میں قید ہو جائیں گے''...... بھوپت نے جواب دیا۔

''بہت خوب۔ میں نے بھی کاکاری کو بلا کر اس کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ جیسے ہی وہ سب جنگلوں میں پہنچیں تم مجھے آ کر بتا دینا۔ میں اسی وقت کاکاری کو بلا کر ان کا شکار کھیلنے کے لئے بھیج دوں گا۔ وہ ہر وقت غیبی حالت میں ان کے سروں پر مسلط رہے گی اور پھر ان میں سے جو بھی کچھ کھانا پینا شروع کرے گا کاکاری اس کے کھانے پینے کی چیزوں میں انسانی خون کے قطرے ٹپکا دے گی جس کا انہیں پتہ بھی نہیں چلے گا اور وہ فوراً پاکیزگی کے حصار سے نکل آئیں گے اور بے ہوش ہوتے چلے جائیں گے''...... شگارا نے کہا۔

''ٹھیک ہے شگارا۔ میں جا کر ان پر نظر رکھتا ہوں جیسے ہی وہ جنگلوں میں داخل ہوں گے میں تمہیں آ کر ان کے بارے میں بتا دوں گا''...... بھوپت نے کہا تو شگارا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور بھوپت دھواں بن کر وہاں سے تحلیل ہوتا چلا گیا۔

''کاکاری''...... بھوپت کے جاتے ہی شگارا نے دائیں طرف دیکھ کر کاکاری کو آواز دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کے دائیں طرف آگ کا ایک شعلہ سا چمکا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا دوسرے لمحے آگ کے اس شعلے نے ایک عورت کا روپ دھار لیا۔ یہ عورت انتہائی بوڑھی اور بھیانک تھی۔ اس کی کمر جھکی ہوئی تھی اور اس نے سیاہ رنگ کا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا۔ بڑھیا کے سر کے بال سفید تھے جو اس کے پیروں تک لٹکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''کاکاری حاضر ہے آقا۔ حکم''...... بڑھیا نے انتہائی تیز اور چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''کاکاری۔ تمہیں میں نے جس مقصد کے لئے کالی دلدل سے باہر نکالا ہے تمہارا وہ مقصد پورا کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ کیا تم اپنا کام کرنے کے لئے تیار ہو''...... شگارا نے کاکاری کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ میں تیار ہوں''...... کاکاری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بہت خوب۔ تم ان افراد کے پاس غیبی حالت میں جاؤ گی اور ان کے کھانے پینے کی چیزوں میں اس انداز میں انسانی خون شامل کرو گی کہ انہیں اس بات کا احساس ہی نہ ہو کہ وہ جو کھا رہے ہیں یا پی رہے ہیں اس میں انسانی خون ملا ہوا ہے۔ اگر انہیں خون کی مہک مل گئی یا خون کے قطرے دکھائی دے گئے تو وہ ان چیزوں کو ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے''...... شگارا نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو آقا۔ میں کاکاری ہوں اور کاکاری اپنا کام نہایت خوش اسلوبی سے کرنا جانتی ہے۔ تم نے مجھے ان کے کھانے پینے کی چیزوں میں انسانی خون ملانے کا حکم دیا ہے۔ کاکاری چاہے تو ان کے منہ کھول کر زبردستی بھی خون کے قطرے ان کے منہ میں ٹپکا سکتی ہے''...... کاکاری نے کہا۔

''خبردار۔ ایسی کوئی حماقت نہ کرنا۔ جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کرنا۔ میں تمہیں کسی بھی حال میں ان کے سامنے جانے کی اجازت نہیں دوں گا۔ تمہیں بس ان کے کھانے پینے کی ہر چیز میں خون ملانا ہے۔ سمجھی تم''...... شگارا نے کڑک کر کہا تو کاکاری اس کا کڑکدار لہجہ سن کر کانپ کر رہ گئی۔

''جج جج۔ جو حکم آقا۔ کاکاری تمہارے حکم پر عمل کرے گی۔ صرف تمہارے حکم پر''...... کاکاری نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اب جاؤ۔ جیسے ہی بھوپت مجھے ان افراد کے جنگل میں داخل ہونے کی اطلاع دے گا میں تمہیں بلا لوں گا۔ تم فوراً ان کی طرف

روانہ ہو جانا''...... شگارا نے کہا۔

''کاکاری آقا کے حکم پر عمل کرے گی''...... کاکاری نے اسی انداز میں کہا اور شعلہ بن کر وہاں سے غائب ہوتی چلی گئی۔

''ہونہہ۔ ایک بار یہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو جائیں پھر کٹانگا دیوی کو میں آسانی سے اپنے بس میں کر لوں گا۔ کٹانگا دیوی ہر حال میں میری کنیز بنے گی۔ میں اسے اپنے قابو میں کر کے پوری دنیا کا بے تاج بادشاہ بن جاؤں گا۔ یہ ساری دنیا میری ہو گی صرف میری۔ اس دنیا کا بے تاج بادشاہ شگارا ہو گا صرف شگارا''...... شگارا نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی غرور اور تکبر کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔ وہ کچھ دیر خیالوں کی خیالوں میں کٹانگا دیوی کو اپنے سامنے سر جھکائے کھڑا دیکھتا رہا پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور ایک بار پھر اپنا جاپ کرنے میں مصروف ہو گیا جو وہ بھوپت کے آنے سے پہلے کر رہا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ افریقہ کے شمال مغربی کنارے کے شہر اوہائیو میں موجود تھا۔ وہ جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر، جوزف اور جوانا کو اپنے ساتھ لایا تھا۔

دانش منزل میں جا کر عمران نے بلیک زیرو پر ساری صورتحال واضح کر دی تھی۔ بلیک زیرو یہ سن کر حیران رہ گیا تھا کہ سر داور اور ایشیائی سائنس دانوں کا جو طیارہ حیرت انگیز طور پر اپنے روٹ سے ہٹ کر افریقہ کی طرف مڑ گیا تھا اسے افریقہ لے جانے میں شیطانی طاقتوں کا ہاتھ ہے اور طیارہ افریقہ کے جنگلوں میں کریش لینڈنگ کر گیا ہے البتہ یہ بات بلیک زیرو کے لئے خوش آئند تھی کہ سر داور سمیت ایشیا کے تمام سائنس دان اس کریش لینڈنگ کے باوجود صحیح سلامت تھے۔

عمران نے بلیک زیرو کو بتا دیا تھا کہ سر داور اور باقی سب

سائنس دان افریقہ کے شمالی جنگلوں کے ایک خطرناک قبیلے کی قید میں تھے جنہیں وہاں سے نکال کر لانا بے حد ضروری تھا اور یہ کام ظاہر ہے انہیں ہی کرنا تھا اور اس کے لئے ان کا جلد سے جلد افریقہ کے جنگلوں میں جانا بے حد ضروری تھا۔

عمران نے سر سلطان کو بھی فون کر کے اصل صورتحال سے آگاہ کر دینا ضروری سمجھتے ہوئے انہیں ساری باتیں بتا دی تھیں۔ سر سلطان کی حالت بھی بلیک زیرو سے مختلف نہیں ہوئی تھی۔ وہ اس بات پر یقین کرنے کے لئے تیار ہی نہیں تھے کہ طیارے کو شیطانی طاقتیں اپنے روٹ سے ہٹا کر افریقہ لے گئی تھیں اور طیارہ جنگل میں بحفاظت کریش لینڈنگ کر گیا تھا۔ اس کے باوجود سر سلطان نے عمران سے درخواست کی تھی کہ وہ جلد سے جلد کچھ کرے اور افریقہ کے جنگلوں میں قید سر داور اور ان کے ساتھیوں کو وہاں سے نکال لائے۔

عمران کے کہنے پر بلیک زیرو نے ان سب کے لئے ضروری کاغذات تیار کرائے تھے اور پھر وہ سب ایک چارٹرڈ طیارے میں افریقہ روانہ ہو گئے۔ کئی گھنٹوں کی مسافت کے بعد وہ افریقہ کے شمال مغربی کنارے پر موجود شہر اوہائیو پہنچ گئے۔ عمران نے افریقہ کے فارن ایجنٹ ہاشوگا کو بھی ٹرانسمیٹر کال کر کے اوہائیو پہنچنے کا حکم دے دیا تھا اور اس نے ہاشوگا سے کہا تھا کہ وہ اپنے ساتھ دو افراد کو بھی لے کر آئے۔ یہ بات عمران کے لئے تسلی بخش تھی کہ کٹانگا

دیوی نے ابھی ان میں سے کسی کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔ ہاشوگا بھی ابھی صحیح سلامت تھا اور عمران کو امید تھی کہ افریقہ کے شمالی جنگلوں میں موجود اہوگا قبیلہ بھی ابھی کٹانگا دیوی کے شر سے محفوظ ہوگا کیونکہ کٹانگا دیوی سب سے پہلے جولیا کا جسم حاصل کرنا چاہتی تھی۔ جولیا کا جسم حاصل کرنے کے بعد ہی وہ ان سب کو ہلاک کرنا چاہتی تھی۔

عمران نے اوہائیو پہنچ کر ایک ہوٹل میں چند کمرے بک کرا لئے تھے۔ انہیں وہاں ہاشوگا اور اس کے دو ساتھیوں کے پہنچنے کا انتظار تھا جو انہیں جنگلوں میں لے جانے کا انتظام کر سکتے تھے۔ پھر رات کے وقت ہاشوگا اور اس کے دو ساتھی وہاں آ پہنچے جو جنگلوں میں پہلے بھی جا چکے تھے۔ ان میں ایک بوگا گا تھا اور دوسرا اشابوگا تھا۔

وہ سب عمران اور اس کے ساتھیوں سے بڑے پرتپاک انداز میں ملے تھے۔ عمران نے نئی صورتحال سے آگاہ کیا تو وہ یہ سن کر پریشان ہو گیا کہ ابھی کٹانگا دیوی فنا نہیں ہوئی ہے اور اس نے جولیا کے سائے پر قبضہ کر کے موت کے سائے کا روپ دھار لیا ہے اور وہ ان سب کو ہلاک کر دینا چاہتی ہے۔ عمران نے انہیں تسلی دی کہ انہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پچھلی بار اگر کٹانگا دیوی ان کے ہاتھوں فنا ہونے سے بچ گئی تھی تو اس بار اسے ایسا کوئی موقع نہیں ملے گا ان کے ساتھ جوزف دی گریٹ موجود ہے جو ایسی شیطانی ذریات کا سامنا بھی کرنے کی ہمت رکھتا ہے اور

انہیں فنا کرنے کے فن سے بھی بخوبی واقف ہے۔

عمران نے ہاشوگا سے چند مشورے کئے۔ ہاشوگا کے اوہائیو میں بھی خاصے مراسم تھے۔ اس نے عمران کے کہنے پر جنگلوں میں جانے کے لئے تین بڑی جیپیں حاصل کیں اور ضروری سامان کا بھی بندوبست کر دیا۔ چونکہ انہیں جنگل میں خاص طور پر گبوٹا نامی درخت کو تلاش کرنا تھا جس کے لئے انہیں شاید ہزاروں کلومیٹر تک پھیلے ہوئے جنگل کا کونہ کونہ چھاننا پڑ سکتا تھا اس لئے عمران کے کہنے پر ہاشوگا نے ان کے ساتھ جانے کے لئے دس مزید افراد کا بھی بندوبست کرلیا تھا جو جنگلوں میں ان کے لئے خیمے لگانے کے ساتھ ساتھ ان کا سامان اٹھانے اور جنگلی جانوروں سے بچانے کا انتظام کر سکتے تھے۔ ان میں سے بعض سیاہ فام ایسے تھے جو جنگلوں میں جاتے رہتے تھے اور جنگلوں میں جانے کے محفوظ راستوں کا علم بھی رکھتے تھے۔ اگلے دن عمران اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر جنگلوں میں جانے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔

اگلی جیپ میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ہاشوگا بیٹھا ہوا تھا اور اس کی سائیڈ والی سیٹ پر عمران تھا جبکہ عقبی سیٹوں پر جوانا اور باقی ممبران موجود تھے۔ پچھلی دو جیپوں میں بوگا گا اور اشابوگا اور ان کے ساتھ آنے والے دس افراد سوار تھے۔ جیپیں سیاہ رنگ کی تھیں اور نہایت تیزی سے جنگل کی طرف جانے والے راستوں پر دوڑی جا رہی تھیں۔

''ہاشوگا جن افراد کو اپنے ساتھ لایا ہے ان کے بارے میں اس نے کہا ہے کہ وہ ان جنگلوں کے کیڑے ہیں اور جنگلوں کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں تو کیا انہیں بھی اس بات کا علم نہیں ہو گا کہ سیاہ شاخوں والا گبوٹا نامی درخت جنگل کے کس حصے میں موجود ہے''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے ان سے بات کی تھی۔ وہ تو گبوٹا نامی درخت کا نام بھی نہیں جانتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گئی۔ وہ دو گھنٹوں تک جیپوں میں سفر کرتے رہے۔ آخر وہ جنگلوں کی حدود میں داخل ہو گئے۔ ان کے دائیں بائیں درختوں کی بہتات تھی۔ جنگلوں سے دوسرے علاقوں تک جانے کے لئے وہاں پختہ سڑکیں بنی ہوئی تھیں۔

ہاشوگا کو چونکہ جنگل کی طرف جانے والے کئی راستوں کا علم تھا اس وہ جیپ سیدھی سڑک پر لے جا رہا تھا۔ جنگل کے آغاز سے ہی انہیں دائیں بائیں درختوں پر بندر اچھلتے کودتے دکھائی دینا شروع ہو گئے۔ وہاں خرگوش، لومڑیوں اور ایسے ہی چھوٹے موٹے بے شمار جانور بھی دکھائی دے رہے تھے۔ جنگل میں داخل ہوتے ہی انہیں دور سے بڑے جانوروں کی آوازیں بھی سنائی دینا شروع ہو گئی تھیں۔ آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ جنگل کے اس حصے میں پہنچ گئے جہاں ایک بڑی نہر موجود تھی۔ اس نہر کا پاٹ بے حد چوڑا تھا۔ نہر میں پانی کا بہاؤ بے حد تیز تھا۔ نہر پر دوسری طرف جانے

کے لئے ایک پل بنا ہوا تھا جو انتہائی سالخوردہ دکھائی دے رہا تھا۔ نہر کی دوسری طرف چونکہ گھنا جنگل تھا اس لئے شاید اس پل کو کم ہی استعمال کیا جاتا تھا۔

پل کافی چوڑا تھا۔ اس پر بڑے بڑے تختے لگے ہوئے تھے جن میں سے بہت سے تختے ٹوٹ کر لٹکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور پل کی جگہ جگہ سے رسیاں بھی ٹوٹی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''پل کی حالت تو کافی خراب ہے۔ ہم اس پر سے جیپیں نہیں گزار سکیں گے''...... عمران نے پل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ ہمیں اب جیپیں یہیں چھوڑنی پڑیں گی''...... ہاشوگا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور اس نے جیپ پل کے نزدیک لے جا کر روک دی۔ اس کے جیپ روکتے ہی پیچھے آنے والی دونوں جیپیں بھی رکتی چلی گئیں۔

جیپ رکتے ہی عمران اور اس کے ساتھی اچھل کر جیپ سے باہر آ گئے۔ نہر کے پانی کے تیز شور کی وجہ سے انہیں کان پڑی آواز بھی سنائی نہیں دے رہی تھی۔ نہر کا پانی تیز رفتاری کے ساتھ ساتھ اچھل اچھل کر آگے بڑھ رہا تھا۔

پچھلی جیپوں سے بھی تمام افراد نکل آئے تھے اور وہ جیپوں سے اپنے سامان سے بھرے تھیلے نکال کر اپنی کمروں پر لاد رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بھی جیپوں سے اپنے سامان سے بھرے تھیلے نکالے اور انہیں کمروں پر لادنا شروع ہو گئے۔

''ان جنگلوں میں ہمیں ہر جگہ پھونک پھونک کر قدم رکھنے ہوں گے۔ یہ جنگل خطرناک جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ خاص طور پر یہاں خونخوار گوریلوں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے جو آدم خور ہیں اور انسانوں کو دیکھتے ہی ان پر حملہ کر دیتے ہیں اور انہیں چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں۔ ان گوریلوں کو کانگو کہا جاتا ہے لیکن جنگلی قبیلے والے انہیں ڈماگے کہتے ہیں''...... ایک سیاہ فام نے آگے بڑھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بتاتے ہوئے کہا جو جنگل گائیڈ تھا جسے خاص طور پر باشوگا اپنے ساتھ لایا تھا۔ گائیڈ ہونے کے ساتھ ساتھ وہ اعلیٰ قسم کا شکاری بھی تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ان جنگلوں کے کس حصے میں خطرناک جانور موجود ہیں اور جنگل کے کون سے ایسے راستے ہیں جن پر سفر کرتے ہوئے وہ خطرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس کا نام ہاکولا تھا جو بے حد لمبا تڑنگا اور بڑے ڈیل ڈول کا مالک تھا۔ اس نے ایک بھاری مشین گن اٹھا رکھی تھی جس کی بلٹس کی بڑی سی بیلٹس اس کے جسم کے گرد گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اسی طرح اس کی پینٹ کی بیلٹ میں بھی گرنیڈ قطاروں کی صورت میں لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور اس کے دونوں پہلوؤں میں ہولسٹر بھی لگے ہوئے تھے جن میں بھاری ریوالوروں کے دستے دکھائی دے رہے تھے۔

''اور کون کون سے خطرات ہیں جنگل کے اس حصے میں''۔ عمران نے اس سے پوچھا۔

''آپ یہ پوچھیں کہ وہ کون سے خطرات ہیں جو جنگل کے اس حصے میں نہیں ہیں''...... ہاکولا نے کہا۔

''چلو۔ یہی بتا دو کہ جنگل کے اس حصے میں کون کون سے خطرات نہیں ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''جنگل کا یہ حصہ باقی جنگل سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ یہاں ہر قسم کے درندے موجود ہیں۔ سانپ، زہریلے مینڈک، زہریلے مکڑے، سرخ مکھیاں اور سرخ مچھروں کی بھی یہاں بہتات ہے۔ اس کے علاوہ یہاں گوشت خور سیاہ مکڑے اور سیاہ چیونٹے بھی موجود ہیں۔ جنگل کے اس حصے میں خونی دلدلیں بھی موجود ہیں جو انسان کو لمحوں میں نگل جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں بڑے سے بڑا درندہ اور اژدہے بھی موجود ہیں۔ جنگل کے اس حصے میں سب سے خونخوار جانور کانگو ہے جو بن مانسوں جیسا ہوتا ہے اور انسان پر انتہائی تیز رفتاری سے حملہ کر کے اسے لمحوں میں چیر پھاڑ کر رکھ دیتا ہے۔ کانگو گوشت خور درندہ ہے جو انسانوں کا گوشت انتہائی رغبت سے کھاتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں خود کو ان سے بچانا ہو گا اور ایسے راستوں سے آگے بڑھنا ہو گا جہاں کانگو جیسا خونخوار درندہ ہمارے راستے میں نہ آئے۔

کانگو جب بھی شکار کے لئے نکلتا ہے تو وہ ایک بڑے گروپ کے ساتھ نکلتا ہے۔ اس کا گروپ کافی بڑا ہوتا ہے جس میں کم از کم پچاس کانگو ضرور شامل ہوتے ہیں۔ کانگو سے بچنے کے لئے ہمیں

جنگل میں آگے بڑھتے ہوئے ہاتھوں میں جلتی ہوئی مشعلیں رکھنی ہو گی۔ وہ آگ سے ڈرتا ہے۔ آگ دیکھ کر وہ ہمارے نزدیک آنے کی کوشش نہیں کرے گا لیکن انسانوں کو دیکھ کر اس کی رال ٹپکنا شروع ہو جاتی ہے۔ وہ چھپ کر انسانوں کا تعاقب کرتا ہے اور جیسے ہی اسے موقع ملتا ہے وہ فوراً حملہ کر دیتا ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ آگے بڑھتے ہوئے ہم اپنی مشعلوں کی آگ بجھنے نہ دیں۔ مشعلیں جلتی رہیں گی تو کانگو کو ہمارے نزدیک آنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا''...... ہاکولا نے کہا۔

''مشعلیں تو ہم اس وقت تک جلائے رکھ سکتے ہیں جب ہم جنگل میں سفر کر رہے ہوں۔ آرام کرنے کے لئے ہم جہاں رکیں گے اور خاص طور پر رات کے وقت تو ہماری مشعلیں جلتی نہیں رہ سکتی ہیں۔ ہم سو گئے اور اچانک ان درندوں نے ہم پر حملہ کر دیا تو''...... ہاشوگا نے کہا۔

''کانگو سمیت جنگل کی تمام آفات سے بچنے کے لئے ہمیں ہر وقت آگ جلائے رکھنی ہو گی۔ رات کے وقت ہم جنگل کے جس حصے میں بھی قیام کریں گے وہاں ہمیں اپنے گرد آگ کا ایک بڑا سا حصار بنانا پڑے گا۔ جسے مسلسل جلائے رکھنے کے لئے ہم میں سے چند افراد کو رات جاگ کر ہی گزارنی ہو گی۔ ورنہ کانگو کے ساتھ ساتھ جنگل کے دوسرے جانور بھی ہمیں نہیں چھوڑیں گے۔ ہمارے گرد آگ کا حصار ہو گا تو جنگل کا کوئی بھی جانور اس حصار

کے قریب نہیں آئے گا''...... ہاکولا نے جواب دیا۔

''بہرحال۔ آگے کی ہم آگے سوچیں گے۔ البتہ چلنے سے پہلے زہریلے حشرات الارض خاص طور پر سرخ مچھروں اور سرخ مکھیوں سے بچنے کے لئے سب اینٹی انجکشن لگا لو تاکہ مکھیوں اور مچھروں کے ساتھ جنگل کے دوسرے زہریلے کیڑے مکوڑوں کا شکار ہونے سے بچ جائیں کیونکہ یہ سب چھپے ہوئے ہوتے ہیں اور کب ہم پر حملہ کر دیں ان کے حملے کا ہمیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔ باقی کانگو اور اس جیسے بڑے درندے ہمارے سامنے آئے تو ظاہر ہے ہمیں ان کا مقابلہ کرنا ہی پڑے گا۔ بغیر مقابلہ کئے وہ ہمیں آگے بڑھنے نہیں دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا ہم سب اینٹی انجکشن لگائیں گے''...... ہاشوگا نے کہا۔

''ہاں اگر زہریلے حشرات الارض کا شکار ہونے سے بچنا چاہتے ہو تو یہ انجکشن سب کو ہی لگانے پڑیں گے۔ اگر سرخ مکھیوں نے حملہ کیا تو وہ ہمارا گوشت تک چٹ کر جائیں گی جبکہ سرخ مچھروں میں سے ہمیں کسی ایک مچھر نے بھی کاٹ لیا تو ہم سرخ بخار میں مبتلا ہو جائیں گے جو ہمارے لئے جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔ اینٹی انجکشن لگنے کی وجہ سے ہمارے جسموں سے جو پسینہ نکلے گا اس میں ایک خاص کیمیکل کی بو شامل ہو جائے گی جو سرخ مکھیوں اور سرخ مچھروں کو ہمارے قریب بھی نہیں آنے دے گی اور اس جیسے دوسرے حشرات الارض بھی ہم سے دور رہنے پر مجبور ہو جائیں

گئے“...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
عمران نے اپنے تھیلے سے انجکشن اور متعدد سرنجیں نکالیں اور اپنے ساتھیوں کو دے دیں تاکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہاشوگا اور اس کے ساتھ آنے والے تمام افراد کو بھی انجکشن لگا دیں۔

عمران نے بھی صفدر سے ایک انجکشن لگوا لیا تھا۔ انجکشن لگانے کے بعد انہوں نے جیپیں وہیں چھوڑیں اور پھر پل کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ ٹوٹے پھوٹے پل سے احتیاط کے ساتھ گزر کر وہ جنگل کے دوسرے حصے میں آ گئے۔ جنگل میں اونچے اونچے درختوں کے ساتھ ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ جو سرسبز بھی تھیں اور خشک بھی البتہ یہ جھاڑیاں کانٹے دار نہیں تھیں لیکن پھر بھی جوزف، جوانا، ہاکولا اور اس کے چند ساتھی آگے آ گئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں بڑی تلواروں جیسے چھرے تھے جن سے وہ سامنے آنے والی جھاڑیوں کو کاٹ کاٹ کر ان کے آگے بڑھنے کے لئے راستہ بناتے جا رہے تھے اور وہ سب ان کے پیچھے چلے جا رہے تھے۔ وہ جوں جوں جنگل میں آگے بڑھتے جا رہے تھے جنگل میں درندوں اور دوسرے جانوروں کی آوازیں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔

ان سب نے ہاتھوں میں مشین گنیں تھام رکھی تھیں اور چاروں طرف دیکھتے ہوئے انتہائی احتیاط سے آگے بڑھ رہے تھے تاکہ اگر اچانک ان پر جنگل کے درندے حملہ کر دیں تو وہ ان کا مقابلہ کر سکیں۔ ہاکولا اور اس کے ساتھیوں نے چھروں سے درختوں کی بڑی

بڑی شاخیں کاٹ لی تھیں جن پر انہوں نے چند مخصوص درختوں کی چھالیں کاٹ کر لپیٹ دی تھیں۔ درختوں کی یہ چھالیں گیلی گیلی سی تھیں لیکن ہاکولا کا کہنا تھا کہ جن درختوں کی اس نے چھالیں کاٹی ہیں ان میں ایک مخصوص قسم کا تیل ہوتا ہے جس کی وجہ سے درخت اور اس کی چھال گیلی ضرور محسوس ہوتی ہے لیکن یہ چھالیں نہ صرف فوراً آگ پکڑ لیتی تھیں بلکہ ان میں موجود تیل دیر تک جلتا رہ سکتا تھا اور چھالیں اور وہ ڈنڈے جلدی آگ نہیں پکڑتے تھے۔

ہاکولا نے سب کو ڈنڈوں پر تیل والی چھالیں لپیٹ کر ایک ایک مشعل بنا کر دے دی تھی اور اس نے تمام مشعلوں کو روشن کر لیا تھا۔ وہ جنگل کے جس حصے میں بڑھ رہے تھے وہ تاریک نہیں تھا لیکن ہاکولا کے کہنے کے مطابق کانگو جیسے خونخوار درندوں کو خود سے دور رکھنے کے لئے انہیں دن کی روشنی میں بھی آگ کا اپنے پاس رکھنا بے حد ضروری تھا۔ اس لئے وہ سب روشن مشعلیں اٹھائے آگے بڑھ رہے تھے۔

درختوں کے جھنڈوں سے گزرتے ہوئے وہ جنگل کے ایک ایسے حصے میں پہنچ گئے جہاں درختوں کی کثرت نہیں تھی۔ زمین پر جھاڑیاں بھی بے حد کم تھی لیکن جنگل کے اس حصے میں پانی کھڑا تھا جو شاید وہاں ہونے والی مسلسل بارشوں کی وجہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔ چونکہ جنگل کی زمین کچی تھی اس لئے جہاں پانی کھڑا تھا وہ حصہ خاصا گدلا اور کیچڑ زدہ سا بن گیا تھا۔ ہاکولا کے کہنے کے مطابق

یہاں کوئی خطرناک دلدل نہیں تھی اس لئے وہ اطمینان سے اس کے پیچھے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

کافی دیر کیچڑ زدہ علاقے میں چلتے رہنے کے بعد وہ جنگل کے ایک خشک حصے میں پہنچ گئے۔ اس طرف گھنے درخت تھے جن کی وجہ سے دن کی روشنی میں بھی قدرے اندھیرا ہو رہا تھا اور انہیں ایسا لگ رہا تھا جیسے چلتے چلتے انہیں شام ہو گئی ہو۔

مسلسل اور کافی دیر چلتے رہنے کی وجہ سے وہ سب بری طرح سے تھک چکے تھے۔ انہیں چونکہ اس بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا کہ ان کا یہ سفر کتنا طویل ہے اور انہیں جنگل میں کہاں تک جانا ہے اس لئے وہ اب کچھ دیر آرام کرنا چاہتے تھے۔

''بس عمران صاحب۔ اب تو چل چل کر ٹانگیں اکڑ گئی ہیں۔ اگر ہم کچھ دیر اور اسی طرح سے چلتے رہے تو لڑکھڑا کر گر پڑیں گے پھر شاید ہی ہم میں اٹھ کر بیٹھنے کی بھی ہمت ہو سکے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ میرا بھی یہی حال ہے۔ مسلسل چلنے کی وجہ سے میری ٹانگیں بھی شل ہو گئی ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''تھکاوٹ تو میں بھی محسوس کر رہا ہوں لیکن ہاکولا اور اس کے ساتھیوں کو دیکھو وہ تو اس طرح سے چلے جا رہے ہیں جیسے ان کی ٹانگیں لوہے کی بنی ہوئی ہوں۔ ان کے چہروں پر تھکاوٹ کے بھی کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے ہیں اور جوزف اور جوانا بھی ان

کی طرح ہشاش بشاش دکھائی دے رہے ہیں جیسے یہ ساری زندگی بھی ان کے ساتھ چلتے رہیں گے تو نہیں تھکیں گے اس لئے مجبوراً مجھے بھی ان کے ساتھ قدم اٹھانے پڑ رہے ہیں ورنہ میرا تو کب سے رک جانے اور کسی جگہ لیٹ جانے کو دل کر رہا تھا''...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا۔

''تو ان سے کہیں نا کہ یہ بھی رک جائیں۔ ہمیں بھوک پیاس کا بھی احساس ہو رہا ہے۔ کھا پی کر اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد ہم پھر آگے بڑھ جائیں گے''...... ہاشوگا نے کہا۔

''یہ بات تم بھی تو ان سے کہہ سکتے ہو۔ کیا یہ تمہاری بات نہیں مانیں گے''...... عمران نے کہا۔

''آپ اجازت دیں تو میں کہہ دیتا ہوں ان سے''...... ہاشوگا نے کہا۔

''اجازت لکھ کر دوں یا زبانی دے دوں''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو ہاشوگا بے اختیار مسکرا دیا۔

''لکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے کہہ دیا بس اتنا ہی کافی ہے۔ میں روکتا ہوں انہیں''...... ہاشوگا نے کہا۔

''لیکن ابھی میں نے تو تمہیں ایسا کچھ نہیں کہا ہے کہ انہیں روک دو''...... عمران نے کہا تو ہاشوگا جو ہاکولا اور اس کے ساتھیوں کو روکنے کے لئے آگے بڑھنے ہی لگا تھا عمران کی بات سن کر وہیں رک گیا اور مڑ کر حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''میں سمجھا نہیں۔ آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ میں انہیں کہوں کہ یہ رک جائیں تاکہ ہم سب کچھ دیر کے لئے آرام کر سکیں اور پیٹ پوجا کر سکیں''...... ہاشوگا نے کہا۔

''مجھ سے ان جنگلوں کے درندوں کی قسم لے لو جو میں نے تمہیں مذاق میں بھی یہ سب کہا ہو۔ تم نے تو کہا تھا کہ جب میں اجازت دوں گا تو پھر تم انہیں روکو گے۔ میں نے نہ تمہیں زبانی اجازت دی ہے اور نہ ہی لکھ کر دی ہے پھر تم انہیں میری اجازت کے بغیر کیسے روک سکتے ہو''......عمران نے اپنے خاص انداز میں کہا اور ہاشوگا اس کی جانب ہونقوں کی طرح دیکھنے لگا جیسے اسے عمران کی ٹائپ سمجھ میں نہ آئی ہو۔

''تم اس کی باتوں کو چھوڑو اور روکو انہیں۔ اب مجھ میں مزید چلنے کی سکت نہیں ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا تو ہاشوگا، عمران کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

''میری طرف کیا دیکھ رہے ہو یہ ہماری ڈپٹی چیف ہے۔ مجھ سے زیادہ اس کے حکم کی اہمیت ہے۔ اس نے کہہ دیا تو تمہیں اس کی بات پر فوراً عمل کرنا چاہئے''......عمران نے کہا تو ہاشوگا کچھ سمجھ کر اور کچھ نہ سمجھتے ہوئے انداز میں سر ہلاتا ہوا ہاکولا اور اس کے ساتھیوں کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے ہاکولا سے جا کر بات کی اور پھر پلٹ کر واپس آ گیا۔

''کیوں کیا ہوا۔ یہ تو اب بھی آگے بڑھے جا رہے ہیں۔ کیا

انہوں نے تمہاری بات ماننے سے انکار کر دیا ہے''......عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا کیونکہ ہاکولا اور اس کے ساتھی واقعی رکے بغیر آگے بڑھے جا رہے تھے۔

''ہاکولا نے کہا ہے کہ یہاں رکنا ہمارے لئے خطرناک ہو سکتا ہے۔ یہاں سے ایک کلو میٹر کے فاصلے پر درختوں پر مچانیں بنی ہوئی ہیں جو یہاں آنے والے شکاریوں نے بنائی تھیں وہ مچانیں ان کے جانے کے بعد بھی جوں کی توں موجود ہیں۔ وہ کہہ رہا ہے کہ ہم ان مچانوں میں ہی جا کر ریسٹ کریں گے''...... ہاشوگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کتنی مچانیں ہیں اور کیا ہم سب ان مچانوں میں پورے آ جائیں گے''......عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ کہہ رہا ہے کہ پندرہ سولہ مچانیں ہیں جو اونچی بھی ہیں اور مضبوط بھی ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ان مچانوں میں رات بھی گزاری جا سکتی ہے''...... ہاشوگا نے کہا۔

''کیوں دوستو۔ کیا ایک کلو میٹر تک مزید چلنے کی ہمت رکھتے ہو''......عمران نے جولیا اور باقی سب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہمت تو نہیں ہے لیکن اگر وہ جگہ ہمارے لئے محفوظ ہے تو پھر ہم جیسے تیسے چل ہی لیں گے لیکن اگر ہمیں دس پندرہ منٹ کا ریسٹ مل جائے تو اچھا ہو گا''......صفدر نے مسکرا کر کہا۔

''اوکے۔ میں ہاکولا سے بات کرتا ہوں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور ہاکولا کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے ہاکولا سے بات کی تو ہاکولا کچھ دیر وہاں رکنے کے لئے آمادہ ہو گیا۔

''میں آپ کو کانگوؤں سے بچانے کے لئے یہاں رکنے سے منع کر رہا تھا۔ یہ کھلا علاقہ ہے اور کانگو ایسی جگہوں پر زیادہ تیزی سے اور آسانی سے حملہ کر سکتے ہیں''...... ہاکولا نے کہا۔

''وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم نے یہ بھی تو بتایا تھا کہ جب تک ہمارے ہاتھوں میں جلتی ہوئی مشعلیں ہیں ہمیں کانگوؤں سے کوئی خطرہ نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کانگو آگ کے نزدیک آنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اوکے۔ اگر آپ کی یہی مرضی ہے تو یہی سہی۔ ہم رک جاتے ہیں''...... ہاکولا نے کہا اور ساتھ ہی اس نے چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو آگے جانے سے روک دیا۔

جنگل کے اس حصے میں خشک جھاڑیاں تھی جو زیادہ بڑی نہیں تھیں اس لئے وہ سب اطمینان سے وہیں بیٹھ گئے۔ ہاکولا نے اپنے چند ساتھیوں کو چاروں طرف پھیلا دیا تھا تاکہ اگر انہیں کانگو یا دوسرے خطرناک جانور اس طرف آتے ہوئے دکھائی دیں تو وہ انہیں فوراً بتا سکیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کاندھوں سے تھیلے اتارے اور ریسٹ کرنے کے لئے وہیں لیٹ گئے۔

''کیا خیال ہے کچھ کھا پیا نہ لیا جائے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس سے اچھی بھلا اور کیا بات ہو سکتی ہے۔ بھوک اور پیاس کی وجہ سے تو میرے پیٹ میں ہاتھی گھوڑے دوڑنا شروع ہو گئے ہیں۔ اگر یہی حال رہا تو مجھے ڈر ہے کہ ہاتھی اور گھوڑے کہیں میرا پیٹ پھاڑ کر باہر ہی نہ نکل آئیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔ کھانے پینے کے سامان سے بھرا ہوا تھیلا جوزف کے پاس تھا۔ عمران کے کہنے پر اس نے تھیلا کھولا اور اس میں سے منرل واٹر کی بوتلیں اور خشک کھانے کے ڈبے نکالنا شروع ہو گیا۔ ابھی وہ تھیلے سے ڈبے نکال ہی رہا تھا کہ اسی لمحے اچانک انہیں ایک تیز چیخ کی آواز سنائی دی۔ چیخ کی آواز اس قدر تیز اور ہولناک تھی کہ وہ سب اچھل کر کھڑے ہو گئے تھے۔

''یہ کانگو کی آواز ہے۔ وہ جب کسی انسانی شکار کو دیکھتا ہے تو اسی طرح سے چیختا ہے''...... ہاکولا نے تیز لہجے میں کہا اور گھبرائی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھنا شروع ہو گیا جیسے وہ اس بات کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا ہو کہ کانگو کے چیخنے کی آواز کس سمت سے آئی تھی۔

شگارا ہاتھ میں ایک بڑا سا نیزہ اٹھائے تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنے قبیلے کی جانب بڑھا جا رہا تھا۔ اس کا قبیلہ لکڑی کے کیبن کے عقب میں گھنے جنگل میں موجود تھا۔ شگارا چونکہ قبیلے سے دور اور الگ مقام پر پوجا کرتا تھا اس لئے وہ قبیلے کا انتظام نہیں سنبھال سکتا تھا۔ جس کی وجہ سے اس نے قبیلے کا ایک سردار بنا رکھا تھا جو قبیلے کا انتظام سنبھالتا تھا۔ سردار سمیت قبیلے کے تمام وحشی شگارا کو بڑا سردار اور پجاری مانتے تھے۔

شگارا کو جب کوئی ضرورت ہوتی تھی تو وہ کیبن سے نکل کر قبیلے میں چلا جاتا تھا۔ اسے قبیلے میں آتے دیکھ کر قبیلے کے وحشی اس کے سامنے بچھ بچھ سے جاتے تھے۔ اس بار بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ قبیلے کے چند وحشیوں نے جب شگارا کو قبیلے کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے چیخ چیخ کر قبیلے والوں کو شگارا کی آمد کے

بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

شگارا کی قبیلے میں آمد کا سن کر قبیلے میں جیسے ہلچل سی مچ گئی تھی۔ وحشی اپنی جھونپڑیوں سے نکل نکل کر باہر آ رہے تھے اور اپنے بڑے سردار کا استقبال کرنے کے لئے قبیلے کے باہر دو قطاریں بنا کر کھڑے ہو گئے تھے۔

جیسے ہی شگارا ان وحشیوں کے نزدیک پہنچا ان وحشیوں نے مخصوص انداز میں جھکنا شروع کر دیا جیسے وہ شگارا کو سلام کر رہے ہوں۔ شگارا ان وحشیوں کو نظر انداز کرتا ہوا گردن اکڑائے قبیلے کی جانب بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

ابھی وہ قبیلے میں داخل ہی ہوا تھا کہ اسی لمحے قبیلے کا سردار مگولا اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ دوڑتا ہوا اس کے پاس آ گیا اور وہ بھی شگارا کے سامنے جھک گیا۔

"وہ سب قیدی کہاں ہیں جو اُڑنے والے لوہے کے پرندے میں یہاں آئے تھے"...... شگارا نے سردار مگولا سے مخاطب ہو کر بڑے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"وہ سب ہماری حفاظت میں ہیں بڑے سردار۔ ہم نے انہیں سلاخوں والی ایک بڑی سی جھونپڑی میں قید کر رکھا ہے"...... سردار مگولا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے سلاخوں والی وہ جھونپڑی مجھے دکھاؤ"...... شگارا نے کہا۔

''ضرور بڑے سردار۔ کیوں نہیں۔ آپ میرے ساتھ آئیں میں آپ کو اس جھونپڑی تک لے چلتا ہوں''......سردار مگولا نے احترام بھرے لہجے میں کہا اور شگارا کو لے کر ایک طرف چل پڑا۔ قبیلے کے عقب میں ایک خالی قطعے پر ایک کافی بڑی جھونپڑی بنی ہوئی تھی جسے بانسوں اور درختوں کی گول گول لکڑیوں کو مخصوص انداز میں کاٹ کر بنایا گیا تھا۔

اس جھونپڑی کو چاروں طرف سے بند کر دیا گیا تھا۔ اس جھونپڑی میں سر داور سمیت تمام افراد موجود تھے۔ ان وحشیوں کی وجہ سے وہ بے حد ڈرے اور سہمے ہوئے تھے۔ ان کی حفاظت کے لئے جھونپڑی کے گرد نیزہ بردار وحشی کھڑے تھے جو دن رات ان کی حفاظت کرتے تھے تاکہ وہ جھونپڑی سے نکل کر بھاگ نہ سکیں۔

چونکہ جھونپڑی نوکیلی لکڑیوں اور بانسوں کی بنی ہوئی تھی یہ لکڑیاں اور بانس زمین میں گاڑ کر اس انداز میں بنائے گئے تھے کہ ان کے درمیان سے ایک خرگوش بھی نکل کر نہ باہر آ سکتا تھا اور نہ جھونپڑی کے اندر جا سکتا تھا لیکن بہرحال ان بانسوں اور لکڑیوں میں اتنا فاصلہ ضرور تھا کہ جھونپڑی کے اندر موجود تمام افراد باہر موجود وحشیوں کی نظروں میں رہ سکیں۔ نوکیلی لکڑیوں اور بانسوں کی وجہ سے اس جھونپڑی کو سلاخوں والی جھونپڑی کہا جاتا تھا۔

شگارا، سردار مگولا کے ساتھ سلاخوں والی جھونپڑی کے نزدیک آ گیا اور بانسوں کے درمیان سے جھونپڑی میں موجود افراد کو دیکھنا

شروع ہو گیا۔

''ان کے کھانے پینے کا کیا انتظام کرتے ہو''...... شگارا نے چند لمحے جھونپڑی میں موجود افراد کو دیکھنے کے بعد سردار مگولا کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہم انہیں ہرن کا بھنا ہوا گوشت اور ابلا ہوا پانی دیتے ہیں بڑے سردار اس کے علاوہ ہم انہیں جنگلی پھل بھی کھانے کے لئے دے دیتے ہیں''......سردار مگولا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ان کی اسی طرح سے حفاظت رکھنا۔ انہیں میں نے خاص طور پر ایک اہم کام کے لئے یہاں بلوایا ہے۔ جب تک میرا کام پورا نہیں ہو جاتا انہیں نہ صرف زندہ بلکہ تندرست رکھنا بھی تمہاری ذمہ داری ہے''......شگارا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''سردار مگولا اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے بڑے سردار''...... سردار مگولا نے کہا۔

''اب چلو۔ میں تم سے ایک ضروری بات کرنے کے لئے آیا ہوں''...... شگارا نے کہا تو سردار مگولا نے اثبات میں سر ہلایا اور شگارا کے ساتھ قبیلے کی طرف قدم اٹھانے لگا۔ اسی لمحے اسے سلاخوں والی جھونپڑی سے ایک تیز آواز سنائی دی۔ شگارا اور سردار مگولا ایک ساتھ مڑے اور جھونپڑی کی جانب دیکھنے لگے۔ بانسوں کے پاس ایک بوڑھا آدمی کھڑا تھا جو چیخ چیخ کر ان سے کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کون ہے یہ اور یہ کیا کہہ رہا ہے"...... شگارا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"معلوم نہیں بڑے سردار۔ ان کی زبان ہماری سمجھ سے بالا تر ہے۔ یہ سب اسی طرح سلاخوں کے پاس آ کر چیخنا چلانا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کی باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں لیکن ان کا انداز دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے یہ ہم سے پوچھنا چاہتے ہوں کہ ہم کون ہیں اور ہم نے انہیں اس طرح قید کیوں رکھا ہوا ہے"۔ سردار مگولا نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو ہمارے زبان بولنا اور سمجھنا جانتا ہو"...... شگارا نے کہا۔

"نہیں سردار۔ یہ سب جدید دنیا کی زبان بولتے ہیں نہ ان کے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے جو ہمارے زبان سمجھ اور بول سکے اور نہ ہی ہمارے قبیلے میں کوئی ایسا وحشی موجود ہے جو ان کی باتیں سمجھ سکے اور انہیں جواب دے سکے"...... سردار مگولا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمارے نزدیک ہالاک قبیلہ موجود ہے۔ اس قبیلے میں شلونگا نامی ایک وحشی رہتا ہے جس کے بارے میں سنا ہے کہ وہ جدید دنیا میں کافی وقت گزار کر آیا ہے اور وہ وہاں کی بہت سی زبانیں جانتا ہے۔ کسی کو بھیج کر اسے بلا لو تا کہ وہ ان سے بات کر سکے اور انہیں بتا سکے کہ ہم نے انہیں یہاں کیوں قید کر رکھا ہے"...... شگارا نے

کہا۔

"میں نے شلونگا کو بلانے کی کوشش کی تھی بڑے سردار لیکن اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ جنگلوں کے دوسرے سرے پر موجود قبیلے میں اپنے کسی رشتے دار سے ملنے گیا ہوا ہے۔ میں نے قبیلے کے سردار سے کہہ دیا تھا کہ وہ جب بھی لوٹے تو اسے میرے پاس بھیج دے"...... سردار مگولا نے کہا تو شگارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر تو ہم اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتے جب تک شلونگا واپس نہیں آ جاتا"...... شگارا نے کہا۔

"ہم نے ان سے اشاروں میں بھی بات کرنے کی کوشش کی تھی بڑے سردار لیکن شاید وہ ہمارے اشارے سمجھ ہی نہیں پاتے۔ جواب میں وہ جو اشارے کرتے ہیں وہ بھی ہمارے سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں اس لئے ہم نے ان کے چیخنے چلانے پر توجہ دینا ہی چھوڑ دی ہے"...... سردار مگولا نے کہا۔ شگارا چند لمحے اس بوڑھے کی طرف دیکھتا رہا جو بڑے غصے میں نظر آ رہا تھا اور چیخ چیخ کر اس سے کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ہونہہ۔ چھوڑو اسے۔ یہ جو کہتا ہے کہنے دو۔ تم آؤ میرے ساتھ"...... شگارا نے کہا تو سردار مگولا نے اثبات میں سر ہلایا اور شگارا کے ساتھ اپنے قبیلے میں آ گیا۔ وہ شگارا کو اپنی جھونپڑی میں لے آیا تھا۔ جھونپڑی میں خشک گھاس بچھی ہوئی تھی۔ شگارا گھاس

پر بیٹھ گیا جبکہ سردار مگولا اس کے سامنے مؤدب انداز میں سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... شگارا نے کہا تو سردار مگولا نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے سامنے نہایت مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

''لاہوگا قبیلے کے بارے میں جانتے ہو''...... شگارا نے پوچھا۔

''لاہوگا قبیلہ۔ یہ وہی قبیلہ ہے نا جو کلنگا دیوی کا پجاری ہے اور جس کے سردار کا نام بھی لاہوگا ہے''...... سردار مگولا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میں اسی قبیلے کی بات کر رہا ہوں۔ ان جنگلوں میں کہاں ہے وہ قبیلہ''...... شگارا نے پوچھا۔

''وہ قبیلہ یہاں سے جنوب کی جانب ایک دن رات کی مسافت کے فاصلے پر موجود ہے''...... سردار مگولا نے جواب دیا۔

''کیا تم جانتے ہو کہ اس قبیلے میں وحشیوں کی تعداد کتنی ہے اور ان کے پاس لڑنے کے لئے کون کون سے جنگی ہتھیار ہیں''۔ شگارا نے پوچھا۔

''اس قبیلے کی آبادی چار سے پانچ سو وحشیوں پر مشتمل ہے اور وہ زیادہ تر نیزہ بازی اور تیر اندازی میں مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے پاس کلہاڑیاں اور تلواریں بھی ہیں''...... سردار مگولا نے جواب دیا۔

''کیا وہ جنگجو ہیں''...... شگارا نے پوچھا۔

''نہیں بڑے سردار۔ وہ جنگجو نہیں ہیں لیکن اگر کوئی دوسرا قبیلہ ان پر حملہ کرے تو وہ ان کے سامنے ڈٹ جاتے ہیں اور انہیں مرنے مارنے پر اتر آتے ہیں''...... سردار مگولا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے قبیلے والوں کے ساتھ جا کر لاہوگا قبیلے پر حملہ کرو اس سارے قبیلے کو ختم کر دو لیکن قبیلے کے سردار کو تم زندہ پکڑ کر یہاں لے آنا۔ مجھے اس کی ضرورت ہے۔ کوشش کرنا کہ سردار لاہوگا کے جسم پر کوئی زخم نہ لگے۔ جب وہ آ جائے تو تم اسے بھی لا کر ان قیدیوں کے ساتھ سلاخوں والی جھونپڑی میں بند کر دینا اور مجھے اس کے بارے میں آ کر بتا دینا''...... شگارا نے کہا۔ اس کی بات سن کر ایک لمحے کے لئے سردار مگولا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہوئے لیکن دوسرے ہی لمحے غائب ہو گئے۔ وہ شاید شگارا سے پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ اتنی دور موجود لاہوگا قبیلے پر حملہ کیوں کرانا چاہتا ہے اور اسے سردار لاہوگا سے ایسا کیا کام ہو سکتا ہے کہ وہ اسے نہ صرف زندہ لانے کا کہہ رہا ہے بلکہ اس سے یہ بھی کہہ رہا ہے کہ سردار لاہوگا کے جسم پر کوئی زخم کا نشان بھی نہیں لگنا چاہئے۔

''ٹھیک ہے بڑے سردار۔ میں آج ہی جنگجوؤں کی فوج لے کر روانہ ہو جاتا ہوں اور پہنچ کر لاہوگا قبیلے پر حملہ کر دیتا ہوں''۔ سردار مگولا نے مؤدب لہجے میں کہا۔

''چونکہ لاہوگا قبیلہ یہاں سے کافی دور ہے اس لئے مجھے یقین

ہے کہ تمہیں وہاں پہنچنے اور پھر واپس آنے میں چند روز لگ جائیں گے اس لئے تم قبیلے کا تمام انتظام اپنے نائب ہوشوگو کے حوالے کر جاؤ تا کہ مجھے جب بھی قبیلے والوں کی ضرورت محسوس ہو تو میں اس سے بات کر سکوں''...... شگارا نے کہا۔

''جو حکم بڑے سردار۔ میں ابھی ہوشوگو کو بلا کر آپ کے سامنے قبیلے کا تمام انتظام اس کے سپرد کر دیتا ہوں''...... سردار مگولا نے بغیر کسی تردد کے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بلا لو اسے۔ میں اسے بھی چند ہدایات دینا چاہتا ہوں''...... شگارا نے کہا تو سردار مگولا سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ الٹے قدموں چلتا ہوا جھونپڑی سے باہر نکلتا چلا گیا۔ جیسے ہی سردار مگولا جھونپڑی سے باہر گیا اسی لمحے شگارا کو ایک تیز غراہٹ کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز سن کر شگارا بری طرح سے چونک پڑا۔

''کون ہے''...... شگارا نے جھونپڑی کے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے جواباً غرا کر پوچھا۔

''کاکاری۔ میں کاکاری ہوں آقا۔ مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ کیا میں اندر آ جاؤں''...... باہر سے کاکاری کی پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''کاکاری۔ یہاں۔ ہونہہ ٹھیک ہے۔ آ جاؤ''...... شگارا نے کہا اسی لمحے زائیں کی آواز کے ساتھ جیسے ہوا کا تیز جھونکا سا جھونپڑی میں داخل ہوا۔ شگارا کے سامنے آگ کا ایک شعلہ سا چمکا اور تیزی

سے پھیل کر بلند ہوتا چلا گیا۔ دوسرے ہی لمحے آگ کے اس شعلے نے جھکی ہوئی کمر والی بھیانک عورت کا روپ دھار لیا۔

''ایسی کیا ضروری بات تھی کاکاری جو تم مجھے یہاں بتانے کے لئے آ گئی ہو''...... شگارا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔

''آقا۔ میں آپ کو ان انسانوں کے بارے میں بتانے آئی ہوں جن کے کھانے پینے کے سامان میں آپ نے مجھے انسانی خون ملانے کے لئے بھیجا تھا''...... کاکاری نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا ہوا۔ کیا تم نے ان کے کھانے پینے کے سامان میں خون ملا دیا ہے''...... شگارا نے چونک کر کہا۔

''نہیں آقا۔ ابھی مجھے اس کا موقع نہیں ملا ہے''...... کاکاری نے کہا۔

''کیا مطلب۔ بھوپت نے تو بتایا تھا کہ وہ صبح کے وقت ہی جنگلوں میں داخل ہو گئے تھے۔ ان کے آنے کی اطلاع ملتے ہی میں نے تمہیں ان کی طرف بھیج دیا تھا۔ اب دوپہر ہو رہی ہے اور کیا ابھی تک انہوں نے کھانے پینے کا کوئی سامان استعمال ہی نہیں کیا ہے جو تم ابھی تک ان کے کھانے میں انسانی خون شامل نہیں کر سکی ہو''...... شگارا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''وہ مسلسل جنگل میں آگے بڑھ رہے تھے آقا۔ میں غیبی حالت میں ان کے ساتھ تھی۔ راستے میں انہوں نے نہ پانی پیا تھا اور نہ

ہی کھانے کی کوئی چیز منہ میں ڈالی تھی۔ جب وہ مسلسل چلتے چلتے تھک گئے تو وہ جنگل میں ایک جگہ آرام کرنے کے لئے رک گئے اور وہیں انہوں نے اپنے کھانے پینے کا سامان نکالنا شروع کر دیا تھا۔ میں اندھی ہوں مگر اس وقت میرے تمام احساسات جاگ رہے تھے۔ ان کے کھانے پینے کے سامان کی خوشبو سے مجھے علم ہو گیا تھا کہ وہ کھانا پینا شروع کرنے والے ہیں تو میں آگے بڑھی اور ان کے کھانے پینے کے سامان کے پاس انسانی خون کی بھری ہوئی ایک بوتل لے کر بیٹھ گئی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ کھانے پینے کا سامان کھولتے اچانک ان پر ڈماگوں نے حملہ کر دیا۔ ڈماگوں کو وہاں آتے دیکھ کر میں ڈر گئی اور فوراً وہاں سے بھاگ نکلی تھی کیونکہ ان جنگلوں میں ڈماگے مجھے غیبی حالت میں ہونے کے باوجود آسانی سے دیکھ سکتے ہیں اور اگر ان میں سے کوئی ڈماگا مجھ پر حملہ کر دیتا تو وہ مجھے بھی نقصان پہنچا سکتا تھا''...... کاکاری نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر ڈماگوں کے حملے کا سن کر شگارا بری طرح سے اچھل پڑا۔

''اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔ کیا واقعی ان افراد پر ڈماگوں نے ہی حملہ کیا تھا''...... شگارا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ ڈماگے اچھل اچھل کر ان کے سامنے آ گئے تھے اور وہ ڈماگوں کو دیکھ کر بری طرح سے گھبرا گئے تھے۔ ڈماگوں نے ان کے سامنے آتے ہی ان پر حملہ کر دیا تھا۔ میں ڈماگوں کو دیکھتے ہی

وہاں سے بھاگ گئی تھی اور ایک کھوکھلے درخت کے تنے کے اندر جا کر چھپ گئی تھی۔ جہاں ان انسانوں پر ڈماگوں نے حملہ کیا تھا اس طرف سے مجھے ڈماگوں اور ان انسانوں کے مسلسل چیخنے چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ انسانوں کے پاس دھماکا کرنے اور آگ اگلنے والے ہتھیار بھی تھے۔ ہر طرف سے مجھے تیز دھماکوں کی بھی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جس سے میرے ڈر میں اور اضافہ ہو گیا تھا۔ پھر جب دھماکوں اور چیخنے چلانے کی آوازیں ختم ہوئیں تو میں ڈرتے ڈرتے درخت کے تنے سے باہر نکل آئی اور پھر میں دوبارہ اس طرف چلی گئی جہاں ان انسانوں اور ڈماگوں میں مقابلہ ہوا تھا۔ میں دیکھ تو نہیں سکتی لیکن مجھے وہاں کئی انسان اور ڈماگوں کے خون کی بو محسوس ہوئی تھی۔ میں نے ہر طرف گھومی پھری تھی لیکن مجھے کسی بھی جانب سے کسی زندہ انسان کی بو محسوس نہیں ہوئی تھی''...... کاکاری نے کہا۔

''اوہ۔ تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ ان تمام انسانوں کو ڈماگوں نے ہلاک کر دیا ہے''...... شگارا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں آقا۔ ہر طرف مردہ انسانوں اور مردہ ڈماگوں کے خون کی بو پھیلی ہوئی ہے۔ ڈماگوں اور ان انسانوں کا وہاں زبردست مقابلہ ہوا تھا۔ ڈماگوں نے اپنی طاقت سے ان انسانوں اور انسانوں نے آگ اگلنے والے ہتھیاروں سے بے شمار ڈماگوں کا

خاتمہ کر دیا ہے''...... کاکاری نے کہا۔

''مجھے ان سب کی ہلاکت سے ہی مطلب تھا وہ ہمارے ہاتھوں ہلاک ہوتے یا ڈماگوں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے میرے لئے یہ خوشی کی بات ہے۔ اب میں کٹانگا دیوی کو اپنے قابو میں کرنے کا عمل آسانی سے کر سکتا ہوں''...... شگارا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اسی لمحے اسے جھونپڑی کے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔

''سردار مگولا آ رہا ہے۔ تم جاؤ۔ میں تمہیں بعد میں اپنی جھونپڑی میں بلاؤں گا''...... شگارا نے کہا تو کاکاری نے اثبات میں سر ہلایا اور شعلہ بن کر وہاں سے غائب ہو گئی۔ اسی لمحے جھونپڑی میں سردار مگولا اور ایک اور لمبا تڑنگا سیاہ فام آ گیا جو شگارا قبیلے کا نائب سردار ہوشوگو تھا۔ ان دونوں نے شگارا کو جھک کر نہایت مؤدبانہ انداز میں آداب کیا لیکن شگارا نے ان کے آداب کا کوئی جواب نہ دیا وہ کاکاری کی بتائی ہوئی باتوں سے بے حد سرشار دکھائی دے رہا تھا کہ جنگل کے خونخوار درندوں ڈماگوں نے عمران اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے جن میں وہ لڑکی بھی شامل تھی جس کا کٹانگا دیوی جسم حاصل کرنا چاہتی تھی۔

حصہ اول ختم شد

52B

عمران سیریز نمبر

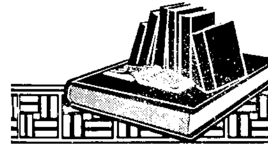
موت کا سایہ

حصہ دوم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
----------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان



ہاکولا ابھی ادھر ادھر دیکھ کر کانگو کے چیخنے کی سمت کا اندازہ لگا ہی رہا تھا کہ اچانک چاروں طرف سے انہیں تیز اور انتہائی خوفناک چیخوں کا طوفان اپنی طرف بڑھتا ہوا محسوس ہوا اور پھر اچانک ان کے سامنے چاروں جانب سے انتہائی لحیم و شحیم اور طاقتور کانگو گوریلے مختلف درختوں کی اوٹ سے نکل کر باہر آ گئے۔

کانگو گوریلوں کی تعداد بے حد زیادہ تھی۔ ان کے جسموں پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے بال تھے اور وہ دیکھنے میں واقعی دیوؤں جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ اس قدر بڑی تعداد میں ان گوریلوں کو دیکھ کر نہ صرف ہاکولا اور اس کے ساتھی بلکہ عمران اور اس کے ساتھی بھی بوکھلا گئے تھے۔ جیسے ہی کانگو گوریلے درختوں کے پیچھے سے نکلے ان سب نے اپنی مشین گنوں سے کانگو گوریلوں پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ ماحول اچانک کانگو گوریلوں کی دلخراش اور خوفناک

چیخوں کے ساتھ تیز فائرنگ کی آوازوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔

کانگو گوریلے چھلانگیں مارتے ہوئے ان کی طرف آنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن چاروں طرف سے ہونے والی تیز فائرنگ سے وہ اچھل اچھل کر گرتے چلے جا رہے تھے۔ کانگو گوریلوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ فائرنگ سے ہلاک ہونے کے باوجود درختوں کے پیچھے سے مسلسل گوریلے نکل نکل کر ان کی طرف آ رہے تھے۔ ان میں سے بعض گوریلے درختوں کے پاس رک گئے تھے اور انتہائی خوفناک انداز میں دونوں ہاتھوں سے اپنا سینہ پیٹنا شروع ہو گئے تھے۔ جس سے ان کے سینوں سے ڈھم ڈھم کی تیز آوازیں نکل رہی تھیں۔ سینہ پیٹنے کے ساتھ ساتھ گوریلے اوپر کی طرف منہ اٹھا کر انتہائی ہولناک انداز میں چیخ بھی رہے تھے جس کی وجہ سے وہاں کا ماحول اور زیادہ دہشت ناک ہو گیا تھا۔

چند کانگو گوریلے گولیاں کی پرواہ کئے بغیر چھلانگیں مارتے ہوئے ان کی جانب آ رہے تھے پھر ان میں چند کانگو گوریلوں نے ہاکولا کے ساتھیوں کو پکڑ لیا۔ ایک گوریلے نے تو ایک سیاہ فام کو اس کی کمر سے پکڑ کر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے سیاہ فام کی گردن پکڑ کر ایک جھٹکے سے اس کے دھڑ سے اس کی گردن الگ کر دی جبکہ دوسرے کانگو گوریلے کے ہاتھ جو سیاہ فام آیا تھا اس نے سیاہ فام کو ٹانگوں سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا تھا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ اس تیزی سے حرکت میں آئے کہ سیاہ فام ٹانگوں کے

درمیان سے چرتا ہو دو ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا۔ دونوں کانگو گوریلوں نے سیاہ فاموں کی لاشیں ادھر ادھر پھینکیں اور دوسرے سیاہ فاموں کی جانب لپکے۔

عمران اور اس کے ساتھی سامنے سے آنے والے کانگو گوریلوں کو مسلسل نشانہ بنا رہے تھے۔ ایک کانگو گوریلا چھلانگ لگا کر جولیا کے پاس آیا۔ اس سے پہلے کہ جولیا اس پر فائرنگ کرتی کانگو گوریلے نے جھپٹ کر جولیا کو کمر سے پکڑا اور اسے اوپر اٹھا لیا۔ جولیا اس کے ہاتھوں میں بری طرح سے تڑپنے اور چیخنے لگی۔ گوریلے نے تیز اور نوکیلے دانت نکالے اور جولیا کو اپنے منہ کے قریب کر کے غور سے اسے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک زور دار دہاڑ ماری اور جولیا کا سر اپنے منہ کی طرف لے گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ جولیا کا سر اپنے دانتوں میں لے کر چبا جاتا اچانک فائرنگ ہوئی اور کانگو گوریلے کی کھوپڑی کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر بکھرتی چلی گئی۔ کانگو گوریلا الٹ کر گرا اور جولیا اس کے ہاتھ سے نکل کر لڑھکتی چلی گئی۔ اس کانگو گوریلے پر تنویر نے فائرنگ کی تھی جس نے کانگو گوریلے کو جولیا کو اٹھاتے دیکھ لیا تھا۔

”آپ ٹھیک ہیں نا مس جولیا“...... تنویر نے بھاگ کر جولیا کے نزدیک آ کر بے چینی سے پوچھا۔

”ہاں۔ میں ٹھیک ہوں۔ میری جان بچانے کا شکریہ“...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ کوئی بات نہیں۔ یہ تو میرا فرض تھا''...... تنویر نے دانت نکال کر کہا۔ اسی لمحے جولیا نے اچھل کر تنویر کے سینے پر ٹانگیں مار کر اسے دور اچھال دیا۔ جیسے ہی تنویر اچھل کر پیچھے گرا ٹھیک اس جگہ ایک کانگو گوریلا آ گرا جہاں ایک لمحہ قبل تنویر موجود تھا۔ تنویر کو ٹانگیں مار کر دور اچھالتے ہی جولیا بھی تیزی سے کروٹیں بدلتی ہوئی پیچھے ہٹ گئی تھی۔ کانگو گوریلے نے پلٹ کر تنویر کی طرف چھلانگ لگائی ہی تھی کہ اسی لمحے تنویر نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے لیٹے لیٹے فائرنگ کر دی۔ کانگو گوریلے کے سینے پر تڑاتڑ گولیاں پڑیں اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ الٹ کر پیچھے جا گرا۔ گرتے ہی اس نے اچھل کر ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دائیں طرف صفدر موجود تھا اس نے کانگو گوریلے کے سر پر گولیاں برسا دیں۔ کانگو گوریلے کی کھوپڑی بکھرتی چلی گئی اور وہ اس بار گر کر تڑپے بغیر ساکت ہوتا چلا گیا۔

عمران کی طرف ایک ساتھ چار کانگو گوریلوں نے چھلانگیں لگائی تھیں وہ عمران پر جھپٹ جھپٹ کر حملے کر رہے تھے اور عمران ان سے بچنے کے لئے لمبی لمبی چھلانگیں لگا رہا تھا کبھی وہ گوریلوں کے دائیں بائیں سے نکل جاتا تھا اور کبھی وہ گوریلوں کے سروں کے اوپر سے قلابازیاں کھاتا ہوا دوسری طرف آ جاتا لیکن یہ چاروں کانگو گوریلے جیسے عمران کے ہی پیچھے پڑ گئے تھے۔ عمران کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا وہ چھلانگیں لگاتا ہوا ان گوریلوں پر گولیاں برسا

کر ایک کانگو گوریلے کو ہلاک کرتا تو اس کی جگہ ایک اور کانگو گوریلا ان میں شامل ہو جاتا جس سے پھر ان کی تعداد چار ہو جاتی اور وہ چاروں کانگو گوریلے انتہائی خونخوار انداز میں عمران کو دبوچنے، اسے پنجے مارنے اور اس پر چھلانگیں لگا کر اس کے اوپر گرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

ایک بار ان چاروں کانگو گوریلوں نے ایک ساتھ عمران پر چھلانگیں لگائیں۔ عمران نے فوراً الٹی قلابازی کھائی اور پھر رکے بغیر الٹی قلابازیاں کھاتا ہوا ان سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ چاروں کانگو گوریلے ایک دوسرے سے ٹکرا کر گرے لیکن فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور عمران کو قلابازیاں کھاتے دیکھ کر ہاتھوں اور پیروں کے بل اس کی جانب دوڑنا شروع ہو گئے۔

عمران نے الٹی قلابازیاں کھاتے ہوئے ایک لمبی الٹی قلابازی کھائی اور پیروں کے بل سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ان چاروں گوریلوں کو تیزی سے اپنی جانب آتے دیکھا تو اس نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

''تم ایسے نہیں مانو گے''...... عمران کے منہ سے غراہٹ بھری آواز نکلی۔ اس نے مشین پسٹل اپنی پتلون کی بیلٹ میں اڑسا اور لباس کی جیب سے ایک لمبی نال والی گن نکال لی۔ اس گن کی نالی کا سوراخ کافی کھلا تھا اور یہ گن کسی بڑے ریوالور جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ گن کا چیمبر بھی تھا جو عام ریوالوروں کے چیمبر سے کافی

بڑا اور لمبا تھا اس میں موجود گولیاں بھی لمبی تھیں۔ عمران نے لمبی نال والی گن کا رخ ان کانگو گوریلوں کی جانب کیا جو بھاگتے ہوئے اس کی طرف آ رہے تھے اور پھر اس نے گن کا ٹریگر دبا دیا۔ گن کو ایک جھٹکا لگا اور اس کی نال سے ایک لانگ بلٹ نکل کر بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے ایک گوریلے کے سینے میں جا گھسی۔ کانگو گوریلے کو ایک زور دار جھٹکا لگا وہ اچھلا ہی تھا کہ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس کے ٹکڑے بکھرتے چلے گئے۔ اس کے دائیں طرف موجود دوسرے گوریلے کا سر اڑ گیا تھا اور باقی دو گوریلے بھی دھماکے کی وجہ سے دور جا گرے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں گوریلے اٹھ کر پھر عمران کی جانب لپکتے عمران نے ان پر بھی ایک ایک لانگ بلٹ فائر کر دی۔ دونوں گوریلوں کو گولیاں لگیں اور پھر دھماکوں سے ان کے جسموں کے ٹکڑے بکھرتے چلے گئے۔ یہ لانگ بلٹس بلاسٹنگ بلٹس تھیں جو فائر ہونے کے چند ہی سیکنڈ بعد کسی بم کی طرح پھٹ جاتی تھیں۔ عمران نے ان چاروں کانگو گوریلوں کو ہلاک کرتے ہی دائیں بائیں سے آنے والے گوریلوں پر بھی بلاسٹنگ بلٹس فائر کرنا شروع کر دیں۔ دھماکوں سے کانگو گوریلوں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر عمران کے ساتھیوں نے بھی اپنے تھیلوں سے راڈز بم نکال نکال کر ان گوریلوں کی جانب اچھالنے شروع کر دیئے جس سے ماحول تیز دھماکوں سے گونجنے لگا اور گوریلوں کے ٹکڑے بکھرتے چلے گئے۔

کیپٹن شکیل اور صفدر بھی جان لڑاتے ہوئے ان گوریلوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ جوانا اور جوزف پہلے تو گوریلوں پر فائرنگ کرتے رہے پھر جب ان کی مشین گنوں کے میگزین ختم ہوئے تو انہوں نے اپنی ٹانگوں کے ساتھ بندھی ہوئی بیلٹس سے بڑے بڑے خنجر نکالے اور دست بدست کانگو گوریلوں کے مقابلے پر آ گئے۔ گوریلے جیسے ہی ان پر جھپٹتے وہ انہیں خنجروں سے زخمی کرتے ہوئے دوسری طرف نکل جاتے اور پھر پلٹ کر خود ہی ان گوریلوں پر حملے کرنا شروع کر دیتے۔ وہ اب تک خنجروں کی مدد سے متعدد کانگو گوریلوں کا خاتمہ کر چکے تھے۔

جب ان سب نے گوریلوں پر راڈز بم برسانے شروع کئے تو اس سے کانگو گوریلوں کا زیادہ جانی نقصان ہونا شروع ہو گیا تھا۔ زور دار دھماکوں کی آوازوں نے کانگو گوریلوں کو بے حد ڈرا دیا تھا اور اب وہ حملے کرنے کی بجائے اپنی جانیں بچانے کے لئے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ ہاکولا اور اس کے ساتھیوں نے بھی فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ ان گوریلوں پر بمباری کرنا شروع کر دی تھی جس سے گوریلے ڈر کر وہاں سے بھاگ اٹھے تھے۔ کچھ ہی دیر میں میدان صاف ہو گیا۔ ان کے چاروں طرف کانگو گوریلوں کی کٹی پھٹی لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔ کانگو گوریلوں کے ہاتھوں ہاکولا کے بھی کئی ساتھی مارے گئے تھے۔

باقی بچ جانے والے کانگو گوریلوں کو وہاں سے بھاگتے دیکھ کر

ان سب کی جانوں میں جیسے جان آ گئی تھی۔ وہ سب ایک جگہ اکٹھے ہو گئے اور وہاں بکھری ہوئی کانگو گوریلوں کی لاشیں اور ان کے ٹکڑے دیکھنے لگے۔

''بڑے خوفناک انداز میں حملہ کیا تھا کانگو گوریلوں نے اور ان کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی''...... جولیا نے ہر طرف بکھرا ہوا خون دیکھ کر ایک زور دار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ شکر کرو کہ بہت سے گوریلے دھماکوں سے ڈر کر بھاگ گئے ہیں ورنہ یہ گوریلے اتنی آسانی سے بھاگنے والے نہیں ہوتے۔ یہ جب تک اپنا شکار پکڑ نہ کر لیں مسلسل حملے کرتے رہتے ہیں چاہے ان کے ساتھ آنے والے ان کے اپنے ساتھی گوریلے ہی کیوں نہ ہلاک ہو جائیں''...... عمران نے کہا۔

''کانگو گوریلوں کا حملہ اس قدر تیز اور شدید تھا کہ ہمیں سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا یہ تو شکر ہے کہ ہماری مشین گنیں ہمارے ہاتھوں میں ہی تھیں اگر یہ مشین گنیں ہمیں اپنے تھیلوں سے نکالنی پڑتیں تو ہم شاید ہی ان گوریلوں سے بچ پاتے''...... صفدر نے کہا۔

''جوزف اور پھر کوکا کولا نے ہمیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ یہ جنگل خطرات سے بھرا ہوا ہے اور ہر قدم پر ہمیں موت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کوکا کولا۔ یہ کوکا کولا کون ہے''...... جولیا نے حیران ہوتے

ہوئے پوچھا۔

''ہاکولا کے نام سے ہا ہٹا کر اگر کوکا لگا دو تو یہ کوکا کولا ہی بن جائے گا''...... عمران نے کہا تو وہ اس کی بات سن کر مسکرا دیئے۔

بموں سے ہلاک ہونے والے گوریلوں کے خون کے چھینٹے ان پر بھی گرے تھے جس کی وجہ سے ان سب کے جسموں پر بھی خون لگا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے حلیئے اچھے خاصے بگڑے ہوئے تھے۔

''ہمیں یہ جگہ فوراً چھوڑ دینی چاہئے۔ یہاں خون اور کانگو گوریلوں کی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ کچھ ہی دیر میں یہ جگہ خون آشام حشرات الارض اور گوشت خور درندوں سے بھر جائے گی پھر ہمارا یہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے گا''...... جوزف نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ انہوں نے وہاں بکھرا ہوا اپنا سامان سمیٹا اور تھیلے اپنے کاندھوں پر لٹکا کر وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ وہ گھنے درختوں کے بیچوں بیچ چل رہے تھے تاکہ اگر جنگل کے گوشت خور درندے اس طرف آئیں تو وہ ان سے بچ سکیں۔

''تمہارے کتنے ساتھی کانگو گوریلوں کا شکار ہوئے ہیں ہاکولا''۔ عمران نے ہاکولا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میرے چھ ساتھی ہلاک ہوئے ہیں''...... ہاکولا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''ان سب کو کانگو گوریلوں نے بری طرح سے چیر پھاڑ کر رکھ

دیا تھا اور ان کی لاشیں کانگو گوریلوں کی لاشوں کے نیچے دب گئی تھیں ورنہ ہم ان کی باقیات اکٹھی کر کے انہیں کہیں دفن کر دیتے''......عمران نے کہا تو ہاکولا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مجھے اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ کانگو گوریلے اتنی بڑی تعداد میں اور اس طرح سے اچانک ہم پر حملہ کر دیں گے۔ مجھے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے سارے جنگل کے کانگو گوریلے اکھٹے ہو گئے ہوں اور انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا ہو۔ اگر ہم ان پر فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ بم نہ برساتے تو وہ اب تک ہمارے مقابلے پر ہوتے اور مرتے مرتے بھی ہم میں سے نجانے اور کتنوں کو ہلاک کر دیتے''...... ہاکولا نے کہا۔

''بہرحال ہمیں تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت کا افسوس ہے۔ شاید ان کی موت ہی انہیں یہاں کھینچ لائی تھی''......عمران نے کہا۔

''اب ان کی ہلاکت پر افسوس کرنے کے سوا اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں''...... ہاکولا نے پھیکی سی مسکراہٹ سے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہمیں ہاکولا کی بات پہلے ہی مان لینی چاہئے تھی''...... جولیا نے کہا۔

''کون سی بات''......تنویر نے پوچھا۔

''اس نے کہا تھا کہ ہمارے لئے اس جگہ آرام کرنا خطرناک ہوسکتا ہے۔ یہ ہمیں اس محفوظ مقام کی طرف لے جا رہا تھا جہاں

پرانی مچانیں لگی ہوئی ہیں۔ اگر ہم وہاں رکنے کی بجائے ان مچانوں کی طرف آ جاتے تو شاید ہمیں اس طرح کانگو گوریلوں کا مقابلہ نہ کرنا پڑتا''...... جولیا نے کہا۔

''بہرحال جو ہونا تھا ہو گیا۔ اب ہونی کو ٹالا تو نہیں جا سکتا ہے''......صفدر نے کہا تو وہ سب خاموش ہو گئے۔

''کیا تم ہمیں اب انہی مچانوں کی طرف لے جا رہے ہو جن کے بارے میں تم نے بتایا تھا''......عمران نے ہاکولا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں۔ جنگل کی زمین پر ہر طرف موت پھیلی ہوئی ہے۔ مچانیں چونکہ درختوں کے اوپر ہیں اس لئے ہم زمین کی بجائے ان مچانوں میں زیادہ محفوظ رہ سکتے ہیں''...... ہاکولا نے جواب دیا۔

''تم نے وہ مچانیں کب دیکھی تھیں''...... جوانا نے اس سے پوچھا۔

''میں دو تین ماہ پہلے یہاں چند شکاریوں کو ڈھونڈنے کے لئے آیا تھا جو ان جنگلوں میں کہیں کھو گئے تھے۔ ان کے پاس ایک ٹرانسمیٹر تھا جس سے انہوں نے مجھے کال کی تھی۔ وہ جنگل کے درندوں سے بچ کر بھاگتے ہوئے ایک گہرے گڑھے میں گر گئے تھے۔ میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ انہیں گڑھے سے نکال کر لے جانے کے لئے آیا تو مجھے وہ مچانیں دکھائی دی تھیں۔ چونکہ ہم سارا دن شکاریوں کو ڈھونڈتے رہے تھے اس لئے ہمیں وہیں رات

ہو گئی تھی۔ ہم رات گزارنے کے لئے جائے پناہ ڈھونڈ رہے تھے تو مجھے وہ مچانیں دکھائی دیں۔ مچانیں مضبوط اور کافی صاف ستھری تھیں۔ ان میں کسی جانور نے مسکن نہیں بنایا تھا اس لئے ہم نے رات ان مچانوں میں گزاری تھی اور پھر ہم اگلے دن اپنے شکاری ساتھیوں کو لے کر واپس چلے گئے تھے''...... ہاکولا نے کہا۔

''تو کیا تمہیں یقین ہے کہ اب بھی وہ مچانیں سلامت ہوں گی اور ان مچانوں میں پرندوں اور خاص طور پر بندروں نے اپنے مسکن نہیں بنائے ہوں گے جو درختوں پر ہی رہتے ہیں''...... جوزف نے پوچھا۔

''مچانیں کالے درختوں پر بنائی گئی ہیں اور تم شاید نہیں جانتے کہ ان جنگلوں کے کالے درختوں سے عجیب سی بو پھوٹتی رہتی ہے جنہیں اگر کاٹ بھی لیا جائے تو ان کی بو ختم نہیں ہوتی۔ اس بو سے بندر اور پرندے ہی نہیں سارے جنگل کے جانور دور رہتے ہیں یہاں تک کہ اس مخصوص بو کی وجہ سے کالے درختوں کی بنی ہوئی مچانوں پر ایک عام سی چیونٹی بھی نہیں آتی''...... ہاکولا نے جواب دیا تو جوزف نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ کالے درختوں کی اس خاصیت کے بارے میں پہلے سے جانتا ہو۔

''کیا وہ بو انسانی صحت کے لئے نقصان کا باعث تو نہیں بنتی''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''نہیں۔ کالے درختوں کی بو مہک دار ہوتی ہے جو انسانوں کے

لئے ناگوار اور پریشانی کا باعث نہیں بنتی ہے۔ یہ ایک خاص قسم کا درخت ہوتا ہے جس کے اندر سیاہ رنگ کی ایک گوند سی بھری ہوتی ہے۔ اس گوند کی وجہ سے ایک تو درخت کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور اس میں بو ہوتی ہے جو سارے درخت میں پھیل جاتی ہے۔ اس بو کی وجہ سے انسان کے سوا دوسرا کوئی جاندار اس درخت کے نزدیک نہیں آتا ہے''...... جوزف نے کہا۔

''تم شاید کلونڈا کی بات کر رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ کلونڈا ہی سیاہ درخت کا نام ہے''...... جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کلونڈا سفیدے جیسا درخت ہے۔ اس درخت میں چونکہ کلونڈا نامی گوند شامل ہو جاتی ہے اس لئے درخت کا رنگ بدل جاتا ہے اور اس میں بو رچ جاتی ہے۔ یہ بو واقعی انسانی صحت کے لئے مضر نہیں ہوتی بلکہ اس درخت سے اب گوند نکال کر اسے مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے بھی میڈیسن میں شامل کر دیا جاتا ہے جس سے انسان میں پیدا ہونے والی کئی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سب گھنے درختوں اور جھاڑیوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے درختوں کے ایک اور جھنڈ میں آ گئے۔ درختوں کا یہ جھنڈ کافی بڑا تھا۔ اس جھنڈ میں درخت ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہونے کی بجائے ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر تھے۔ درختوں کا پھیلاؤ

چونکہ کافی زیادہ تھا اس لئے اوپر سے بہت سے درخت ایک دوسرے سے ملے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان درختوں کی موٹی شاخوں کو جوڑ کر اور کلونڈا درخت کے تختوں کو کاٹ کر مچانیں بنائی گئی تھیں جو بے حد مضبوط اور پر کشش تھیں۔ وہاں بے شمار درختوں پر مچانیں بنی ہوئی تھیں جو شاید زیادہ تعداد میں آنے والے شکاریوں نے اپنی سہولت کے لئے وہاں بنائی تھیں۔ مچانیں چونکہ درختوں کے کافی اوپر بنائی گئی تھیں اس لئے ان پر چڑھنے کے لئے درختوں کے تنوں پر لکڑیوں کے لمبے لمبے ٹکڑے کاٹ کر انہیں سیڑھی کے انداز میں جوڑ دیا گیا تھا۔ یہ سیڑھیاں بھی خاصی مضبوط تھیں جو مچانوں تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ درختوں کے گرد خشک جھاڑیوں کی گھاس کے بڑے بڑے ڈھیر لگے ہوئے تھے جو شاید ان سیڑھیوں کو ان جانوروں سے چھپانے کے لئے رکھے گئے تھے جو انسانوں کی طرح سیڑھیاں پکڑ کر چڑھ سکتے تھے۔ مچانیں کافی بڑی تھیں۔ ان مچانوں میں دو سے تین افراد آسانی سے رک سکتے تھے۔ ان میں چند مچانیں ایسی تھیں جو کافی بڑی تھیں اور ان میں دس سے زائد افراد رک سکتے تھے۔ ہاکولا اور اس کے ساتھی تو الگ الگ مچانوں میں چلے گئے لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس بڑی مچان میں آ گئے جو خاصی کھلی، ہوا دار اور صاف ستھری تھی۔ ان میں ایک معمولی چیونٹی بھی رینگتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی تھی البتہ ان مچانوں میں ہلکی ہلکی مگر کسیلی سی بو ضرور پھیلی ہوئی تھی شاید

یہی کلونڈا کی مخصوص بو تھی جس کی وجہ سے کوئی جانور یا حشرات الارض ان مچانوں میں نہیں آتے تھے۔

تمام مچانیں ایک جیسی تھیں جو تین اطراف سے بند تھیں اور ان کا سامنے والا حصہ کھلا ہوا تھا۔ مچان پر باقاعدہ سیاہ تختوں کی چھتیں بھی ڈالی گئی تھیں جو انہیں وہاں ہونے والی اچانک اور تیز بارش سے بھی بچا سکتی تھیں۔

''کسی کاریگر نے بڑی صفائی اور مہارت سے یہ مچانیں بنائی ہیں''...... جولیا نے مچان کا جائزہ لیتے ہوئے تعریفی لہجے میں کہا۔

''واقعی۔ اس مچان کو دیکھ کر تو ایسا لگتا ہے جیسے ہم کسی لکڑی کے فلیٹ کے بڑے کمرے میں موجود ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''کاش ہم پہلے ہی یہاں آ گئے ہوتے تو ہمارے ساتھ وہ چھ افراد بھی ہوتے جو کانگو گوریلوں کی درندگی کا شکار ہو گئے ہیں''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ان کے مقدر میں موت تھی اور مقدر کو کسی بھی صورت میں نہیں ٹالا جا سکتا ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''ان مرنے والوں کا سوگ منانے کی بجائے آگے کا سوچو۔ ابھی تو ہمارے مقابلے پر صرف کانگو گوریلے آئے ہیں۔ نجانے ابھی ہمیں ان جنگلوں کے کن کن خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ سارا ہی جنگل ایسے ہی خطرناک اور خوفناک درندوں سے بھرا ہوا ہے۔ دعا کرو کہ ہم سب بخیر و عافیت اپنی منزل تک پہنچ جائیں اور پھر ہم

کامیاب ہو کر واپس اپنے وطن جا سکیں''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ شاید سرداور کی وجہ سے پریشان ہیں جو ان جنگلوں کے ایک سفاک قبیلے کی قید میں ہیں''...... کیپٹن شکیل نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں بھوک اور پیاس کی وجہ سے پریشان ہوں۔ پہلے ہی میرے پیٹ میں بھوک کی وجہ سے ہاتھی گھوڑے دوڑ رہے تھے۔ اب کانگو گوریلوں سے مقابلے کے بعد ان کی روحوں نے بھی میرے پیٹ میں ناچنا شروع کر دیا ہے۔ اب بھی اگر مجھے کھانا نہ ملا تو میں نے بھی اٹھ کر ان گوریلوں کی روحوں کی طرح ناچنا شروع کر دینا ہے''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''یہ تو اچھی بات ہے۔ ہم نے آپ کا ہر روپ دیکھا ہے لیکن کبھی ہم نے آپ کو ناچتے ہوئے نہیں دیکھا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اسے ترچھی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے صفدر نے اس کے نرخرے پر انگوٹھا رکھ دیا ہو۔

''ہاں واقعی۔ تم دوسروں کو تو خوب اپنی انگلیوں پر نچاتے ہو۔ آج خود بھی ناچ لو کیا فرق پڑتا ہے۔ اسی بہانے ہم تمہیں ناچتا ہوا تو دیکھ لیں گے''...... جولیا نے بھی صفدر کی تائید کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''تم اگر میرا ساتھ دو تو میں تمہارے ساتھ رمبا سمبا ناچ لوں

گا''...... عمران نے کہا۔

''جی نہیں مجھے تمہارے ساتھ ناچنے کا کوئی شوق نہیں ہے''۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''عورت ذات ہو نا۔ عورتوں کا کام مردوں کو انگلیوں پر نچانا ہوتا ہے خود بھلا وہ کہاں ناچتی ہیں بلکہ ناچ نہ جاننے والی عورتوں کو کوئی اور بہانہ نہیں سوجھتا تو وہ آنگن کو ہی ٹیڑھا کہنا شروع کر دیتی ہیں''...... عمران نے کہا تو عمران کے اس برجستہ جملے پر وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''ہم اس وقت کسی آنگن میں نہیں درخت پر بنی ہوئی ایک مچان پر موجود ہیں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو تم یہ کہہ دو کہ ناچ نہ جانے مچان ٹیڑھی''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ جوزف اور جوانا خاموشی سے ان کی باتیں سن رہے تھے۔ عمران کی بات سن کر جوزف اور جوانا نے اپنے تھیلوں سے ایک بار پھر پانی کی بوتلیں اور کھانے کے ڈبے نکالنے شروع کر دیئے تھے۔

''ہمارے لباسوں پر کانگو گوریلوں کا خون لگا ہوا ہے جو اب خشک ہوتا جا رہا ہے اور خشک ہوتے ہوئے اس خون سے عجیب سی بو آنی شروع ہو گئی ہے۔ کاش مچانیں بنانے والوں نے ان مچانوں کے ساتھ نہانے اور صاف ستھرے ہونے کے لئے حمام بھی بنا دیئے ہوتے تو ہم نہا دھو کر فریش ہی ہو جاتے''...... عمران نے

کہا۔

"یہ کام اگر مچانیں بنانے والوں نے نہیں کیا ہے تو تم کر لو۔ ہم بھی فائدہ اٹھا لیں گے اور ہمارے بعد جو شکاری یہاں آئیں گے وہ بھی تمہیں دعائیں دیں گے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں حمام بنا تو لوں گا لیکن"......عمران کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن۔لیکن کیا"...... جولیا نے اسی انداز میں پوچھا۔

"سنا ہے حمام میں نہانے والے لباس نہیں پہنتے اور مجھے لباس اتار کر نہانے میں شرم آتی ہے"......عمران نے لڑکیوں کی طرح شرماتے ہوئے کہا اور اسے اس انداز میں شرماتے دیکھ کر وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"باس مجھے ہوا میں پانی کی خوشبو آ رہی ہے۔ لگتا ہے ہمارے اردگرد کہیں پانی کا تالاب موجود ہے۔ اگر تم کہو تو میں جا کر اس تالاب کو تلاش کروں۔ اگر وہ تالاب مل گیا تو ہم اپنے لباسوں پر لگا ہوا کانگو گوریلوں کا خون بھی دھو سکتے ہیں اور نہا بھی سکتے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"کیوں۔ تمہیں بھوک نہیں لگی۔ ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھاؤ گے"......عمران نے پوچھا۔

"نو باس۔ مجھے صرف پانی کی پیاس ہے۔ میں اپنے ساتھ پانی کی ایک بوتل لے جاتا ہوں۔ ہوا میں کافی نمی موجود ہے جس سے

میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تالاب کا پانی صاف بھی ہے اور ہم سے زیادہ فاصلے پر بھی نہیں ہے"...... جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم جانا چاہتے ہو تو جاؤ۔ ان جنگلوں میں ہمارے لئے صاف ستھرا رہنا بے حد ضروری ہے۔ خون کی وجہ سے ہماری پاکیزگی ختم ہوگئی ہے جس کی وجہ سے ہم پاک کلام کا ورد بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں نہانا بھی ہے اور اپنے لباسوں سے خون بھی صاف کرنا ہے"......عمران نے جواب دیا تو جوزف پانی کی ایک بوتل لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں بھی جوزف کے ساتھ جاتا ہوں"...... جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ تم دونوں گوشت کے پہاڑ ہو اور تم دونوں نے ہم سے زیادہ تھیلوں کا بوجھ اٹھایا ہوا تھا۔ تمہیں تو ہم سے زیادہ بھوک پیاس لگنی چاہئے تھی لیکن اتنا چلنے کے باوجود تمہارے چہروں پر بھوک پیاس کا کوئی احساس نہیں ہے۔ کیا تم ہوا کھا کر ہی زندہ رہتے ہو"......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے ماسٹر۔ ہم مخصوص وقت میں ہی کھاتے ہیں۔ صبح جنگل کی طرف روانہ ہوتے ہوئے ہم نے پیٹ بھر کر ناشتہ کیا تھا اور وہ ناشتہ ہمارے رات تک کے لئے کافی ہوتا ہے۔ رات کے وقت جب ہمیں بھوک لگے گی تو ہم کھا لیں گے"۔ جوانا نے کہا تو عمران نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ جاؤ۔ تمہارے ساتھ کوئی اور بھی جانا چاہتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے''......عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ہم کھانا کھا کر آرام کریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ آج رات ہم اسی مچان میں ہی گزاریں۔ اگر جوزف اور جوانا کو تالاب مل جاتا ہے تو ہم اس تالاب میں صبح جا کر نہائیں گے''......صفدر نے کہا۔

''میں بھی صبح ہی نہاؤں گی''......جولیا نے کہا۔

''اور میں بھی''......تنویر نے فوراً کہا۔

''جیسے تم بہن بھائیوں کی مرضی میں کیا کہہ سکتا ہوں''۔ عمران نے کہا اور تنویر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔ عمران اسے زچ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا۔ جوزف اور جوانا مچان سے نکلے اور درخت کے ساتھ لگی ہوئی سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد وہ خشک کھانوں کے ڈبے کھول کر کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ کھانا کھا کر عمران نے پانی کی بوتل اٹھائی اور اسے کھول کر منہ سے لگا لیا۔ ابھی اس نے آدھا پانی ہی پیا ہو گا کہ اچانک وہ بری طرح سے چونک پڑا۔

شگارا اپنی مخصوص جھونپڑی میں داخل ہو کر اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھا ہی تھا کہ اسے باہر سے تیز غراہٹ کی آواز سنائی دی۔ غراہٹ کی یہ آواز بھوپت کی تھی۔

''آ جاؤ بھوپت میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا''...... شگارا نے بند دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔ اسی لمحے بند دروازے سے دھواں سا اندر داخل ہوا اور اس دھویں نے ایک جگہ جمع ہونا شروع ہو گیا پھر اچانک اس دھویں نے سفید بالوں والے بھوپت کا روپ اختیار کر لیا۔

''تم نے مجھے بلایا تھا شگارا''...... بھوپت نے شگارا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ میں تم سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں''...... شگارا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے تمہیں ان کے بارے میں بتا تو دیا تھا کہ وہ جنگلوں میں داخل ہو چکے ہیں اور ان کی تعداد کے بارے میں بھی تمہیں میں نے بتا دیا تھا''...... بھوپت نے کہا۔

''ہونہہ۔ میں کچھ اور پوچھنا چاہتا ہوں''...... شگارا نے منہ بنا کر کہا۔

''پوچھو۔ کیا پوچھنا ہے''...... بھوپت نے کہا۔

''جب تم نے مجھے عمران اور اس کے ساتھی جنگلوں میں داخل ہونے کی اطلاع دی تھی تو میں نے اسی وقت کاکاری کو بلا کر اسے اپنے جسم سے خون نکال کر دے دیا تھا تاکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس جائے اور جیسے ہی وہ کھانے پینے کی چیزیں استعمال کریں کاکاری ان کے کھانے پینے کی چیزوں میں میرا خون ملا دے تاکہ وہ سب پاکیزگی کے حصار سے نکل آئیں۔ کاکاری ان تک پہنچ بھی گئی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی کھانے پینے کے لئے بیٹھ بھی گئے ہیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ کھانا پینا شروع کرتے اچانک ان پر ڈماگوں نے حملہ کر دیا۔ ڈماگوں کی بو ملتے ہی کاکاری وہاں سے بھاگ گئی تھی۔ وہ ایک درخت کے تنے میں گھس گئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے آگ اگلنے والے ہتھیاروں سے ڈماگوں کا مقابلہ کیا تھا۔ کاکاری کو ہر طرف سے انسانوں اور درندوں کی آوازوں کے ساتھ زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جب سب آوازیں بند ہو گئیں تو

کاکاری درخت کے تنے سے نکل آئی تھی اور وہ دوبارہ اس جگہ پہنچ گئی جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں پر ڈماگوں نے حملہ کیا تھا۔ وہ ہر جگہ گھومی پھری تھی لیکن اسے وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کی کوئی بو محسوس نہیں ہوئی تھی۔ ہر طرف سے اسے ڈماگوں اور انسانی خون کی بو آ رہی تھی۔ اس کا کہنا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ڈماگوں کا بھرپور انداز میں مقابلہ کیا تھا جس کے نتیجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے بے شمار ڈماگوں کو ہلاک کر دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ڈماگوں نے بھی ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑا ہے۔ کاکاری کو کسی طرف سے بھی کسی زندہ انسان کی بو نہیں مل رہی تھی اس لئے وہ میرے پاس واپس آ گئی تھی اور اس نے مجھے یہ بات بتا دی تھی لیکن مجھے اب بھی اس بات پر یقین نہیں ہو رہا ہے کہ عمران اور اس کے تمام ساتھی ڈماگوں کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ میں چونکہ ایک ضروری جاپ کر رہا ہوں اس لئے میں خود عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے کا دوسرا کوئی جاپ نہیں کر سکتا اسی لئے میں نے تمہیں بلایا ہے تاکہ تم جنگلوں میں جاؤ اور دیکھو کہ کاکاری نے جو کہا ہے کیا وہ سچ ہے۔ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی ڈماگوں کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں''...... شگارا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں جا کر دیکھتا ہوں''...... بھوپت نے کہا۔

''اگر واقعی عمران اور اس کے ساتھی ڈماگوں کے ہاتھوں ہلاک

ہو چکے ہیں تو اب تک کٹا نگا دیوی کے سائے کو واپس جنگلوں میں پہنچ جانا چاہئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ لگانے کے ساتھ ساتھ تم یہ بھی پتہ کرو کہ کٹا نگا دیوی کا زندہ سایہ کہاں موجود ہے۔ جب تم مجھے اس کے بارے میں آ کر بتاؤ گے تو میں اسے تسخیر کرنے کے لئے تمہارے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کروں گا''...... شگارا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں کٹا نگا دیوی کا بھی پتہ لگاتا ہوں۔ اگر وہ ان جنگلوں میں آ چکی ہے تو وہ میری نظروں سے نہیں چھپ سکے گی۔ وہ اگر کسی تاریک کنویں میں بھی چھپی ہو گی تو بھی میں اسے آسانی سے ڈھونڈ لوں گا''...... بھوپت نے کہا۔

''جاؤ اور جلد سے جلد واپس آؤ۔ تمہارے واپس آنے کے بعد ہی میں اپنا جاپ کرنا شروع کروں گا''...... شگارا نے کہا تو بھوپت نے اثبات میں سر ہلایا اور دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد شگارا کو ایک بار پھر باہر سے بھوپت کے غرانے کی آواز سنائی دی۔

''اندر آ جاؤ''...... بھوپت کی آواز سن کر شگارا نے کہا تو بھوپت دھواں بن کر اندر آیا اور شگارا کے سامنے ظاہر ہو گیا۔

''کیا معلوم ہوا ہے۔ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی ڈماگوں کا شکار بن گئے ہیں''...... بھوپت کو دیکھ کر شگارا نے انتہائی بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

''نہیں۔ وہ سب ابھی زندہ ہیں''...... بھوپت نے جواب دیا تو پہلے تو شگارا اس کی جانب ایسی نظروں سے دیکھتا رہا جیسے اسے بھوپت کی بات کی سمجھ ہی نہ آئی ہو لیکن پھر وہ یکلخت اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا کہا تم نے۔ عمران اور اس کے ساتھی ابھی زندہ ہیں۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کاکاری نے تو کہا تھا کہ اسے وہاں کسی زندہ انسان کی بو محسوس نہیں ہو رہی تھی''...... شگارا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈماگوں سے مقابلہ کرتے ہوئے ان سب کے لباسوں اور جسموں پر ڈماگوں کا خون لگ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے ان سب کی بو اس خون میں چھپ گئی تھی یہی وجہ تھی کہ کاکاری کو وہاں کسی زندہ انسان کی بو محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ کاکاری چونکہ اندھی ہے اس لئے وہ مرنے والے چند انسانوں اور ڈماگوں کے خون کی بو سونگھ کر یہی سمجھی تھی کہ ڈماگوں نے ان تمام انسانوں کو اور ان انسانوں نے ڈماگوں کو ہلاک کر دیا ہے جبکہ ایسا نہیں ہوا تھا۔ ان کے ہاتھوں بہت سے ڈماگے ہلاک ہوئے ہیں لیکن ڈماگے ان میں سے صرف چھ افراد کو ہی ہلاک کر سکے تھے۔ ان چھ افراد کا تعلق پاکیشیا سے آنے والے افراد سے نہیں تھا۔ وہ افریقی ہی تھے جو ان کے ساتھ جنگلوں میں آئے تھے''...... بھوپت نے جواب دیا تو شگارا کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''اوہ اوہ۔ تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ لڑکی جس کا کٹا نگا دیوی

جسم حاصل کرنا چاہتی ہے اور عمران اور اس کے باقی تمام ساتھی زندہ ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی ڈماگے کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہوا ہے''...... شگارا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ سب کے سب زندہ ہیں۔ ان کے جسموں پر بس ڈماگوں کا خون لگا ہوا ہے اس لئے کاکاری کو ان کی بو نہیں مل رہی تھی اور وہ تمہیں یہ بتانے آ گئی تھی کہ ڈماگوں نے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے''...... بھوپت نے کہا۔

''اوہ۔ تو کہاں ہے اب وہ سب''...... شگارا نے پوچھا۔

''وہ نیلے تالاب سے کچھ فاصلے پر موجود درختوں پر بنی ہوئی مچانوں میں موجود ہیں''...... بھوپت نے جواب دیا۔

''مچانوں میں۔ یہ وہی مچانیں ہیں نا جو اس طرف آنے والے شکاریوں نے اپنی سہولت کے لئے بنائی تھیں''...... شگارا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ وہی مچانیں ہیں۔ یہ مچانیں سیاہ لکڑی کے تختوں کی بنی ہوئی ہیں جن میں کلونڈا کی بو موجود ہے۔ کلونڈا کی بو کی وجہ سے ان مچانوں میں نہ تو کوئی پرندہ جاتا ہے اور نہ کوئی کیڑا مکوڑا۔ اس بو سے شیطانی طاقتیں بھی دور رہنے کی کوشش کرتی ہیں ورنہ اس بو کی وجہ سے شیطانی طاقتوں پر بھی غنودگی طاری ہو جاتی ہے۔ میں نے بھی انہیں نزدیک جا کر دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی ورنہ شاید میں اتنی جلدی تمہارے پاس واپس نہ آتا''...... بھوپت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میں اب وہاں کاکاری کو بھی نہیں بھیج سکتا۔ اگر ان سب نے سیاہ تختوں والی مچانوں میں کھانا پینا شروع کر دیا تو کاکاری مچانوں میں جا کر ان کے کھانے پینے کی چیزوں میں میرا خون شامل نہیں کر سکے گی''...... شگارا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کاکاری بھی ان مچانوں میں نہیں جا سکتی۔ وہ بھی کلونڈا کی بو برداشت نہیں کر سکے گی''...... بھوپت نے کہا۔

''تو اب میں کیا کروں۔ میں ہر قیمت پر اس لڑکی، عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں''...... شگارا نے کہا۔

''جب تک وہ مچانوں میں ہیں تم انہیں ہلاک کرنے کے لئے اپنی کوئی شیطانی طاقت ان کے پاس نہیں بھیج سکتے۔ اب تمہیں اس وقت تک کا انتظار کرنا پڑے گا جب تک کہ وہ مچانوں سے باہر نہیں آ جاتے اور اب چونکہ ان کے جسموں پر ڈماگوں کا خون لگا ہوا ہے اس لئے وہ پاکیزگی کے حصار میں نہیں ہیں۔ اب تمہیں انہیں اپنا خون پلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس وہ ایک بار مچانوں سے نکل آئیں تو میں خود ان پر جا کر مکراگی کا وار کر دوں گا۔ مکراگی کا وار ہوتے ہی وہ سب بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر ہم انہیں اٹھا کر آسانی سے سیاہ کنویں میں پھینک سکتے ہیں''...... بھوپت نے کہا۔

''مکراگی کا وار۔ تمہارا مطلب ہے کہ تم ان پر کالے جادو کا وار

کرو گے"...... شگارا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ انہیں ایک ساتھ بے ہوش کرنے کے لئے مجھے ان پر کالا جادو کرنا پڑے گا تا کہ ان کے اندر سے بھی پاکیزگی ختم ہو جائے۔ یہ کام صرف مکراگی کا وار ہی کر سکتا ہے۔ میں ہوا میں مردہ جانوروں کا اس قدر تعفن بھر دوں گا کہ وہ تعفن ان کے سانس کے ذریعے ان کے جسموں میں چلا جائے گا اور وہ نہ صرف اس بو کی وجہ سے بے ہوش ہو جائیں گے بلکہ ان کے دماغوں سے تمام مقدس کلام نکل جائے گا اور انہیں کوئی ایک بھی مقدس کلام یاد نہیں رہے گا"...... بھوپت نے کہا۔

"اگر تم ان پر مکراگی کا وار کرو گے تو پھر تم انہیں ہاتھ کیسے لگاؤ گے۔ میرا مطلب ہے کہ اگر تم نے انہیں سیاہ کنویں میں پھینکنا ہے تو اس کے لئے تمہیں ان سب کو ایک ایک کر کے اٹھانا پڑے گا۔ مکراگی کا وار چونکہ تم نے چلایا ہو گا اس لئے جیسے ہی تم ان میں سے جس جس کو اٹھانے کے لئے ہاتھ لگاؤ گے ان پر سے مکراگی کا اثر ختم ہو جائے گا اور انہیں فوراً ہوش آ جائے گا اور اگر تم نے انہیں ہوش کی حالت میں سیاہ کنویں میں پھینکا تو وہ زیادہ دیر کنویں میں نہیں رہیں گے۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ شنگانا دیوتا نے مجھے بتایا ہے کہ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو مجھے ہلاک کرنا ہے تو مجھے ان سب کو بے ہوشی کی حالت میں سیاہ کنویں میں پھینکنا ہو گا تا کہ وہ اپنی موت آپ مر جائیں۔ اگر انہیں کنویں میں ہوش آ گیا تو

پھر وہ کنویں سے نکل آئیں گے"...... شگارا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ مکراگی کا وار کرنے کے بعد تو میں واقعی انہیں چھو بھی نہیں سکوں گا ورنہ میرا ان پر کیا ہوا مکراگی کا وار بے اثر ہو جائے گا اور میرے وار کے بے اثر ہونے کی وجہ سے الٹا مجھے ہی نقصان ہو گا اور میری طاقتوں میں کئی گنا کمی واقع ہو جائے گی"...... بھوپت نے بھی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"پھر تم بتاؤ کہ ایسا کیا کیا جائے کہ تم انہیں مکراگی کا وار کر کے بے ہوش بھی کر دو اور انہیں سیاہ کنویں میں بھی پھینک سکو مگر ان پر سے مکراگی کا اثر ختم نہ ہو سکے"...... شگارا نے بھوپت کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا ایک طریقہ ہو سکتا ہے"...... بھوپت نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کون سا طریقہ"...... شگارا نے پوچھا۔

"تم ایسا کرو کہ مچانوں کے پاس قبیلے کے وحشیوں کو بھیج دو۔ میں مچانوں سے کچھ دور رہ کر ان سب پر مکراگی کا وار کروں گا جس سے وہ مچانوں میں ہی بے ہوش ہو جائیں گے۔ جیسے ہی وہ بے ہوش ہوں۔ قبیلے کے وحشی مچانوں پر چڑھ کر انہیں اتار لیں اور انہیں لے جا کر سیاہ کنویں میں پھینک دیں۔ وحشی جیسے ہی ان سب کو سیاہ کنویں میں پھینکیں گے میں اس کنویں کے منہ پر بھاری

چٹان رکھ کر کنویں کا منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دوں گا''...... بھوپت نے شگارا کو ترکیب بتاتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب۔ یہ طریقہ ٹھیک رہے گا۔ میں ابھی قبیلے میں جاتا ہوں اور وحشیوں کو سیاہ مچانوں کی طرف بھیج دیتا ہوں۔ تم مچانوں کے پاس چلے جاؤ۔ جب قبیلے کے وحشی وہاں پہنچ جائیں تو تم فوراً عمران اور اس کے ساتھیوں پر مکراگی کا وار کر دینا۔ وہ جیسے ہی بے ہوش ہوں گے قبیلے کے وحشی انہیں وہاں سے نکال لائیں گے اور لے جا کر سیاہ کنویں میں پھینک دیں گے''...... شگارا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں چھپ کر ان کی نگرانی کرتا ہوں۔ جب وحشی وہاں پہنچ جائیں گے تب میں ان پر مکراگی کا وار کروں گا۔ ویسے بھی مکراگی کا وار کرنے کے لئے مجھے جنگل میں سے مردہ جانوروں کی سڑی ہوئی لاشیں ڈھونڈنی پڑیں گی جس میں مجھے خاصا وقت بھی لگ سکتا ہے''...... بھوپت نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور جا کر جنگل سے سڑے ہوئے مردہ جانوروں کی لاشیں ڈھونڈو میں قبیلے کے وحشیوں کو وہاں بھیج دیتا ہوں''...... شگارا نے کہا تو بھوپت دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گیا اور اس کے جانے کے بعد شگارا ایک بار پھر قبیلے میں جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا ہوا۔ تم اس طرح سے چونکے کیوں ہو''...... جولیا نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہمارا گھیراؤ کیا جا رہا ہے''۔ عمران نے کہا۔ اس کے چہرے پر ٹھوس چٹانوں جیسی سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

''گھیراؤ۔ کیا مطلب۔ کیسا گھیراؤ اور کون کر رہا ہے ہمارا گھیراؤ''...... صفدر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ کون ہمارا گھیراؤ کر رہا ہے لیکن مجھے شدت سے احساس ہو رہا ہے کہ ہم شدید خطرے میں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ وہی کانگو گور یلے ہوں جو ہمارے ہاتھوں سے بچ نکلے تھے اور وہ ہمارا تعاقب کرتے ہوئے اس طرف آ گئے ہوں اور اب وہی ہمیں چاروں طرف سے گھیرنے کی کوشش کر رہے ہوں''......

عمران نے کہا۔

’’اوہ۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے‘‘...... تنویر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ ہاکولا نے کہا تھا کہ یہ درندے بے حد تیز ہیں۔ اپنا شکار حاصل کرنے کے لئے یہ دور تک اس کا تعاقب کرتے ہیں اور ہم نے تو ان کے بے شمار ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہم سے اپنے ساتھیوں کا بدلہ لینے کے لئے اس طرف آئے ہوں‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’ہم کافی بلندی پر موجود ہیں۔ کیا وہ ان مچانوں میں آ سکتے ہیں‘‘...... صفدر نے پوچھا۔

’’درختوں پر سیڑھیاں لگی ہوئی ہیں۔ ان گوریلوں کے انسانوں جیسے ہاتھ پاؤں ہیں۔ وہ آسانی سے ان سیڑھیوں پر چڑھ سکتے ہیں‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’تو کیا انہیں مچانوں کے سیاہ تختوں کی کلونڈا کی بو بھی اوپر آنے سے نہیں روکے گی‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’شاید وہ کلونڈا کی بو کی وجہ سے ان مچانوں میں نہ آئیں لیکن اگر وہ اسی طرح ہمارے ارد گرد جمع رہے تو کیا ہم ان سے بچنے کے لئے ساری زندگی ان مچانوں میں ہی بیٹھے رہیں گے اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس بار کانگو گوریلے پہلے سے کہیں زیادہ تعداد میں یہاں آئے ہوں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’میں دیکھوں نیچے جھانک کر‘‘...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا کے ساتھ کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ مچانوں سے باہر جھانکنا شروع ہو گئے لیکن نیچے ایک تو گھنے درختوں کی وجہ سے اندھیرا تھا اور دوسرا ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں اس لئے انہیں وہاں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

’’یہاں تو کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے‘‘...... تنویر نے کہا۔

’’ہاں۔ ہمیں اندھیرے میں دیکھنے کے لئے نائٹ ٹیلی سکوپ استعمال کرنی پڑے گی‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’میں لاتا ہوں نائٹ ٹیلی سکوپ‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پلٹ کر اپنے تھیلے کے پاس آ گیا۔ عمران اپنی جگہ پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل نے اپنے تھیلے سے ایک نائٹ ٹیلی سکوپ نکالی اور اسے لے کر مچان کے کنارے کی طرف آ گیا۔ اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اور درختوں کے ارد گرد دیکھنا شروع ہو گیا۔

’’کچھ نظر آیا‘‘...... جولیا نے بے چینی سے پوچھا۔

’’نہیں۔ دائیں بائیں مجھے کچھ جھاڑیاں تو ہلتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں لیکن وہاں کوئی گوریلا دکھائی نہیں دے رہا ہے‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’مجھے دو ٹیلی سکوپ۔ میں دیکھتی ہوں‘‘...... جولیا نے کہا تو

کیپٹن شکیل نے آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ ہٹا کر جولیا کی جانب بڑھا دی۔ جولیا نے آگے بڑھ کر نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اور اسے فوکس کرتے ہوئے جھاڑیوں اور درختوں کے ارد گرد دیکھنا شروع ہو گئی۔ اسے بھی درختوں کے پیچھے جھاڑیاں ہلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں لیکن وہاں اسے کانگو گوریلا تو کیا ایک خرگوش کا بچہ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''نہیں۔ ہمارے دائیں بائیں اور سامنے تو کچھ نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جس مچان پر ہم بیٹھے ہیں اس کے عقب میں کانگو گوریلے موجود ہوں۔ اس کے لئے ہمیں مچان سے نکلنا پڑے گا تب ہی ہم عقب کی طرف دیکھ سکیں گے''...... جولیا نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

''مچان سے نکل کر چند سیڑھیاں نیچے اتر جائیں تو آپ عقب کی طرف آسانی سے دیکھ سکیں گی''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں نیچے جا کر چیک کرتی ہوں''...... جولیا نے کہا اور وہ مچان کے ساتھ لگی ہوئی ایک ڈنڈے نما سیڑھی کی طرف بڑھی۔

''رکو''...... عمران نے کہا تو جولیا اور وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیوں۔ اب کیا ہوا ہے''...... جولیا نے اس کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ مجھے وہم ہوا تھا۔ یہاں کوئی کانگو گوریلا موجود نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہاں کوئی کانگو گوریلا موجود نہیں ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''جوزف اور جوانا نیچے گئے ہیں اگر کانگو گوریلے اس طرف آئے ہوتے تو وہ ہمیں فوراً ان کے بارے میں بتا دیتے اور کانگو گوریلے انہیں دیکھ کر ان پر حملہ کرتے تو جوزف اور جوانا ان پر فائرنگ شروع کر دیتے''...... عمران نے کہا تو ان سب کے ستے ہوئے چہرے جیسے بحال سے ہو گئے۔

''اوہ۔ ہاں۔ جوانا کی تو نہیں مگر جوزف کی سونگھنے کی حس بے حد تیز ہے۔ اگر کانگو گوریلے اس طرف آتے تو جوزف کو ان کے بارے میں فوراً معلوم ہو جاتا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن انہیں گئے کافی دیر ہو چکی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے دور جانے کے بعد ہی کانگو گوریلے اس طرف آئے ہوں''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بھی ممکن ہے اور ویسے بھی میں نے تین اطراف میں دیکھ لیا ہے تو چوتھی طرف دیکھ لینے میں کیا حرج ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ تمہاری اپنی مرضی ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... عمران نے کہا تو جولیا اسے تیز نظروں سے گھورتی ہوئی سیڑھیاں اترتی چلی

گئی۔ چند سیڑھیاں اتر کر اس نے ایک ہاتھ سے سیڑھی کے ایک ڈنڈے کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے دوسرے ہاتھ میں موجود نائٹ ٹیلی سکوپ اپنی آنکھوں سے لگائی اور چوتھی سمت دیکھنا شروع ہو گئی۔ اس طرف جھاڑیاں زیادہ اونچی اور گھنی تھیں۔ جولیا نے چونکہ نائٹ ٹیلی سکوپ ایڈجسٹ کر رکھی تھی اس لئے وہ دور تک کا آسانی سے جائزہ لے سکتی تھی۔ اسے اندھیرے میں اس طرف جھاڑیاں ہلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور ساتھ ہی اسے ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے جھاڑیوں میں آہستہ آہستہ بے شمار انسانی سر حرکت کر رہے ہوں۔

''یہ انسانی سر کیسے ہیں''...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے جس ہاتھ سے سیڑھی کا ڈنڈا پکڑا ہوا تھا اس کے گرد اپنا بازو گھمایا اور اپنا جسم درخت سے چپکا کر دوسرے ہاتھ سے نائٹ ٹیلی سکوپ کو مزید فوکس کرنے لگی۔ جیسے ہی اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ فوکس کی یہ دیکھ کر وہ بری طرح سے چونک پڑی کہ جھاڑیوں میں بے شمار انسانی سر موجود تھے جو سیاہ فاموں کے تھے۔ وہ سب جھاڑیوں میں چھپے ہوئے تھے اور آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے جیسے وہ جھاڑیوں میں جھکے جھکے ہوئے انداز میں چل رہے ہوں۔

''اوہ۔ یہ تو کسی قبیلے کے وحشی معلوم ہوتے ہیں''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک بار پھر وہاں کھڑے کھڑے چاروں طرف نائٹ ٹیلی سکوپ گھمائی تو اسے چاروں اطراف میں

ایسے ہی سیاہ فاموں کے سر دکھائی دیئے جو انتہائی غیر محسوس انداز میں جھاڑیوں میں سے ہوتے ہوئے ان کی جانب بڑھ رہے تھے۔

''کچھ دکھائی دیا مس جولیا''...... اوپر سے صفدر نے اسے آواز دے کر پوچھا تو جولیا نے نائٹ ٹیلی سکوپ اپنی گردن میں لٹکائی اور ڈنڈے پکڑتی ہوئی اوپر چڑھتی چلی گئی اور دوبارہ مچان میں آ گئی۔

''کیا ہوا آپ کافی پریشان دکھائی دے رہی ہیں''...... اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی صفدر نے چونکتے ہوئے کہا اس کی بات سن کر عمران بھی چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔

''عمران کا خیال غلط نہیں ہے۔ ہمیں واقعی چاروں اطراف سے گھیرے میں لیا جا رہا ہے''...... جولیا نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی جولیا کی بات سن کر بری طرح سے چونک پڑے تھے۔

''اوہ۔ کیا کانگو گوریلے ہمیں گھیر رہے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ کسی قبیلے کے سیاہ فام وحشی ہیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ان کے ہاتھوں میں نیزے ہیں''۔ جولیا نے جواب دیا۔

''کیا وہ عقب کی طرف سے آ رہے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں وہ ہمارے چاروں طرف موجود ہیں۔ اوپر سے پہلے

ہمیں صرف جھاڑیاں ہلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں نیچے جا کر جب میں نے جھاڑیوں کو فوکس کیا تو مجھے ان کے سر دکھائی دیئے تھے۔ وہ چاروں طرف سے ہمیں گھیر رہے ہیں“...... جولیا نے جواب دیا۔

”حیرت ہے۔ ان وحشیوں کے آنے کا جوزف کو پتہ کیوں نہیں چلا۔ گوریلے ہوں یا وحشی ان کی بو تو وہ بہت پہلے ہوا میں سونگھ لیتا ہے“......عمران نے کہا۔

”اس کی دو وجوہات ہوسکتی ہیں“......کیپٹن شکیل نے کہا۔

”کیا“......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”ہم سے زیادہ جوزف اور جوانا کے جسموں پر کانگو گوریلوں کا خون لگا ہوا ہے جس کی بو اب خاصی تیز ہوگئی ہے ہوسکتا ہے کہ اس بو کی وجہ سے جوزف کو ہوا میں ان وحشیوں کی آمد کا پتہ نہ چلا ہو“......کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اور دوسری وجہ“...... جولیا نے پوچھا۔

”وہ تالاب کی تلاش میں گئے ہیں شاید وہ کافی آگے نکل گئے ہیں اس لئے یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے ان وحشیوں کو نہ دیکھا ہو اور وحشی ان کے دور جانے کے بعد ہی اس طرف آئے ہوں“......کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ اگر کانگو گوریلوں کے خون کی بو کا مسئلہ ہوتا تو جوزف ہوا میں کسی تالاب کے پانی کی بو کیسے سونگھتا۔ بہرحال میں دیکھتا

ہوں کہ یہ کس قبیلے کے وحشی ہیں اور یہ اس طرح خاموشی سے ہمیں گھیرنے کی کوشش کیوں کر رہے ہیں“...... عمران نے کہا اور وہ مچان کے ساتھ لگی ہوئی سیڑھی کی طرف بڑھ گیا اور غور سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

”یہ نائٹ ٹیلی سکوپ لو اور اب دیکھو“...... جولیا نے کہا تو عمران نے اس سے نائٹ ٹیلی سکوپ لی اور اور آنکھوں سے لگا کر جھاڑیوں کی طرف دیکھنے لگا۔ ابھی اس نے آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ لگائی ہی تھی کہ اچانک اسے انتہائی ناگوار اور تیز بو کا احساس ہوا۔ یہ بو ایسی تھی جیسے وہ کسی ایسی جگہ آ گیا ہو جہاں مردہ جانوروں کی لاشیں گل سڑ رہی ہوں۔ عمران نے اپنا سانس روکنا چاہا لیکن اس وقت تک بو اس کے دماغ پر چڑھ چکی تھی۔ اسی لمحے عمران کا سر چکرایا۔ وہ چونکہ مچان کے کنارے پر جھکے ہوئے انداز میں کھڑا تھا اس لئے جیسے ہی اس کا سر چکرایا اس کے پیر تختوں سے اکھڑتے چلے گئے اور وہ مچان سے نکل کر سر کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اس سرانڈ بھری تیز بو کی تاب نہ لا کر مچان میں گرتے چلے گئے۔

شگارا اپنے کیبن کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تو باہر بھوپت اصلی روپ میں کھڑا تھا۔ شگارا کو باہر آتے دیکھ کر بھوپت نے اس کے احترام میں سر جھکا دیا۔

شگارا کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات تھے اور اس کی آنکھیں فتح کی سرشاری سے چمک رہی تھیں۔ وہ بھوپت کی طرف بڑھا اور اس نے بھوپت کے کاندھے پر تعریفی انداز میں ہاتھ مارنا شروع کر دیا۔

’’تم نے بہت اچھا کام کیا ہے بھوپت۔ میں تم سے بے حد خوش ہوں۔ تمہاری وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی موت کے سیاہ کنویں میں پہنچ گئے ہیں جہاں اب وہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ اب وہ اس کنویں میں اس وقت تک پڑے رہیں گے جب تک کہ انہیں موت نہیں آ جاتی‘‘...... شگارا نے کہا۔

’’میں نے تم سے وعدہ کیا تھا شگارا کہ میں ان سب کو ہلاک کرنے میں تمہاری مدد کروں گا‘‘...... بھوپت نے بھیانک انداز میں دانت نکالتے ہوئے کہا۔

’’کیا تمہیں یقین ہے کہ اس لڑکی سمیت وہ تمام افراد سیاہ کنویں میں قید ہو چکے ہیں جو عمران کے ساتھ جنگلوں میں آئے تھے‘‘...... شگارا نے پوچھا۔

’’اس بارے میں، میں لاعلم ہوں شگارا۔ میں نے مچانوں کے پاس جانوروں کی سڑی ہوئی لاشوں پر سحر کر کے پھینک دی تھیں اور پھر میں فوراً ہی وہاں سے نکل گیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ جانوروں کی سڑی ہوئی لاشوں کی بو کی وجہ سے مچانوں پر موجود تمام افراد بے ہوش ہو جائیں گے جنہیں اتارنے کی ذمہ داری تمہارے قبیلے کے وحشیوں کی تھی۔ وحشیوں نے مچانوں سے بے ہوش افراد کو اتارا اور انہیں سیاہ کنویں کے پاس لے گئے تھے اور پھر انہوں نے ان تمام افراد کو ایک ایک کر کے سیاہ کنویں میں پھینک دیا تھا۔ جب میں اس کنویں کے پاس آیا اور میں نے اندر جھانکا تو مجھے کنویں میں بہت سے انسان ایک دوسرے کے اوپر گرے ہوئے دکھائی دیئے۔ چونکہ ان پر میں نے مکراگی کا وار کیا تھا اس لئے میں کنویں میں اتر کر انہیں دیکھ نہیں سکتا تھا۔ ان سب کو وہاں دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ تمہارے قبیلے کے وحشیوں نے ان سب کو ہی سیاہ کنویں میں پھینک دیا ہے تو میں نے اس کنویں کے منہ پر وزنی چٹان رکھ کر

اسے بند کر دیا تھا اور تمہیں بتانے کے لئے چلا آیا تھا“...... بھوپت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ظاہر سی بات ہے۔ جانوروں کی سڑی ہوئی لاشوں کی بو سے اگر وہ سب بے ہوش ہو گئے تھے تو میرے قبیلے کے وحشیوں کو کسی بے ہوش آدمی کو وہاں چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ ان سب کو لے آئے ہوں گے اور انہیں لا کر سیاہ کنویں میں پھینک دیا ہو گا“...... شگارا نے کہا تو بھوپت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتے اچانک شگارا کی نظر بھوپت کے پیچھے ایک سائے پر پڑی جو آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ سایہ دیکھ کر شگارا بری طرح سے اچھل پڑا۔

”یہ کس کا سایہ ہے“...... شگارا نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ بھوپت نے پلٹ کر پیچھے دیکھا تو وہ بھی اس سائے کو دیکھ کر بری طرح سے اچھل پڑا۔ اسی لمحے سایہ ان سے کچھ فاصلے پر آ کر رک گیا اور پھر اچانک اس سائے نے زمین سے کسی انسان کی طرح اٹھ کر کھڑا ہونا شروع کر دیا۔ بھوپت اور شگارا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر زمین پر کھڑے ہوتے ہوئے سائے کی جانب دیکھ رہے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے سایہ یوں کھڑا ہو گیا جیسے اس کا باقاعدہ ایک وجود ہو۔ اسی لمحے اس سائے کے چہرے پر ایک خوبصورت لڑکی کا چہرہ دکھائی دیا۔ اس چہرے پر نظر پڑتے ہی شگارا کی آنکھیں پھٹ پڑیں۔ بھوپت بھی اس چہرے کو دیکھ کر بری طرح سے لرز اٹھا تھا۔

”کک۔ کک۔ کٹانگا دیوی“...... بھوپت کے منہ سے خوف زدہ سی آواز نکلی۔ وہ پلٹا اور تیزی سے بھاگنے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے سائے کا ہاتھ اٹھا اور اس نے بھوپت کی طرف انگلی سے ہلکا سا اشارہ کیا تو بھوپت کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ زور دار جھٹکا کھا کر ہوا میں اچھلا اور دھب سے کمر کے بل نیچے آ گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے بری طرح سے چیخنا اور تڑپنا شروع کر دیا جیسے اسے آگ میں زندہ جلایا جا رہا ہو۔

”کک۔ کک۔ کٹانگا دیوی۔ تت تت۔ تم یہاں“...... شگارا نے سائے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں کٹانگا دیوی۔ تو وہ تم ہو جس نے میرے شکار کو میرے منہ سے چھیننے کی کوشش کی ہے“...... کٹانگا دیوی نے شگارا کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

”شکار۔ کون سا شکار۔ میں نے کب تمہارے منہ سے تمہارا شکار چھینا ہے“...... شگارا نے انجان بننے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”زیادہ انجان بننے کی کوشش مت کرو شگارا۔ مجھے سب معلوم ہو گیا ہے۔ تم اور تمہاری پاتال کی اس سیاہ طاقت بھوپت نے جو کچھ بھی کیا ہے مجھے اس کا علم ہو گیا ہے۔ میں یہ بھی جان چکی

ہوں کہ تم مجھے تسخیر کرنے کے لئے یہ سب کر رہے ہو۔ تم سمجھتے ہو
کہ اگر تم اس لڑکی کو ہلاک کر دو گے جس کا میں جسم حاصل کرنا
چاہتی ہوں تو تمہارے لئے مجھے تسخیر کرنا آسان ہو جائے گا اور تم
اس لڑکی اور اس کے ساتھیوں کو سیاہ کنویں میں قید کر دو گے تو مجھے
اس کا علم ہی نہ ہو سکے گا۔ یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہے شگارا۔
بہت بڑی بھول۔ میں عام شیطانی ذریت نہیں ہوں۔ میں کٹانگا
دیوی ہوں۔ کٹانگا دیوی سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں
ہے۔ تم نے بہت چالاکی سے کام لیا ہے۔ تم چاہتے تھے کہ تم
عمران اور اس لڑکی سمیت سب کو بے ہوش کر کے خاموشی سے ان
کے ساتھیوں سمیت سیاہ کنویں میں پھینک دو گے تو مجھے کچھ پتہ ہی
نہیں چلے گا اور میں کبھی اس لڑکی کو تلاش کر کے اس کا جسم حاصل
نہیں کر سکوں گی اور ان جنگلوں میں سایہ بن کر بھٹکتی رہوں گی اور
تم اپنا شیطانی جال بچھا کر مجھے اپنے بس میں کر لو گے اور مجھے اپنی
انگلیوں پر نچانا شروع کر دو گے۔ یہی سب چاہتے تھے نا تم"۔
کٹانگا دیوی نے شگارا کی جانب غضبناک نظروں سے گھورتے
ہوئے کہا۔

"نہیں کٹانگا دیوی۔ تمہیں بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں
کالے شیطان کا پجاری ہوں۔ تم جیسی کئی دیویاں میرے پیر چھوتی
ہیں۔ مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں تمہیں تسخیر کرنے کی کوشش
کروں۔ تم اپنا اصل جسم کھو چکی ہو اور ایک سائے کے روپ میں

ہو اور یہ سایہ بھی تمہارا اپنا نہیں ہے۔ تم اب صرف نام کی دیوی ہو
تم میں دیویوں والی کوئی خصوصیت نہیں ہے اس لئے تم میرے لئے
قطعی طور پر بے کار ہو اور میں بے کار شیطانی ذریتوں کو اپنے پاس
رکھنا گوارا نہیں کرتا ہوں"...... شگارا نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم بہت چالاک ہو شگارا۔ بہت چالاک۔ لیکن میں
تمہاری کسی چالاکی میں آنے والی نہیں ہوں۔ تم نے اور تمہاری اس
طاقت بھوپت نے میرے راستے کی دیوار بننے کی کوشش کی ہے۔
جس کی سزا کے طور پر میں تمہارے اس بھوپت کو تو یہیں ختم کر
دوں گی لیکن میں تمہیں بھی نہیں چھوڑوں گی۔ تم چونکہ انسان ہو اور
تمہارا تعلق کالے شیطان سے ہے اس لئے میں ابھی تمہیں کوئی
نقصان نہیں پہنچا سکتی لیکن یاد رکھنا جیسے ہی میں اس لڑکی کا جسم
حاصل کر لوں گی تو میری ساری طاقتیں بحال ہو جائیں گی۔ جیسے
ہی میری طاقتیں بحال ہوں گی میں پھر آؤں گی اور تمہیں تمہارے
کئے کی سزا ضرور دوں گی"...... کٹانگا دیوی نے اسی طرح انتہائی
خوفناک انداز میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

"نہیں کٹانگا دیوی۔ تم ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔ تم میرا کچھ نہیں
بگاڑ سکتی ہو نہ اب اور نہ اپنی ساری طاقتیں حاصل کرنے کے بعد۔
مجھ پر کوئی بھی وار کرنا تمہارے لئے ممکن نہیں ہے۔ جس طرح سے
اس وقت میرا کوئی وار تم پر اثر نہیں کرے گا اسی طرح تمہارا بھی
کوئی وار مجھے نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اب یہ بھی سن لو کہ میں

واقعی تمہیں تسخیر کرنا چاہتا ہوں۔ تم جس لڑکی کو ہلاک کر کے اس کے جسم میں سمانا چاہتی تھی۔ وہ اب میری قید میں ہے۔ میں نے اسے اس کے تمام ساتھیوں کے ساتھ سیاہ کنویں میں پھینک دیا ہے۔ بھوپت نے اس کنویں کا منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے۔ اب تم بھی چاہو تو اس کنویں کا منہ نہیں کھول سکو گی۔ لڑکی اور اس کے ساتھی بے ہوشی کی ہی حالت میں اس کنویں میں پڑے پڑے ہلاک ہو جائیں گے۔ چونکہ تم سوائے اس لڑکی کے کسی اور لڑکی کا جسم حاصل نہیں کر سکتی اس لئے تمہیں اسی طرح سائے کی ہی حالت میں رہنا پڑے گا۔ سائے کی حالت میں رہنے کی وجہ سے تم میرے کسی عمل میں دخل دینے کے قابل نہیں ہو۔ میں جلد ہی کالے دیوتا کا ایک مخصوص جاپ کروں گا اور اس کے قدموں میں بھینٹ چڑھا کر تمہارا پتلا بناؤں گا اور تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنے بس میں کر لوں گا۔ اس کے بعد جو میں چاہوں گا تمہیں وہی سب کرنا ہو گا۔ تم میری محکوم ہو گی اور تمہیں میرے ہر حکم کو ماننا پڑے گا"۔ شگارا نے اس بار انتہائی گرجدار لہجے میں کہا۔

"مجھے تسخیر کرنے کا خیال اپنے دل سے نکال دو شگارا۔ میں کٹانگا دیوی ہوں اور کٹانگا دیوی کو اس کی مرضی کے بغیر کوئی تسخیر نہیں کر سکتا"...... کٹانگا دیوی نے انتہائی خوفناک لہجے میں کہا۔

"مجھے تھوڑا سا وقت درکار ہے کٹانگا دیوی۔ میں کالے دیوتا کا اہم جاپ کر رہا ہوں جیسے ہی میرا یہ جاپ مکمل ہو گا میں تمہیں تسخیر

کرنے کا کام شروع کر دوں گا پھر دیکھنا تم کس طرح سے میرے قابو میں آتی ہو"...... شگارا نے گردن اکڑاتے ہوئے کہا۔

"مجھے تسخیر کرنے کے لئے تمہیں میرے ہمشکل پتلے کی ضرورت ہو گی شگارا اور میں جانتی ہوں میرا پتلا تمہاری یہ طاقت بھوپت ہی تمہیں بنا کر دے سکتا ہے۔ میں تمہارے سامنے بھوپت کو فنا کرنے جا رہی ہوں۔ جب یہ ہی نہیں رہے گا تو نہ تمہیں میرا پتلا مل سکے گا اور نہ تم مجھے تسخیر کر سکو گے"...... کٹانگا دیوی نے کہا اور اس کی بات سن کر شگارا بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا۔ کٹانگا دیوی جس کا ہاتھ پہلے ہی بھوپت کی جانب اٹھا ہوا تھا اور بھوپت زمین پر گرا بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ کٹانگا دیوی نے ہاتھ ایک بار پھر جھٹکا تو اچانک بھوپت کے بالوں بھرے جسم میں آگ لگ گئی۔ آگ لگتے دیکھ کر بھوپت کے منہ سے اور زیادہ دلخراش چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ زور زور سے ہاتھ مار کر اپنے جسم پر لگی ہوئی آگ بجھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آگ تیزی سے اس کے سارے جسم پر پھیل گئی تھی۔ بھوپت چیختا ہوا اٹھا اور آگ بجھانے کے لئے بری طرح سے اچھل اچھل کر ادھر ادھر بھاگنے لگا لیکن وہ جتنی زیادہ اچھل کود کر رہا تھا اس کے جسم پر لگی ہوئی آگ اور زیادہ بھڑکتی جا رہی تھی۔

بھوپت کو آگ کی لپٹوں میں دیکھ کر شگارا نے فوراً اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور اس نے ہاتھوں کو جوڑ کر بھوپت کی جانب کر

دیئے تو بھوپت کو یکلخت ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ ہوا میں اچھل کر دور جا گرا۔ گرنے کے باوجود اس کے جسم میں لگی ہوئی آگ نہیں بجھی تھی۔ شگارا نے جب بھوپت کو اسی طرح سے آگ میں جلتے دیکھا تو اس نے ایک بار پھر اس کی طرف دونوں ہاتھ جھٹکے۔ بھوپت زمین سے اٹھ کر ایک بار پھر ہوا میں اچھلا اور اُڑتا ہوا دور جا گرا لیکن اس کے باوجود اس کا جسم تیزی سے جل رہا تھا۔

"تم کچھ بھی کر لو شگارا۔ تم بھوپت کو میری لگائی ہوئی آگ سے نہیں بچا سکو گے۔ اس کا فنا ہونا طے ہے۔ یہ اب نہیں بچ سکے گا"...... کٹانگا دیوی نے شگارا سے مخاطب ہو کر انتہائی زہریلے لہجے میں کہا تو شگارا کسی زہریلے ناگ کی طرف پلٹ کر اس کی جانب دیکھنے لگا۔ بھوپت آگ کا شعلہ بنے چند لمحے تڑپتا رہا پھر آہستہ آہستہ اس کی چیخیں دم توڑتی چلی گئیں اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔ اب اس کا جسم زمین پر پڑا کسی خشک لکڑی کی طرح جل رہا تھا جس سے سیاہ رنگ کا دھواں بھی اٹھنا شروع ہو گیا تھا۔

"تم نے بھوپت کو فنا کر کے اچھا نہیں کیا ہے کٹانگا دیوی۔ ایسا کر کے تم نے میرے غیظ وغضب کو للکارا ہے۔ تم نے میری طاقت چھینی ہے جس کی میں تمہیں انتہائی خوفناک سزا دوں گا۔ میں تمہیں اب تسخیر نہیں کروں گا بلکہ تمہیں فنا کر دوں گا۔ تم اب میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکو گی کٹانگا دیوی"...... شگارا نے خونخوار بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں شگارا۔ اب تم یہ بھی نہیں کر سکتے۔ مجھے تسخیر کرنے کے لئے اور مجھے فنا کرنے کے لئے تمہیں ہر حال میں میرے ہمشکل پتلے کی ضرورت تھی اور تمہیں میرا ہمشکل پتلا بھوپت ہی بنا کر دے سکتا تھا جسے میں نے فنا کر دیا ہے۔ اب تم بے بس ہو چکے ہو۔ اب تم اپنے دماغ میں میرا خیال بھی نہیں لا سکو گے"...... کٹانگا دیوی نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں فنا کرنے کے لئے مجھے اگر کالے دیوتا کے معبد میں بھی جانا پڑے گا تو میں جاؤں گا کٹانگا دیوی۔ میں کالے دیوتا سے تمہارا پتلا بنوا کر لاؤں گا اور پھر دیکھتا ہوں کہ تم کس طرح سے میرے ہاتھوں فنا نہیں ہوتی"...... شگارا نے اسی انداز میں کہا۔

"ایسا وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا مگر تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے"...... کٹانگا دیوی نے سر جھٹک کر کہا۔

"تم نے بھوپت کو فنا کر کے اپنے لئے ایک اور بہت بڑی مصیبت مول لی ہے کٹانگا دیوی۔ تم شاید یہ بھول گئی ہو کہ بھوپت کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی اور خاص طور پر وہ لڑکی جس کا تم جسم حاصل کر کے زندہ ہونا چاہتی تھی وہ سیاہ کنویں میں قید ہیں۔ اس کنویں کو چونکہ بھوپت نے بند کیا تھا اس لئے اس کے فنا ہونے کی وجہ سے وہ کنواں بھی ہمیشہ کے لئے یہاں سے غائب ہو جائے گا جسے تم کسی بھی صورت میں تلاش نہیں کر سکو گی۔ اب تمہیں ہمیشہ اسی روپ میں رہنا پڑے گا۔ اسی سائے کے روپ میں اور

میں تمہیں ایک بات اور بتا دینا چاہتا ہوں جسے سن کر تمہارے ہوش اُڑ جائیں گے''...... شگارا نے زہریلے لہجے میں کہا۔

''کون سی بات''...... کٹانگا دیوی نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''تم نے جس لڑکی کا سایہ حاصل کیا تھا وہ ایک زندہ انسان تھی اور جب انسان ہلاک ہوتا ہے تو اس کے ساتھ اس کا سایہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ تمہارے پاس یہ سایہ اس وقت تک رہے گا جب تک اس لڑکی کا جسم کنویں میں باقی ہے۔ جیسے ہی مرنے کے بعد لڑکی کا جسم گلنا سڑنا شروع ہوگا تمہاری طاقتوں میں کمی واقع ہونا شروع ہو جائے گی اور پھر جب لڑکی کی لاش گل سڑ کر مٹی کا ڈھیر بن جائے گی تو تمہارے پاس موجود اس کا سایہ بھی ختم ہو جائے گا۔ اس سائے کے ختم ہوتے ہی تم بھی فنا ہو جاؤ گی۔ تمہاری یہ سائے کی زندگی بہت چھوٹی ہے کٹانگا دیوی۔ بہت ہی چھوٹی''...... شگارا رکے بغیر مسلسل بولتا چلا گیا لیکن اس کی باتوں کا جیسے کٹانگا دیوی پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

''میری یہ زندگی کبھی ختم نہیں ہوگی شگارا۔ تم اس بات پر خوش ہو رہے ہو نا کہ بھوپت نے لڑکی اور اس کے تمام ساتھیوں پر مکراگی کا وار کیا تھا جس سے وہ سب بے ہوش ہو گئے تھے اور پھر تمہارے قبیلے کے وحشیوں نے ان سب کو اٹھا کر سیاہ کنویں میں پھینک دیا تھا''...... کٹانگا دیوی نے زہریلے انداز میں مسکراتے

ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہوا تھا''...... شگارا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''میرے آنے سے چند لمحے قبل تم بھوپت سے پوچھ رہے تھے کہ کیا لڑکی اور اس کے تمام ساتھی کنویں میں پہنچا دیئے گئے ہیں یا نہیں تو بھوپت نے تمہیں جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ کنویں میں اتر کر انہیں نہیں دیکھ سکتا ہے اور اسے اس بات کا بھی علم نہیں ہے کہ کنویں میں کون کون موجود ہے''...... کٹانگا دیوی نے اسی انداز میں کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے میں اپنی جھونپڑی سے باہر آیا تھا۔ میں بھوپت کے ساتھ سیاہ کنویں کی طرف جانا چاہتا تھا تاکہ میں اپنی طاقتوں سے یہ دیکھ سکوں کہ عمران اور اس کے سبھی ساتھی کنویں میں موجود ہیں یا نہیں''...... شگارا نے کہا۔

''تو جاؤ اور جا کر دیکھو اس کنویں میں۔ تمہیں خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ کنویں میں وہ لڑکی موجود ہے یا نہیں''...... کٹانگا دیوی نے کہا تو شگارا بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا وہ لڑکی اس کنویں میں نہیں ہے''...... شگارا نے اس بار بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ جب بھوپت نے ان سب کو بے ہوش کرنے کے لئے ان پر مکراگی کا وار کیا تھا تو وہ لڑکی ایک مچان میں گر کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ جب تمہارے قبیلے کے وحشی ان بے ہوش انسانوں

کو اتارنے کے لئے اوپر چڑھے تھے تو میں ان سے پہلے اس مچان میں پہنچ گئی تھی جس میں وہ لڑکی بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ میں نے فوراً اس لڑکی کو اٹھایا اور وہاں سے لے کر غائب ہو گئی۔ اب وہ لڑکی میرے پاس ہے۔ میں جلد ہی اسے مجبور کر دوں گی کہ وہ مجھے اپنا جسم دے دے۔ جس دن اس نے میری بات مان لی اور میں اس کے جسم میں داخل ہو گئی اسی دن میری ساری طاقتیں بحال ہو جائیں گی اور جس وقت میری طاقتیں بحال ہو گئیں میں ایک بار پھر تم سے ملنے کے لئے آؤں گی اور وہ وقت تمہاری زندگی کا آخری وقت ہو گا۔ تم کٹانگا دیوی کے ہاتھوں نہیں بچ سکو گے۔ میں نے جس طرح تمہاری سب سے بڑی شیطانی طاقت بھوپت کو فنا کیا ہے اسی طرح میں تمہیں بھی ہلاک کر دوں گی اور تمہاری لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس جنگل کے جانوروں کو کھلا دوں گی۔ تم بس اب اس وقت کا انتظار کرو جب میں موت کے سائے سے اصلی موت بن کر تمہارے سامنے نہ آ جاؤں“...... کٹانگا دیوی نے کہا اور اس کی بات سن کر شگارا کا رنگ اُڑ گیا۔ اس بار اس کے چہرے پر حقیقتاً بے پناہ خوف کے سائے لہرانا شروع ہو گئے تھے۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم اس لڑکی کو کیسے لے جا سکتی ہو۔ تم تم“...... شگارا نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی لرزش دیکھ کر کٹانگا دیوی کے چہرے پر بے پناہ سفاکی چھا گئی۔

”ایسا ہو چکا ہے شگارا۔ لڑکی میرے قبضے میں ہے۔ اگر تمہیں

میری بات کا یقین نہیں ہے تو جاؤ اور خود سیاہ کنویں میں جھانک کر دیکھ لو لیکن افسوس اب شاید تم اس کنویں میں بھی نہیں جھانک سکو گے کیونکہ ابھی ابھی تم نے بتایا تھا کہ بھوپت کے فنا ہوتے ہی وہ کنواں بھی ہمیشہ کے لئے غائب ہو گیا ہے۔ اس کنویں میں موجود لڑکی کے تمام ساتھی بھی ہلاک ہو چکے ہوں گے اور تم نے ان سب کو ہلاک کر کے میری بہت بڑی مشکل حل کر دی ہے ۔ اب مجھے ان سب کو اپنے ہاتھوں ہلاک کرنے کی کوفت نہیں اٹھانی پڑے گی۔ میں صرف اس لڑکی پر ہی توجہ دوں گی جس کا مجھے جسم چاہئے“......

کٹانگا دیوی نے کہا تو شگارا کے چہرے کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا اور وہ انتہائی خوف بھری نظروں سے کٹانگا دیوی کو دیکھنے لگا۔

”ایسا نہیں ہو سکتا۔ ایسا۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے“...... شگارا نے بری طرح سے لرزہ براندام لہجے میں کہا۔

”کیا ہو سکتا ہے اور کیا نہیں اس کا پتہ تمہیں جلد ہی چل جائے گا شگارا۔ جب میں سائے سے نکل کر اس لڑکی کے جسم میں داخل ہو کر تمہارے سامنے آؤں گی“...... کٹانگا دیوی نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا اور پھر اچانک اس کا سایہ وہاں سے غائب ہوتا چلا گیا۔ کٹانگا دیوی کے سائے کو غائب ہوتے دیکھ کر شگارا کی آنکھیں پھٹ پڑیں۔

”اوہ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ اگر واقعی لڑکی، کٹانگا دیوی کی قید میں ہے تو وہ ضرور اس سے اس کا جسم حاصل کر لے گی۔ اگر کٹانگا

دیوی کو اس لڑکی کا جسم مل گیا تو وہ حقیقتاً دیوی بن جائے گی جس کا میں تو کیا کالا دیوتا بھی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ کٹانگا دیوی مجھے یہاں آتے ہی ہلاک کر دے گی۔ اب میں کیا کروں۔ اس سے کس طرح سے اپنی جان بچاؤں۔ اس بدبخت دیوی نے تو میری سب سے بڑی طاقت بھوپت کو بھی فنا کر دیا ہے جو مجھے ہر طرح کی مصیبتوں اور پریشانیوں سے بچا سکتا تھا۔ کہاں جاؤں میں۔ کیا کروں۔ کیا کروں"...... شگارا نے انتہائی بے چینی سے بار بار کیا کروں، کیا کروں کی رٹ لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے جسم میں اب بھی خوف کی لرزش تھی۔ کٹانگا دیوی کا موت کا سایہ وہاں سے جا چکا تھا لیکن شگارا کو اب بھی کٹانگا دیوی کے بے شمار موت کے سائے اپنے اردگرد ناچتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

جوزف اور جوانا جیسے ہی نیچے اترے جوزف نے ہوا میں کچھ سونگھنا شروع کر دیا۔

"ہمیں شمال کی طرف جانا ہے۔ مجھے اس طرف سے تالاب کے پانی کی خوشبو آتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے"...... جوزف نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے شمال کی جانب بڑھ گئے۔ وہ جھاڑیوں سے گزرتے ہوئے درختوں کے ایک جھنڈ میں آئے اور اس جھنڈ سے گزرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ جنگل سے جانوروں کے چیخنے چلانے کی مخصوص آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جوزف اور جوانا نے احتیاطاً اپنے ہولسٹروں سے ریوالور نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے تاکہ اگر کوئی خطرناک درندہ اچانک ان کے سامنے آجائے تو وہ اس سے اپنا بچاؤ کر

سکیں۔

درختوں سے نکل کر وہ جیسے ہی دوسری طرف آئے انہیں سامنے ایک بہت بڑا تالاب دکھائی دیا۔ تالاب کا پانی بے حد صاف و شفاف تھا اور روشنی میں آسمان کی طرح نیلا نیلا سا دکھائی دے رہا تھا۔ تالاب دیکھ کر جوزف کے چہرے پر انتہائی مسرت بھرے تاثرات ابھر آئے۔

''وہ رہا تالاب۔ دیکھا۔ میں نے کہا تھا نا کہ تالاب اسی طرف ہے اور اس تالاب کا پانی صاف ہے''...... جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جوانا نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے تالاب کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ ابھی وہ تالاب کے نزدیک پہنچے ہی تھے کہ اسی لمحے جوزف ٹھٹھک گیا اور وہ پلٹ کر حیرت بھری نظروں سے چاروں طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔ اسے ٹھٹھکتے دیکھ کر جوانا بھی رک گیا تھا اور حیرت بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

''کیا ہوا۔ تم رک کیوں گئے ہو اور اس طرح چاروں طرف کیا دیکھ رہے ہو''...... جوانا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم جس طرف سے آئے ہیں اس طرف بہت بڑی گڑبڑ ہونے والی ہے''...... جوزف نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیسی گڑبڑ''...... جوانا نے چونک کر کہا۔

''ایک منٹ رکو۔ مجھے ہوا سونگھنے دو۔ مجھے ہوا میں ایک عجیب سی بو محسوس ہو رہی ہے''...... جوزف نے کہا اور اس کی ناک کے نتھنے تیزی سے پھولنے اور پچکنے شروع ہو گئے۔

''اوہ۔ اوہ''...... جوزف کے منہ سے خوف بھری آواز نکلی۔

''اب کیا ہوا''...... جوانا نے جوزف کو اوہ اوہ کرتے دیکھ کر بری طرح سے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''میرا اندازہ غلط نہیں ہے۔ باس اور اس کے ساتھی شدید خطرے میں ہیں۔ انہیں چاروں طرف سے گھیرا جا رہا ہے۔ مجھے ہوا میں شگارا قبیلے کے وحشیوں کی بو مل رہی ہے۔ وہ بڑی تعداد میں ہیں اور وہ سب اسی طرف جا رہے ہیں جہاں باس اور باقی سب مچانوں میں موجود ہیں''...... جوزف نے کہا تو اس کی بات سن کر جوانا کے چہرے پر بھی تشویش کے سائے لہرانے شروع ہو گئے۔

''یہ وہی وحشی ہیں نا جن کے بارے میں تم نے بتایا تھا کہ انہوں نے ہی سر داور اور دوسرے ایشیائی سائنس دانوں کو اپنے پاس قید کر رکھا ہے''...... جوانا نے پوچھا۔

''ہاں۔ ان وحشیوں کو یقینی طور پر شگارا نے ہی بھیجا ہے اور شگارا چاہتا ہے کہ کٹانگا دیوی کسی بھی قیمت پر مس جولیا کا جسم نہ حاصل کر سکے۔ وہ خود کٹانگا دیوی کو اپنے بس میں کرنا چاہتا ہے اور وہ کٹانگا دیوی کو اسی صورت میں اپنے قابو میں کر سکتا ہے جب

وہ مس جولیا، باس اور ان تمام افراد کو ہلاک کر دے جنہیں کٹانگا
دیوی اپنا شکار سمجھتی ہے''...... جوزف نے کہا۔
''تو کیا یہ وحشی ماسٹر اور ہم سب کو ہلاک کرنے کے لئے یہاں
آئے ہیں''...... جوانا نے پوچھا۔
''ہاں۔ اس کے سوا ان کے یہاں آنے کا اور کیا مقصد ہو سکتا
ہے۔ آؤ۔ جلدی آؤ میرے ساتھ۔ ہمیں باس اور ان سب کو ان
وحشیوں سے بچانا ہے۔ آؤ۔ جلدی''...... جوزف نے تیز لہجے میں
کہا اور وہ تیزی سے واپس اس طرف بھاگنے لگا جس طرف مچانیں
موجود تھیں۔ اسے بھاگتے دیکھ کر جوانا بھی اس کے پیچھے بھاگ
پڑا۔ وہاں چونکہ ہر طرف گھنی جھاڑیاں موجود تھیں اس لئے ان کے
بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں بہت ہلکی سنائی دے رہی تھیں۔
دونوں درختوں کے جھنڈ سے ہوتے ہوئے جھاڑیوں سے بھرے
ہوئے ایک حصے میں پہنچے تو انہوں نے آگے موجود جھاڑیوں میں
بے شمار سیاہ فام وحشیوں کو جھکے جھکے انداز میں آگے بڑھتے ہوئے
دیکھا۔ ان وحشیوں کے ہاتھوں میں نیزے اور بڑی بڑی کلہاڑیاں
تھیں۔ ان وحشیوں کی تعداد واقعی کافی زیادہ تھی۔ جسے دیکھ کر
جوزف اور جوانا کی پیشانیوں پر بل سے پڑ گئے تھے۔
''ان وحشیوں کی تعداد تو بہت زیادہ ہے۔ اب''...... جوانا نے
پریشانی کے عالم میں کہا۔
''میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ ہمارے پاس محض دو دو ریوالور

ہیں۔ ان ریوالوروں میں اتنی گولیاں نہیں ہیں کہ ہم ان سب
وحشیوں کو مار سکیں''...... جوزف نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔
''وحشی بہت آہستہ آہستہ اور محتاط انداز میں ماسٹر اور اس کے
ساتھیوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم دونوں
ان وحشیوں کے پہنچنے سے پہلے ان درختوں تک پہنچ جائیں جہاں
مچانیں بنی ہوئی ہیں۔ ہم ماسٹر اور سب کو بتا کر الرٹ کر دیں گے
تاکہ وہ ان وحشیوں کے اچانک ہونے والے ممکنہ حملے سے خود کو
بچا سکیں''...... جوانا نے کہا۔
''اس کے لئے ہمیں ان وحشیوں سے نظر بچا کر جانا ہو گا لیکن
یہاں چاروں طرف وحشی موجود ہیں۔ ہم ان کی نظروں میں آئے
بغیر آگے نہیں جا سکیں گے''...... جوزف نے کہا۔
''ہم درختوں کے اوپر سے ہوتے ہوئے تو اس طرف جا سکتے
ہیں''...... جوانا نے کہا تو جوزف چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا
جیسے وہ جوانا کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔
''تمہارا مطلب ہے کہ ہم درختوں پر چھلانگیں لگاتے ہوئے
مچانوں والے درختوں کی طرف جائیں''...... جوزف نے کہا۔
''ہاں۔ درخت ایک دوسرے سے فاصلے پر تو ہیں لیکن ان کی
شاخیں کافی بڑی ہیں اور دوسرے درختوں کے نزدیک آ رہی ہیں
اگر ہم درختوں پر چڑھ کر شاخوں کو پکڑتے ہوئے آگے جائیں گے
تو اندھیرا ہونے کی وجہ سے نیچے موجود وحشی ہمیں نہیں دیکھ سکیں

گے''...... جوانا نے کہا۔

''گڈ آئیڈیا۔ واقعی ہم ایسا کر سکتے ہیں۔ آؤ۔ اس درخت پر چڑھ جاؤ۔ یہ درخت اونچا بھی ہے اور آگے سے جھک کر اگلے درخت سے جڑا ہوا بھی ہے۔ ہم ایسے ہی درختوں کا انتخاب کریں گے اور تیزی سے باس تک پہنچنے کی کوشش کریں گے''...... جوزف نے کہا اور پھر وہ دونوں بندروں کی پھرتی سے درخت پر چڑھتے چلے گئے۔ درخت کا اوپر والا حصہ آگے سے جھکا ہوا تھا اور آگے موجود ایک اور درخت سے مل رہا تھا وہ اس شاخ سے ہوتے ہوئے دوسرے درخت پر آئے اور پھر دوسرے درخت کی شاخوں سے گزرتے ہوئے آگے موجود تیسرے درخت پر آ گئے۔ اسی طرح وہ درختوں کی شاخیں پکڑتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے کہ جوزف ایک بار پھر رک گیا۔

''اب کیوں رک گئے ہو۔ جلدی کرو۔ اب ہم ان مچانوں سے زیادہ دور نہیں ہیں جن میں ماسٹر اور باقی سب موجود ہیں۔ بس آٹھ دس درختوں کا فاصلہ ہے۔ ان درختوں سے ہوتے ہوئے ہم وحشیوں سے پہلے ماسٹر تک پہنچ جائیں گے''...... جوانا نے کہا۔

''اپنا سانس بند کر لو جوانا۔ جلدی اور جتنی دیر تک سانس روک سکتے ہو روک لینا''...... جوزف نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''مگر کیوں''...... جوانا نے اتنا ہی کہا تھا کہ اسے ہلکی ہلکی انتہائی بدبودار سرانڈ سی محسوس ہوئی۔ اس سرانڈ کو محسوس کرتے ہی جوانا نے

فوراً اپنا سانس روک لیا۔ جوزف کی نظریں سامنے موجود درختوں کے جھنڈ پر جمی ہوئی تھیں جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کی مچانیں موجود تھی۔ جوزف اور جوانا جس درخت پر تھے وہاں سے وہ اس مچان کو آسانی سے دیکھ سکتے تھے جس میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ جوزف کو عمران مچان سے جھک کر نیچے دیکھتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''باس سانس روک لو فار گاڈ سیک۔ یہاں مکراگی کا وار کیا گیا ہے۔ اگر تم پر مکراگی کا اثر ہو گیا تو تم بے ہوش ہو جاؤ گے۔ جلدی کرو باس۔ اپنا سانس روک لو۔ پلیز پلیز''...... جوزف نے دل ہی دل میں جیسے چیختے ہوئے عمران کو کہا۔ اس نے چونکہ سانس روکا ہوا تھا اس لئے وہ چیخ کر عمران کو کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے عمران کو کچھ بتانے کے لئے منہ کھولا تو اس کی سانسوں میں کچھ کہنے سے پہلے ہی سرانڈ شامل ہو جائے گی اور وہ فوراً بے ہوش ہو جائے گا۔ اسی لمحے یہ دیکھ کر جوزف کی آنکھیں پھٹ پڑیں کہ عمران مچان سے الٹ کر سر کے بل نیچے زمین پر گر رہا تھا۔

عمران کو اس طرح سر کے بل نیچے گرتے دیکھ کر جوزف اور جوانا کی آنکھیں پھیل گئیں اور پھر ان دونوں کی نظریں درخت کی جڑ کی طرف گئیں تو یہ دیکھ کر ان کے چہروں پر سکون آ گیا کہ وہاں خشک گھاس کا ڈھیر پڑا ہوا تھا جو مچانوں پر جانے والی سیڑھیوں کو چھپانے کے لئے شکاریوں نے پھیلا رکھا تھا۔ گھاس کا ڈھیر کافی

اونچا تھا۔ عمران سر کے بل گھاس کے اس ڈھیر پر گرا اور پھر پلٹا کھا کر نیچے گرتا نظر آیا۔ وہ گھاس کے ڈھیر سے جس انداز میں ٹھوس زمین پر گرا تھا اس سے اسے اتنی زیادہ چوٹ آنے کا اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا لیکن اگر وہاں گھاس نہ ہوتی اور عمران جس طرح سے سر کے بل نیچے گرا تھا۔ اس کا سر اگر ٹھوس زمین سے ٹکرا جاتا تو یقیناً اس کے سر کے ٹکڑے ہو جاتے۔

"ماسٹر کو کیا ہوا ہے یہ اس طرح مچان سے نیچے کیوں گر گیا ہے"...... جوانا نے جوزف کا کاندھا پکڑ کر اسے ہلا کر اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے اشاروں سے پوچھا۔

"رکو۔ ابھی بتاتا ہوں"...... جوزف نے اشارے سے ہی اسے جواب دیتے ہوئے کہا تو جوانا خاموش ہو گیا۔ اسی لمحے جوزف نے اس مچان سے ایک سائے کو نکل کر دائیں طرف موجود ایک درخت پر چھلانگ لگاتے دیکھا۔ اس سائے کو دیکھ کر جوزف بری طرح سے چونک پڑا۔ سائے کے کاندھے پر ایک لڑکی تھی جو بے ہوش دکھائی دے رہی تھی۔ سایہ کسی عورت کا معلوم ہو رہا تھا جو مچان سے کسی لڑکی کو کاندھوں پر ڈالے چھلانگ لگا کر دوسرے درخت پر چلی گئی تھی اور پھر وہ سایہ لڑکی کو لئے مختلف درختوں پر چھلانگیں لگاتا ہوا دور ہوتا دکھائی دیا۔ جوزف نے سائے کے کاندھوں پر موجود لڑکی کا چہرہ دیکھ لیا تھا۔ وہ جولیا تھی جسے سایہ مچان سے اٹھا کر درختوں پر چھلانگیں لگاتا ہوا وہاں سے بھاگ گیا تھا۔ سائے کو اس

طرح جولیا کو اپنے ساتھ لے جاتے دیکھ کر جوزف بے چین ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے کے عضلات بری طرح سے پھڑکنا شروع ہو گئے تھے اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ فوراً درختوں پر چھلانگیں لگاتا ہوا اس سائے کے پیچھے جائے جو جولیا کو لے جا رہا تھا لیکن کوئی ایسی طاقت تھی جو اسے ایسا کرنے سے منع کر رہی تھی۔

کچھ ہی دیر میں انہوں نے وحشیوں کو تیزی سے ان مچانوں کی طرف بڑھتے دیکھا جہاں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ دو وحشیوں نے عمران کو اٹھا لیا تھا اور باقی وحشی تیزی سے مچانوں پر چڑھتے جا رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں جوزف اور جوانا نے ان وحشیوں کو مچانوں پر موجود عمران کے ساتھیوں کو نیچے لاتے دیکھا۔

"اب ہم سانس لے سکتے ہیں"...... جوزف نے سانس لیتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا نے منہ کھول کر زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا۔ اتنی دیر تک سانس روکنے کی وجہ سے اس کا سینہ بری طرح سے پھول گیا تھا اور سانس روکنے کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے اور تم اس طرح یہاں کیوں رکے ہوئے ہو۔ کچھ کرتے کیوں نہیں۔ وحشیوں نے ماسٹر اور باقی سب کو پکڑ لیا ہے۔ اگر انہوں نے ماسٹر اور ان سب کو ہلاک کر دیا تو"۔ سانس بحال ہوتے ہی جوانا نے جوزف پر بری طرح سے بگڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ وحشی ماسٹر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک نہیں کریں گے"...... جوزف نے کہا۔

"کچھ دیر پہلے تو تم نے کہا تھا کہ شگارا قبیلے کے وحشی انتہائی سفاک ہیں اور وہ ماسٹر اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں اور اب کہہ رہے ہو کہ وحشی ماسٹر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک نہیں کریں گے"...... جوانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ بات میں نے مکراگی کا وار ہونے سے پہلے کہی تھی۔ مکراگی کے وار کی وجہ سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ شگارا قبیلے کے وحشی باس اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے نہیں آئے ہیں بلکہ وہ انہیں بے ہوش کر کے یہاں سے لے جانے کے لئے آئے ہیں"...... جوزف نے کہا۔

"مکراگی۔ یہ مکراگی کے وار سے تمہاری کیا مراد ہے"...... جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کالے جادو کا ایک وار ہوتا ہے جو شیطانی ذریات کرتی ہیں۔ اس وار کے لئے انہیں مردہ جانوروں کی گلی سڑی لاشوں کی ضرورت پڑتی ہے جن پر وہ سحر کر کے ادھر ادھر پھینک دیتی ہیں۔ ان گلی سڑی لاشوں سے ہولناک بدبو پھیل جاتی ہے اور جو اس بو کی زد میں آتا ہے وہ بے ہوش ہو جاتا ہے"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی ایسی ہی بو محسوس کی تھی۔ لیکن میں اور تم اس بو سے تو بے ہوش نہیں ہوئے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"ہم نے بروقت سانس روک لئے تھے۔ ویسے بھی بو کا رخ ان مچانوں کی طرف تھا جہاں باس اور ان کے باقی ساتھی موجود ہیں اس لئے اس بو کا اثر نہ ہم پر ہوا ہے اور نہ نیچے موجود ان وحشیوں پر ورنہ یہ سب بھی لمبے پڑے دکھائی دیتے"...... جوزف نے کہا تو جوانا نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"وہ دیکھو۔ وحشی باس اور باقی سب کو ایک جگہ جمع کر رہے ہیں۔ اب وہ ارد گرد کا جائزہ لے رہے ہیں تاکہ ہمارا کوئی اور ساتھی ہو تو وہ اسے بھی اٹھا کر لے جا سکیں"...... جوزف نے کہا۔ اس نے وحشیوں کو واقعی ادھر ادھر پھیلتے دیکھا تھا۔ وحشی درختوں کے ارد گرد دیکھ رہے تھے کہ شاید مچانوں سے کوئی عمران کی طرح انہیں نیچے گرا ہوا مل جائے لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ جوزف اور جوانا نے خود کو درخت کے گھنے پتوں میں چھپایا ہوا تھا اور ویسے بھی وہ ان وحشیوں سے کافی فاصلے پر تھے۔ اس لئے انہیں ان دونوں کا پتہ نہیں چل سکتا تھا۔

وحشی چند لمحے ادھر ادھر گھوم پھر کر باقی افراد کو تلاش کرتے رہے لیکن جب انہیں وہاں کوئی نہ ملا تو انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھایا اور انہیں لے کر ایک طرف روانہ ہو گئے۔

"یہ ماسٹر اور ہمارے دوسرے ساتھیوں کو کہاں لے جا رہے

ہیں“...... جوانا نے پوچھا۔

”معلوم نہیں۔ آؤ۔ ہم ان کے پیچھے چلتے ہیں لیکن چلنے سے پہلے ہمیں مچانوں سے جا کر اپنے تھیلے اٹھانے ہوں گے۔ انہوں نے باس اور ان کے ساتھیوں کو ہی اٹھایا ہوا ہے اور ہمارا سارا سامان مچانوں میں ہی چھوڑ دیا ہے“...... جوزف نے جواب دیا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جب وحشی مچانوں سے آگے نکل گئے تو جوزف اور جوانا درختوں سے اترے اور تیزی سے مچانوں والے درختوں کی جانب بھاگتے چلے گئے۔

وہ تیزی سے اس مچان پر آئے جہاں سے وہ تالاب ڈھونڈنے کے لئے گئے تھے اور جس مچان میں عمران اور باقی سب موجود تھے۔ یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں چمک اٹھیں کہ ان کے تھیلے مچانوں میں جوں کے توں موجود تھے۔ وحشیوں نے ان کے سامان کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔

جوزف اور جوانا نے اپنے اپنے تھیلے اٹھائے اور پھر جوزف نے کچھ سوچ کر عمران کا تھیلا بھی اپنے تھیلے کے ساتھ دوسرے کاندھے پر لٹکا لیا۔

”چلو جلدی کرو۔ کہیں وحشی ماسٹر اور ہمارے دوسرے ساتھیوں کو لے کر دور نہ نکل جائیں“...... جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے تیزی سے سیڑھی کے ذریعے درخت سے اترتے چلے گئے ان دونوں نے

اپنے تھیلوں سے مشین گنیں نکال کر ہاتھوں میں لے لی تھیں۔ درختوں سے نیچے آتے ہی وہ تیزی سے اس طرف دوڑنے لگے جس طرف وحشی عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے گئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ان وحشیوں تک پہنچ گئے جو ایک بڑے گروہ کی شکل میں چلے جا رہے تھے۔

”کیا خیال ہے۔ ہم پیچھے سے ان پر حملہ کر دیں“...... جوانا نے کہا۔

”نہیں۔ اگر ہم نے ان پر حملہ کیا تو یہ مت بھولو کہ باس سمیت ہمارے سارے ساتھی ان کے قبضے میں ہیں اور وہ سب بے ہوش ہیں جنہیں ہلاک کرنے میں انہیں ایک لمحے کا بھی وقت نہیں لگے گا“...... جوزف نے کہا تو جوانا ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”کیا یہ ان سب کو اپنے قبیلے میں لے جا رہے ہیں“...... جوانا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

”ظاہر ہے اور کہاں لے جا سکتے ہیں انہیں۔ میں تو یہی سوچ رہا ہوں کہ ہمیں خاموشی سے ان کا پیچھا کرنا چاہئے۔ اس طرح ہم بھی ان کے قبیلے تک پہنچ جائیں گے اور پھر ہم باہر سے ان کے قبیلے کا جائزہ لیں گے اور موقع ملتے ہی اپنے ساتھیوں کو چھڑانے کے لئے ان کے قبیلے پر حملہ کر دیں گے“...... جوزف نے کہا۔

”یہ زیادہ مناسب رہے گا۔ ہم اس طرح ان کی قید سے ماسٹر اور باقی سب کو بھی چھڑا لیں گے اور اگر سردار اور ان کے ساتھی

بھی وہاں ہوئے تو ہم انہیں بھی وہاں سے نکال لیں گے''...... جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ خاموشی سے وحشیوں کے پیچھے چلنا شروع ہو گئے۔ وحشی مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے رکے بغیر آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ وہ سب خاموشی سے اپنا سفر کر رہے تھے۔

جوانا نے سائے کو مچان سے جولیا کو نکال کر لے جاتے نہیں دیکھا تھا اس لئے جوزف نے بھی اسے کچھ بتانا مناسب نہیں سمجھا تھا البتہ وہ مسلسل جولیا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اس نے چونکہ سائے کو بھی دیکھا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ کٹانگا دیوی کا ہی سایہ ہے جو جولیا کو شگارا قبیلے کے وحشیوں کے پہنچنے سے پہلے وہاں سے نکال کر لے گئی تھی۔

وحشی کئی گھنٹوں تک جنگلوں کے مختلف راستوں پر چلتے رہے۔ جنگل اب انتہائی گھنا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ہر طرف تاریکی ہی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ ویسے بھی اب رات ہو گئی تھی جس کی وجہ سے تاریکی میں بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا۔ تاریکی میں دیکھنے کے لئے جوزف اور جوانا نے اپنے تھیلوں میں سے ایسی گاگلز نکال کر آنکھوں پر چڑھا لی تھیں جن کے لینز نائٹ ٹیلی سکوپ کی طرح کام کرتے تھے اور وہ رات کی تاریکی میں بھی دن کی روشنی کی طرح دیکھ سکتے تھے۔

جوزف اور جوانا وحشیوں کا تعاقب کرتے ہوئے وقفے وقفے

سے کسی نہ کسی درخت پر چڑھ جاتے تھے اور یہ دیکھنے کی کوشش کرتے تھے کہ آخر وحشی ان کے ساتھیوں کو کہاں لے جا رہے ہیں اور ان کا قبیلہ وہاں سے کتنے فاصلے پر ہے لیکن گھنے جنگل میں نہ تو انہیں دور دور تک کسی قبیلے کے آثار دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہی وحشی کہیں رکنے کا نام لے رہے تھے۔ وہ تاریکی میں بھی یوں بڑھے چلے جا رہے تھے جیسے وہ تاریکی میں بھی آسانی سے راستہ دیکھ سکتے ہوں۔

''آخر ان کا سفر کب ختم ہو گا۔ کب پہنچیں گے یہ اپنے قبیلے میں''...... جوانا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیوں تم تھک گئے ہو کیا''...... جوزف نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں ان سے جلد سے جلد ماسٹر اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو بچانا چاہتا ہوں''...... جوانا نے جواب دیا۔

''ان کا قبیلہ کہاں ہے یہ تو میں بھی نہیں جانتا۔ بہرحال دیکھتے ہیں کہ یہ کہاں تک جاتے ہیں۔ مجھے بھی ان کے اس طرح مسلسل چلتے رہنے پر حیرت ہو رہی ہے۔ جس انداز میں یہ مچانوں کے پاس آئے تھے اس سے تو لگتا تھا جیسے ان کا قبیلہ زیادہ دور نہیں ہے لیکن اب یہ اس طرح مسلسل چلتے چلے جا رہے ہیں جیسے ان کا قبیلہ جنگل کے انتہائی سرے پر موجود ہے''...... جوزف نے کہا۔

''مجھے ماسٹر اور دوسرے ساتھیوں کی فکر نہ ہوتی تو میں ان پر یہیں حملہ کر دیتا اور ان کے حلق میں ہاتھ ڈال کر ان سے ان کے

قبیلے کے بارے میں پوچھ لیتا۔ لیکن افسوس ایک تو ماسٹر اور ہمارے سارے ساتھی ان کے قبضے میں ہیں اور دوسرا یہ کہ وہ سب بے ہوش ہیں''...... جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تو میں بھی خاموش ہوں''...... جوزف نے جواب دیا۔ وہ احتیاط کے ساتھ درختوں کے پیچھے سے ہوتے ہوئے ان وحشیوں کے پیچھے جا رہے تھے تاکہ اگر وحشی پلٹ کر دیکھتے تو وہ انہیں آسانی سے دکھائی نہ دیتے۔

وحشی کافی دیر تک چلتے رہے پھر وہ درختوں کے جھنڈ سے نکل کر ایک ڈھلانی علاقے میں پہنچ گئے۔ وہ ڈھلان سے اتر کر ایک میدانی علاقے میں آئے اور سامنے موجود چھوٹے چھوٹے پہاڑی ٹیلوں کی جانب بڑھنا شروع ہو گئے۔

''یہ تو پہاڑی علاقے کی طرف جا رہے ہیں''...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہو سکتا ہے۔ ان پہاڑیوں کے پیچھے ان کا قبیلہ ہو''...... جوانا نے کہا۔

''نہیں۔ جنگلوں کے وحشی پہاڑی مقام پر قبیلے نہیں بناتے۔ ان کے قبیلے گھنے جنگلوں میں ہی ہوتے ہیں تاکہ وہ ارد گرد آنے والے جانوروں کا شکار کر سکیں۔ ان کھلے مقامات پر درندے تو ہوتے ہیں لیکن وحشیوں کے اپنے کھانے کے لئے شکار نہیں ہوتا۔ جنگلوں میں انہیں پانی بھی مل جاتا ہے اور پھلدار درختوں کی بھی کثرت ہوتی

ہے جبکہ ڈھلانی اور میدانی علاقوں میں ایسا کچھ نہیں ہوتا''۔ جوزف نے جواب دیا۔

''تب پھر یہ اس طرف کیوں جا رہے ہیں''...... جوانا نے پوچھا۔

''پتہ نہیں۔ بہرحال ہم ان کے پیچھے جا رہے ہیں دیکھتے ہیں آخر یہ کہاں تک جاتے ہیں''...... جوزف نے کاندھے اچکا کر کہا۔ وحشی ڈھلان اترتے ہوئے میدانی علاقے میں آئے اور پھر وہ سامنے موجود پہاڑیوں کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ ان پہاڑیوں پر بھی چھوٹے بڑے درخت موجود تھے اس لئے جوزف اور جوانا کو ان کے تعاقب میں کوئی دقت پیش نہیں آ رہی تھی۔

وحشی ایک پہاڑی کے پاس پہنچ کر رک گئے۔ یہ پہاڑی چاروں طرف سے لمبے اور بڑے بڑے درختوں سے گھری ہوئی تھی۔ وحشی پہاڑی کے نزدیک ہی رک گئے تھے البتہ ان میں سے وہ وحشی پہاڑی کی چٹانوں پر چڑھتے چلے جا رہے تھے جنہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھایا ہوا تھا۔

''یہ سب یہاں رک گئے ہیں اور باقی وحشی ماسٹر اور ہمارے دوسرے ساتھیوں کو پہاڑی پر لے جا رہے ہیں۔ یہ کیا چکر ہے''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آؤ۔ دیکھتے ہیں''...... جوزف نے کہا اور وہ ایک اونچے درخت پر چڑھنا شروع ہو گیا۔ اسے درخت پر چڑھتے دیکھ کر جوانا

بھی اس کے پیچھے درخت پر آ گیا۔

دونوں درخت کے سب سے اوپر والے حصے پر آئے اور موٹی شاخوں پر بیٹھ گئے۔ اس درخت سے وہ دور تک کا منظر آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ وحشی چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر کافی اوپر چلے گئے تھے اس لئے جوزف اور جوانا گاگلز کے لینزز کو بار بار ایڈجسٹ کر رہے تھے تاکہ وہ ان وحشیوں کو دیکھ سکیں کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہاڑی پر کہاں لے جا رہے ہیں۔ لیکن یہ دیکھ کر ان کی پریشانی کی حد نہ رہی کہ وحشی، عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر پہاڑی پر چڑھ کر پہاڑی کی دوسری طرف اتر گئے تھے۔ انہوں نے پلٹ کر دیکھا تو پہاڑی کے پاس رکے ہوئے وحشی پلٹ کر واپس جا رہے تھے۔ شاید ان کا کام ختم ہو گیا تھا اس لئے وہ واپس اپنے قبیلے کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

''ہمیں فوراً پہاڑی کی دوسری طرف جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وحشی ماسٹر اور ہمارے دوسرے ساتھیوں کو پہاڑی کی دوسری طرف لے جا کر ہلاک کر دیں''...... جوانا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہاں۔ آؤ''...... جوزف نے بھی اسی انداز میں کہا اور وہ دونوں فوراً درخت سے اترتے چلے گئے۔ درخت سے اترتے ہی وہ دائیں طرف بھاگنا شروع ہو گئے۔ وہ پہاڑی کے سرے پر موجود وحشیوں کی نظروں سے بچ کر پہاڑی کی دوسری طرف جانا چاہتے تھے۔ اس طرح انہیں لمبا چکر کاٹنا پڑ رہا تھا لیکن جوزف کو یقین تھا

کہ اگر وہ تیزی سے بھاگتے رہے تو وہ ضرور پہاڑی کی دوسری طرف پہنچ جائیں گے۔

کچھ ہی دیر میں وہ بھاگتے ہوئے پہاڑی کے پچھلے حصے میں پہنچ گئے اور یہ دیکھ کر ان دونوں کے چہروں پر پریشانی ابھر آئی کہ جو وحشی عمران اور اس کے بے ہوش ساتھیوں کو لے کر پہاڑی کی دوسری طرف اترے تھے وہ اب خالی ہاتھ واپس پہاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے۔

''باس اور ہمارے باقی ساتھی کہاں ہیں۔ کہیں ان وحشیوں نے ان سب کو کسی کھائی میں تو نہیں پھینک دیا''...... جوزف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا ہے تو میں ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا''...... جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوزف اسے روکتا جوانا مشین گن لئے تیزی سے پہاڑی پر جانے والے وحشیوں کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

اسے بھاگتے دیکھ کر جوزف نے بھی اس کے پیچھے دوڑ لگا دی۔

اس طرف آنے والے وحشیوں کی تعداد کافی کم تھی۔ یہاں صرف وہی وحشی آئے تھے جنہوں نے عمران اور اس کے بے ہوش ساتھیوں کو اٹھا رکھا تھا اور ان کی تعداد بیس سے زیادہ نہیں تھی۔

جوانا جیسے ہی ان وحشیوں کے نزدیک پہنچا اس نے وحشیوں پر اچانک فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ فائرنگ ہوتے ہی کئی وحشی اچھل

اچھل کر پہاڑی سے نیچے گرتے چلے گئے۔ اچانک ہونے والی خوفناک فائرنگ سے اپنے ساتھیوں کو نشانہ بنتے دیکھ کر دوسرے وحشی گھبرا گئے تھے۔ انہوں نے ادھر ادھر چھلانگیں لگائیں اور وہاں سے بھاگنے ہی لگے تھے کہ جوزف بھاگتا ہوا دائیں طرف گیا اور اس نے بھی ان وحشیوں پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ کئی وحشی اس کی گولیوں کا شکار بنے اور پہاڑی سے نیچے گرتے گئے۔ کچھ وحشیوں نے پلٹ کر ان کی طرف نیزے اور کلہاڑیاں پھینکیں اور تیزی سے چٹانوں کی آڑ میں چلے گئے۔ لیکن جوزف اور جوانا خود کو ان کے نیزوں اور کلہاڑیوں سے بچاتے ہوئے ان چٹانوں کے پیچھے پہنچ گئے جہاں وحشی چھپنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔ جوانا نے تو چٹان کے پیچھے جاتے ہی وحشیوں کو دیکھ کر ان پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ جوزف بھی اچھل کر ایک چٹان کے پیچھے آیا جہاں چار وحشی چھپے ہوئے تھے۔ جوزف نے فائرنگ کر کے ان میں سے تین وحشیوں کو ہلاک کیا۔ خود کو گولیوں سے بچانے کے لئے چوتھے وحشی نے اپنا منہ چٹان کی طرف کر لیا تھا اور وہ چٹان سے یوں چمٹ گیا تھا جیسے ایسا کرنے سے وہ گولیوں سے بچ جائے گا۔ جوزف نے دائیں طرف بھاگنے والے تین مزید وحشیوں کو نشانہ بنایا اور پھر وہ مشین گن لئے تیز تیز چلتا ہوا چٹان سے چپکے ہوئے وحشی کے نزدیک آ گیا۔ وحشی چٹان سے چپکا بری طرح سے لرز رہا تھا۔

''ادھر دیکھو میری طرف''...... جوزف نے وحشی کے نزدیک جا

کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو وحشی نے تھرتھراتے ہوئے اپنا رخ جوزف کی جانب موڑ لیا۔ اس کے چہرے پر موت کے خوف کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے اور وہ بے حد خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا۔

جوزف اور اس کے ہاتھ میں موجود آگ اگلنے والا اسلحہ دیکھ کر اس کا رنگ اور زیادہ سیاہ پڑ گیا تھا اور وہ جوزف کی جانب انتہائی رحم بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... جوزف نے آگے بڑھ کر مشین گن اس وحشی کے سینے سے لگا کر اسی طرح کرخت لہجے میں پوچھا۔

''مم مم۔ میں واگوری ہوں۔ کلاش واگوری''...... وحشی نے کانپتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

''کیا تمہارا تعلق شگارا قبیلے سے ہے''...... جوزف نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں شگارا قبیلے سے ہوں''...... وحشی نے اسی طرح سے کانپتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

''کہاں ہے تمہارا قبیلہ''...... جوزف نے پوچھا۔

''وہ۔ وہ جنگلوں کے اس طرف ہے۔ یہاں سے ایک ہزار نیزوں کے فاصلے پر''...... وحشی نے ایک ہاتھ اٹھا کر انگلی سے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس طرف سے وہ آئے تھے۔

''ہونہہ۔ اگر تمہارا قبیلہ جنگلوں کے اس پار ہے تو پھر تم یہاں کیا لینے کے لئے آئے تھے''...... جوزف نے غرا کر پوچھا۔

’’وہ ہم ہم‘‘...... وحشی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ادھر جوانا پہاڑی پر بھاگنے والے وحشیوں کو چن چن کر ہلاک کر رہا تھا۔ اس نے یہ دیکھ لیا تھا کہ جوزف نے ایک وحشی کو گھیر لیا ہے اور وہ اس سے بات کر رہا ہے تاکہ اس سے پوچھ سکے کہ ان کا قبیلہ کہاں ہے اور وہ جن افراد کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر یہاں لائے تھے ان کے ساتھ انہوں نے کیا سلوک کیا ہے اور اب وہ کہاں ہے اس لئے وہ باقی تمام وحشیوں کو موت کی نیند سلانے میں مصروف ہو گیا تھا۔

’’سیدھی طرح بتاؤ۔ ورنہ میں تمہیں بھی اسی طرح سے ہلاک کر دوں گا جیسے میں نے اور میرے ساتھی نے تمہارے دوسرے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے‘‘...... جوزف نے غرا کر کہا۔

’’ہم یہاں ان اجنبی لوگوں کو سیاہ کنویں میں پھینکنے کے لئے آئے تھے جنہیں ہمارے بڑے سردار نے کالے جادو سے بے ہوش کیا تھا‘‘...... وحشی نے جواب دیا تو جوزف بری طرح سے اچھل پڑا۔

’’سیاہ کنواں۔ اوہ۔ کون سا سیاہ کنواں اور کہاں ہے وہ کنواں‘‘...... جوزف نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

’’وہ کنواں سامنے درختوں کے درمیان موجود ہے‘‘...... وحشی نے سامنے موجود درختوں کے ایک چھوٹے سے جھنڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جوزف چونک کر اس طرف دیکھنے لگا لیکن

اسے درختوں کی وجہ سے کنواں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

’’اوہ۔ کیا تم نے سب کو بے ہوشی کی ہی حالت میں اس کنویں میں پھینک دیا ہے‘‘...... جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ ہمارے بڑے سردار کا حکم تھا اور ہم نے اس کے حکم پر عمل کیا ہے‘‘...... وحشی نے جواب دیا۔ اسی لمحے جوانا باقی وحشیوں کو ہلاک کر کے بھاگتا ہوا وہاں آ گیا۔ وہ بے حد غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔

’’کیا ہوا۔ اس نے بتایا ہے کہ ماسٹر اور ہمارے باقی ساتھی کہاں ہیں‘‘...... جوانا نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

’’ہاں۔ یہ کہہ رہا ہے کہ انہوں نے باس اور ہمارے تمام ساتھیوں کو ایک کنویں میں پھینک دیا ہے‘‘...... جوزف نے کہا تو جوانا بری طرح سے اچھل پڑا۔

’’کنویں میں۔ اوہ۔ کہاں ہے وہ کنواں‘‘...... جوانا نے بری طرح سے اچھل کر کہا۔

’’وہ سامنے درختوں کے جھنڈ کے درمیان میں ہے‘‘۔ جوزف نے ان درختوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا جس کے بارے میں اسے وحشی نے بتایا تھا۔

’’میں دیکھتا ہوں‘‘...... جوانا نے کہا اور تیزی سے ان درختوں کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

’’میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے۔ مجھے ہلاک مت کرو۔

جانے دو مجھے''...... وحشی نے جوزف کے سامنے ہاتھ باندھتے ہوئے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارے قبیلے کی آبادی کتنی ہے''...... جوزف نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہمارا قبیلہ بہت بڑا ہے۔ آٹھ سو سے زائد وحشی ہیں''۔ وحشی نے جواب دیا۔

''کیا شگارا بھی قبیلے میں ہی رہتا ہے''...... جوزف نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ کبھی کبھار ہی قبیلے میں آتا ہے۔ اس نے قبیلے کے پاس اپنے لئے ایک الگ جھونپڑی بنائی ہوئی ہے جہاں وہ جاپ کرتا ہے''...... وحشی نے جواب دیا۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ طیارے سے۔ میرا مطلب ہے کہ لوہے کے بڑے پرندے سے جن افراد کو پکڑا گیا تھا وہ کہاں ہیں اور وہ کس حال میں ہیں''...... جوزف نے پوچھا۔

''وہ سب زندہ ہیں اور قبیلے کے پیچھے سلاخوں والی ایک بڑی جھونپڑی میں قید ہیں''...... وحشی نے جواب دیا۔

''کیا تم ہمیں وہاں لے جا سکتے ہو''...... جوزف نے پوچھا۔

''ہاں۔ چلو۔ میں تمہیں ابھی لے چلتا ہوں''...... وحشی نے فوراً کہا تو جوزف کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔ یہاں یہ وحشی اکیلا تھا اس لئے خاصا ڈرا ہوا تھا وہ جوزف کی بات فوراً اس لئے مان گیا تھا کہ وہ جیسے ہی پہاڑی کے نیچے موجود اپنے ساتھیوں

کے پاس جائے گا تو وہ نہ صرف اس سے خود کو بچا لے گا بلکہ وہ سب مل کر ان پر حملہ کر دیں گے۔

''ابھی نہیں۔ پہلے ہمیں اپنے ساتھیوں کو کنویں سے نکال لینے دو پھر ہم ایک ساتھ تمہارے ساتھ تمہارے قبیلے میں جائیں گے اور اس طرف سے نہیں جہاں پہاڑی کے پیچھے تمہارے ساتھی موجود ہے بلکہ ہم دوسرے راستے سے جائیں گے تاکہ تمہارے قبیلے کے وحشی ہمیں دیکھ نہ سکیں''...... جوزف نے کہا تو اس وحشی کا چہرہ بجھ سا گیا۔

''تم اپنے ساتھیوں کو کنویں سے کیسے نکالو گے''...... وحشی نے کہا۔

''کیوں۔ کیا کنواں زیادہ گہرا ہے''...... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ کنواں انتہائی گہرا ہے اور تم اس کنویں میں اتر بھی نہیں سکو گے۔ ہم نے جیسے ہی تمہارے ساتھیوں کو اس کنویں میں گرایا تھا اسی لمحے ہمارے بڑے سردار کی شیطانی طاقتوں نے اس کنویں کا منہ بند کر دیا تھا۔ اس کنویں کے منہ پر اتنی بڑی پہاڑی چٹان خود بخود آ گری تھی جسے سو طاقتور وحشی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتے ہیں''...... وحشی نے جواب دیا اور اس کی بات سن کر جوزف کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ اسی لمحے اسے درختوں کے جھنڈ سے جوانا کی تیز چیخنے کی آواز سنائی دی۔

جوانا کی چیخ سن کر جوزف چونک پڑا اس نے جیسے ہی اپنا دھیان درختوں کی طرف کیا اسی لمحے جیسے وحشی کو موقع مل گیا۔ وہ اچانک بھڑک کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اسے بھاگتے دیکھ کر جوزف نے مشین گن کا رخ اس کی جانب کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ مشین گن سے ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ متعدد شعلے نکلے اور بھاگتے ہوئے وحشی کی کمر میں گھستے چلے گئے۔ وحشی کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی۔ وہ اچھلا اور پھر چٹان پر گر کر پہاڑی سے نیچے گرتا چلا گیا۔

وحشی کو ہلاک کرتے ہی جوزف چھلانگیں مارتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے درختوں کے اس جھنڈ کی جانب بڑھتا چلا گیا جہاں سے جوانا کے چیخنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ چیخ چیخ کر جوزف کو پکار رہا تھا۔

جھنڈ میں پہنچتے ہی جوزف کو ایک کنویں کی منڈیر دکھائی دی جس کے اوپر ایک بہت بڑی وزنی چٹان رکھی ہوئی تھی۔ چٹان کی وجہ سے کنویں کا منہ ہر طرف سے بند ہو گیا تھا۔ جوانا اس کنویں کے پاس کھڑا تھا اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کیا ہوا۔ تم اس طرح چیخ کیوں رہے تھے“...... جوزف نے جوانا کے نزدیک جا کر اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”میں تمہیں بلا رہا تھا یہ بتانے کے لئے کہ اس کنویں پر تو ہزاروں من وزنی چٹان رکھی ہوئی ہے۔ ماسٹر اور ہمارے باقی ساتھی

اگر اس کنویں میں ہیں تو ہم انہیں کنویں سے باہر کیسے نکالیں گے۔ میں اتنی بڑی چٹان دیکھ کر گھبرا گیا تھا۔ یہ اس قدر وزنی ہے کہ سو افراد بھی مل کر شاید ہی اسے اٹھا سکیں۔ میری سمجھ میں تو یہ نہیں آ رہا ہے کہ اتنی بڑی اور بھاری چٹان ان وحشیوں نے اٹھا کر رکھی کیسے ہو گی کیونکہ اس طرف بیس وحشی ہی آئے تھے“...... جوانا نے پریشانی کے عالم میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”یہ چٹان وحشیوں نے نہیں رکھی“...... جوزف نے کہا۔

”تو پھر کیا یہ چٹان خود بخود کنویں کے منہ پر آ گئی ہے“۔ جوانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ یہ چٹان کسی شیطانی طاقت نے ساحرانہ انداز میں رکھی ہے“...... جوزف نے جواب دیا تو جوانا نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے اور پریشانی کے عالم میں چاروں طرف دیکھنے لگا۔

”کیا وہ شیطانی طاقت اب بھی یہیں کہیں ہے“...... جوانا نے پوچھا۔ اس کی بات سن کر جوزف نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر ہوا میں کچھ سونگھنے کی کوشش کرنے لگا۔

”نہیں۔ اس وقت یہاں کوئی شیطانی طاقت موجود نہیں ہے۔ وہ اپنا کام کر کے واپس جا چکی ہے“...... جوزف نے جواب دیا تو جوانا کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا۔

”اب اس چٹان کا کیا کریں۔ اسے کنویں کے منہ سے ہٹائے بغیر ہم کنویں سے ماسٹر اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو باہر کیسے نکالیں

گے“...... جوانا نے کہا۔

”میں بھی یہی سوچ رہا ہوں“...... جوزف نے جواب دیا۔

”اگر ہم اس چٹان کو کسی بم سے بلاسٹ کر دیں تو“...... جوانا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”نہیں۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو چٹان کا سارا ملبہ کنویں میں جا گرے گا اور ہمارے سارے ساتھی اس ملبے تلے دب جائیں گے“...... جوزف نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ یہ تو میں نے واقعی سوچا ہی نہیں تھا“...... جوانا نے کہا اور ایک بار پھر سوچ میں ڈوب گیا۔ جوزف چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ کنویں پر پڑی ہوئی چٹان کے ارد گرد گھوم کر اسے غور سے دیکھنا شروع ہو گیا۔ چٹان واقعی اتنی بڑی تھی کہ اسے ہیوی کرین کے بغیر وہاں سے ہٹایا ہی نہیں جا سکتا تھا۔

جولیا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ آنکھیں کھولنے کے باوجود اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ جولیا کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی تنگ و تاریک جگہ پر ہو اور اس کے نیچے ٹھوس زمین ہو۔ جولیا نے اٹھنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ اس کے ہاتھوں اور پیروں میں موٹی موٹی زنجیریں بندھی ہوئی تھیں۔ اسے زمین پر لٹا کر اس کے ہاتھ پاؤں الگ الگ زنجیروں سے باندھ دیئے گئے تھے۔ جولیا کے دونوں ہاتھ اوپر کی طرف تھے اور اس کی ٹانگیں پھیلی ہوئی تھیں۔ اس نے ہاتھ پاؤں ہلانے کی کوشش کی لیکن زنجیریں بے حد مضبوط تھیں۔

جولیا چند لمحے اسی طرح پڑی رہی اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس کے ذہن میں سابقہ واقعات ابھرتے چلے گئے۔ جب وہ مچان میں تھی اور اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے جھاڑیوں

میں بے شمار وحشیوں کو مچانوں کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ وحشیوں کے بارے میں اس نے عمران اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو بتایا تو وہ پریشان ہو گئے اور پھر عمران نے اس سے نائٹ ٹیلی سکوپ لی اور مچان کے کنارے کے قریب جا کر جھکے ہوئے انداز میں نیچے موجود جھاڑیوں کی طرف دیکھنے لگا۔ اسی لمحے اچانک جولیا نے عمران کو ایک زور دار جھٹکا لگتے اور سر کے بل مچان سے نیچے گرتے دیکھا اس نے بے اختیار چیختے ہوئے عمران کو نیچے گرنے سے بچانے کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن اسی لمحے اس کے دماغ میں انتہائی تیز اور انتہائی ناگوار بو گھستی چلی گئی۔ اس بو کے دماغ میں جاتے ہی جولیا کے دماغ میں اندھیرا بھر گیا تھا اور وہ منہ کے بل مچان میں گر کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ اس کے بعد اب اسے ہوش آ رہا تھا۔

''عمران''...... عمران کا خیال آتے ہی جولیا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ وہ سر گھما کر اپنے اردگرد دیکھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اسے اپنے اردگرد کسی کی موجودگی کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔ جولیا کے چہرے پر پریشانی لہرا رہی تھی۔ اسے جس طرح سے زمین پر لٹا کر زنجیروں سے باندھا گیا تھا اس سے اسے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ دشمنوں کے قبضے میں ہے اور یہ دشمن وہ وحشی ہی ہو سکتے تھے جنہیں اس نے مچان سے دیکھا تھا۔

جولیا کو ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے زمین پر چت لٹا کر اس کے

ہاتھ اوپر اٹھا کر زنجیریں باندھی گئی ہوں اور ان زنجیروں کے دوسرے سرے زمین میں ہی نصب کھونٹوں سے باندھ دیئے گئے ہوں۔ اس کی ٹانگیں بھی اسی انداز میں بندھی ہوئی تھیں کیونکہ اس نے ہاتھوں اور پیروں کو ہلا کر دیکھا تو اسے زنجیریں نیچے کی طرف مضبوطی سے بندھی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ اگر زنجیریں کسی ستون یا دیوار سے جڑی ہوتیں تو وہ لامحالہ اوپر کی طرف اٹھی ہوئی ہوتیں۔

''کوئی ہے یہاں''...... جولیا نے سر اٹھا کر اندھیرے میں دیکھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ البتہ جولیا نے جس انداز میں 'کوئی ہے یہاں' کہا تھا اس کی آواز کی بازگشت دیر تک سنائی دی تھی اور آواز کی بازگشت سنائی دینا اس بات کا ثبوت تھا کہ جولیا کسی پہاڑی علاقے کی کھلی فضاؤں میں یا پھر کسی بند غار میں ہو اور جس انداز میں وہاں اندھیرا چھایا ہوا تھا اس سے جولیا کو اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ کوئی کھلا پہاڑی علاقہ نہیں ہو سکتا ہے۔ وہ یقیناً کسی غار میں موجود ہے جو بند ہے اسی لئے اس کی آواز جگہ جگہ سے ٹکراتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔

''یہ کون سی جگہ ہے۔ کون لایا ہے مجھے یہاں''...... جولیا نے پریشانی کے عالم میں کہا اس نے ہاتھوں اور پیروں پر بندھی ہوئی زنجیروں کو زور سے جھٹکا تو ماحول زنجیروں کی تیز چھنکار سے گونج اٹھا۔

"عمران۔ صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل۔ کہاں ہو تم"...... جولیا نے دائیں بائیں دیکھتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے نام لے کر انہیں آوازیں دیتے ہوئے کہا لیکن ان میں سے اسے کسی کی کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ جولیا پریشانی کے عالم میں زور زور سے زنجیروں کو جھٹک رہی تھی لیکن وہ بھلا اس طرح سے فولادی زنجیروں سے چھٹکارا کیسے حاصل کر سکتی تھی۔

جولیا کافی دیر تک اپنے ساتھیوں کو آوازیں دیتی رہی اور زنجیروں سے آزاد ہونے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتی رہی لیکن جب اسے کسی کی کوئی آواز سنائی نہ دی اور نہ ہی وہ خود کو زنجیروں سے آزاد کرا سکی تو اس نے اپنے اعصاب ڈھیلے چھوڑ دیئے۔ اسی لمحے جولیا بری طرح سے چونک اٹھی۔ اس نے فوراً سر اٹھایا اور اپنے سامنے کی طرف دیکھنے کی کوشش کرنے لگی۔ اس کے کانوں میں کسی کے چلنے کی ہلکی ہلکی چاپ سنائی دی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا اس طرف آ رہا ہو۔

"کون ہے۔ یہ کس کے قدموں کی آواز ہے"...... جولیا نے اونچی آواز میں پوچھا۔ اس کی آواز دور تک لہراتی چلی گئی لیکن جواب میں اسے اور کوئی آواز سنائی نہ دی۔ قدموں کی آواز آہستہ آہستہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔

"کون ہے۔ میں پوچھ رہی ہوں کون ہے"...... جولیا نے بری طرح سے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اسے محسوس ہوا

جیسے کوئی اس کے پیروں سے کچھ فاصلے پر آ کر رک گیا ہو۔ اندھیرا اس قدر زیادہ تھا کہ جولیا کو اپنے نزدیک کسی کے ہونے کا احساس تو ہو رہا تھا لیکن وہ کون تھا یہ جولیا کو دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پھر جولیا کو جیسے کسی کے تیز تیز سانس لینے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"کون ہو تم۔ بولو۔ جواب دو"...... جولیا نے اپنے پیروں کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی تیز آواز میں کہا۔

"کٹانگا دیوی"...... اچانک ایک پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی اور جولیا بری طرح سے چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

"کٹانگا دیوی۔ تم کٹانگا دیوی ہو"...... جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ وہ اس وقت انہی وحشیوں کی قید میں ہے جسے اس نے مچانوں کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے سامنے اس طرح اچانک کٹانگا دیوی آ جائے گی۔

"ہاں۔ میں کٹانگا دیوی ہوں"...... کٹانگا دیوی کی جواباً آواز سنائی دی۔

"یہاں کیوں آئی ہو۔ اب کیا چاہتی ہو مجھ سے"...... جولیا نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں جو چاہتی ہو اس کے بارے میں تم جانتی ہو جولیا۔ مجھے

تمہارا جسم چاہئے''...... کٹانگا دیوی نے اسی طرح سے پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہونہہ۔ یہاں اس قدر اندھیرا کیوں ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم یہاں روشنی چاہتی ہو''...... کٹانگا دیوی نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں تمہیں دیکھنا چاہتی ہوں''...... جولیا نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں یہاں روشنی کر دیتی ہوں''...... کٹانگا دیوی نے کہا اسی لمحے ہلکی سی چٹ کی آواز سنائی دی جیسے کسی نے بجلی آن کرنے کا سوئچ آن کر دیا ہو۔ دوسرے لمحے وہاں تیز روشنی سی پھیلتی چلی گئی۔ روشنی اس قدر تیز تھی کہ ایک لمحے کے لئے جولیا کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ جولیا نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔ آنکھیں بند کرنے کے باوجود روشنی اسے آنکھوں میں مرچوں کی طرح گھستی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

''اوہ۔ یہ تو بہت تیز روشنی ہے۔ کم کرو۔ اس روشنی کو کم کرو۔ اس قدر تیز روشنی میں تو میں اندھی ہو جاؤں گی''...... جولیا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''میرے ہوتے ہوئے تم اندھی نہیں ہو سکتی۔ آنکھیں کھولو۔ تم اس روشنی میں مجھے آسانی سے دیکھ سکتی ہو''...... کٹانگا دیوی نے کہا تو جولیا نے آنکھیں کھولیں اور پھر بند کر لیں۔ چند لمحوں تک وہ اسی طرح آنکھیں کھول اور بند کر کے آنکھوں کو روشنی کا عادی کرتی

رہی۔ روشنی اب بھی اسے چبھ رہی تھی لیکن اب چونکہ جولیا کی آنکھیں تیز روشنی کی عادی ہو گئی تھیں اس لئے اس کی بے چینی ختم ہو گئی تھی۔ روشنی میں جولیا نے دیکھا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ وہ واقعی کسی غار میں ہی موجود تھی۔ اسے غار کی زمین پر بالکل اسی طرح سے ہی باندھا ہوا تھا جیسا اس نے سوچا تھا۔ جولیا نے سر اٹھا کر اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو اسے وہاں ایک سایہ سا کھڑا ہوا دکھائی دیا۔ اس سائے کا چہرہ اب واضح دکھائی دے رہا تھا جو کٹانگا دیوی کا ہی تھا۔

''دیکھ لیا مجھے''...... کٹانگا دیوی نے جولیا کی جانب تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں دیکھ لیا ہے۔ کیا تم مجھے یہاں لائی ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں لائی ہوں تمہیں یہاں اور میں نے ہی تمہیں زنجیروں سے باندھا ہے''...... کٹانگا دیوی نے جواب دیا۔

''کیوں۔ تم نے مجھے اس طرح زنجیروں سے کیوں باندھ رکھا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''تاکہ تم کسی طرح سے خود کو نقصان نہ پہنچا سکو۔ یاد ہے نا تمہیں۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ مجھے تمہارا صاف ستھرا جسم چاہئے ہر زخم سے پاک۔ تم نے اپنے فلیٹ میں اپنا ہاتھ دانتوں سے کاٹ کر زخمی کر لیا تھا۔ جو ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا ہے۔ میں نے تمہیں

یہاں لا کر اسی لئے باندھ دیا ہے تا کہ ایک تو تمہارے ہاتھ کا زخم
ٹھیک ہو جائے اور دوسرا اس لئے کہ تم دوبارہ اپنے جسم پر کوئی زخم
نہ لگا سکو''...... کٹانگا دیوی نے کہا۔
''ہونہہ۔ تو تم کیا سمجھتی ہو کہ تم مجھے اس طرح سے یہاں باندھ
کر مجھے اس بات کے لئے راضی کر سکتی ہو کہ میں تمہیں اپنا جسم
دینے کا اقرار کر لوں''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔
''تم مانو گی جولیا۔ تم ہر حال میں مانو گی۔ میں تمہیں اپنی بات
منوانے کے لئے مجبور کر دوں گی۔ تم اس وقت اپنے فلیٹ یا اپنے
ملک میں نہیں ہو بلکہ افریقہ کے گھنے جنگلوں کی ایک پہاڑی غار
میں ہو۔ یہاں میرا راج چلتا ہے۔ میں جب یہاں تم پر اذیتوں
کے پہاڑ توڑوں گی تو بہت جلد تمہاری ہمت ٹوٹ جائے گی اور تم
ان اذیتوں سے بچنے کے لئے مجھ سے اپنی موت کی بھیک مانگو گی
اور میں تمہیں اسی وقت موت کے گھاٹ اتار دوں گی جب تم مجھے
اپنے منہ سے اپنا جسم دینے کا اقرار کر لو گی اور اب وہ وقت زیادہ
دور نہیں ہے''...... کٹانگا دیوی نے ناگن کی طرح پھنکارتے ہوئے
کہا۔
''تم میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دو گی اور مجھے آگ
میں زندہ بھی جلانے کی کوشش کرو گی تب بھی میرا ایک ہی جواب
ہو گا اور میرا وہ جواب تم جانتی ہو''...... جولیا نے غرا کر کہا۔
''تمہارے انکار کو مجھے اقرار میں بدلنا آتا ہے جولیا۔ میں نے

کہا ہے نا کہ اب بہت جلد تمہارا انکار، اقرار میں بدل جائے
گا''...... کٹانگا دیوی نے اسی انداز میں کہا۔
''ایسا وقت کبھی نہیں آئے گا۔ یہ بتاؤ کہ میرے ساتھی کہاں
ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔
''وہ سب موت کے منہ میں جا چکے ہیں۔ ان میں سے اب
کوئی ایک بھی زندہ نہیں ہے''...... کٹانگا دیوی نے جواب دیا تو
جولیا بری طرح سے چونک پڑی۔ اسے اپنے جسم میں سنسنی کی تیز
لہر سی دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔
''یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ میرے ساتھیوں کو تم اس طرح سے کیسے
ہلاک کر سکتی ہو۔ تم نے تو کہا تھا کہ جب تک تم میرا جسم حاصل
نہیں کر لیتی اس وقت تک تم میرے کسی ساتھی کو کوئی نقصان نہیں
پہنچاؤ گی''...... جولیا نے اس بار لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔
''تمہارے ساتھیوں کو میں نے ہلاک نہیں کیا ہے''...... کٹانگا
دیوی نے کہا۔
''اگر تم نے انہیں ہلاک نہیں کیا تو پھر تم یہ کیوں کہہ رہی ہو کہ
وہ سب موت کے منہ میں جا چکے ہیں''...... جولیا نے چونک کر کہا۔
''تمہارے ساتھیوں کو شگارا نے ہلاک کرایا ہے۔ شگارا نے اپنی
شیطانی طاقت بھوپت کی مدد سے تم سب پر مکرا گی کا وار کیا تھا جس
سے تم اور تمہارے سارے ساتھی مچانوں میں بے ہوش ہو گئے
تھے۔ جب تم سب بے ہوش ہو گئے تو شگارا قبیلے کے وحشی ان

چٹانوں پر چڑھ گئے اور تمہارے ساتھیوں کو وہاں سے اٹھا کر لے گئے۔ اس سے پہلے کہ وحشی وہاں سے تمہیں بھی اٹھا کر لے جاتے میں اسی وقت وہاں پہنچ گئی اور میں تمہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں لے آئی۔ مکراگی کے اثر سے تم بھی بے ہوش ہوگئی تھی اور ایک بار جس پر مکراگی کا وار کر دیا جائے اسے کسی صورت میں ہوش نہیں آتا اور وہ بے ہوشی کی ہی حالت میں ہلاک ہو جاتا ہے لیکن چونکہ تمہیں وہاں سے میں اٹھا لائی تھی اس لئے تم پر سے مکراگی کا اثر ختم ہو گیا تھا اسی وجہ سے تم اس وقت ہوش میں ہو اور مجھ سے باتیں کر رہی ہو''...... کٹانگا دیوی نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا میرے ساتھی ابھی بے ہوش ہیں۔ لیکن وہ ہیں کہاں۔ شگارا قبیلے کے وحشی انہیں کہاں لے گئے ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''شگارا نے تم سمیت تمہارے تمام ساتھیوں کو ایک سیاہ کنویں میں پھینکنے کا پروگرام بنایا تھا۔ تمہیں تو میں وہاں سے لے آئی تھی کیونکہ تم میری ضرورت تھی لیکن تمہارے تمام ساتھیوں کو شگارا قبیلے کے وحشی اٹھا کر لے گئے تھے اور انہوں نے تمہارے تمام ساتھیوں کو سیاہ کنویں میں پھینک دیا ہے۔ تمہارے ساتھیوں کو جس سیاہ کنویں میں پھینکا گیا ہے اس کنویں کا منہ شگارا کی طاقت بھوپت نے ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے۔ تمہارے تمام ساتھی اس کنویں میں بے ہوشی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہ اس وقت تک

اسی حالت میں رہیں گے جب تک وہ ہلاک نہیں ہو جاتے''...... کٹانگا دیوی نے کہا تو جولیا کو اپنے دل کی دھڑکن رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس کے تمام ساتھیوں جن میں عمران بھی شامل تھا کو اٹھا کر ایک شیطانی کنویں میں پھینک دیا گیا تھا اور وہ سب اس کنویں میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ جہاں ان کے ہوش میں آنے کا کوئی امکان نہیں تھا اور وہ اسی بے ہوشی کی ہی حالت میں ہلاک ہو سکتے تھے۔ یہی نہیں کٹانگا دیوی نے جولیا کو یہ بھی بتایا تھا کہ شگارا کی شیطانی طاقت بھوپت نے اس کنویں کا منہ بھی بند کر دیا تھا جسے کسی بھی صورت میں کھولا نہیں جا سکتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے شیطانوں کے ہاتھوں ہلاک ہونے کا سن کر جولیا کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے لئے کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ وہ اس وقت کٹانگا دیوی کی قید میں تھی اور کٹانگا دیوی نے اسے نجانے کہاں اور کس غار میں قید کر رکھا تھا اس کے علاوہ کٹانگا دیوی نے اسے زنجیروں سے بھی باندھ رکھا تھا جس سے آزاد ہونا جولیا کو مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن معلوم ہو رہا تھا کیونکہ زنجیریں فولادی ہونے کی وجہ سے بے حد مضبوط تھیں جنہیں توڑنا جولیا کے بس کی بات نہیں تھی۔

''کیا تم میرے ساتھیوں کی مدد کر سکتی ہو''...... جولیا نے کچھ سوچ کر کٹانگا دیوی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''کیسی مدد''...... کٹانگا دیوی نے پوچھا۔

''کیا تم انہیں اس سیاہ کنویں سے نکال سکتی ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں اس سیاہ کنویں کے قریب بھی نہیں جا سکتی۔ اگر میں اس کنویں کے پاس گئی یا میں نے اس کنویں کو کھولنے کی کوشش کی تو میں بھی ہمیشہ کے لئے اس کنویں کی قیدی بن جاؤں گی۔ شگارا تمہارے ساتھیوں کے ساتھ مجھ سے بچانے کے لئے تمہیں بھی اس کنویں میں قید کرا دینا چاہتا تھا۔ اسی لئے میں تمہیں وہاں سے فوراً اٹھا لائی تھی۔ اگر مجھے دیر ہو جاتی اور تمہیں تمہارے ساتھیوں کے ساتھ سیاہ کنویں میں پھینک دیا جاتا تو میں بھی تمہیں اس کنویں سے نہیں نکال سکتی تھی''...... کٹانگا دیوی نے کہا تو جولیا نے غصے اور پریشانی سے جبڑے بھینچ لئے۔

''کوئی تو ایسا طریقہ ہو گا کہ میرے ساتھیوں کو اس سیاہ کنویں سے باہر لایا جا سکے''...... جولیا نے بے چین لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ انہیں کنویں سے باہر نکالنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے''...... کٹانگا دیوی نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ کیا تم اس کنویں کا بند کیا ہوا منہ بھی نہیں کھول سکتی ہو''...... جولیا نے بری طرح سے سر جھٹک کر کہا۔

''نہیں۔ یہ کام صرف بھوپت ہی کر سکتا تھا جو اب فنا ہو چکا ہے۔ اسے میں نے فنا کیا ہے''...... کٹانگا دیوی نے جواب دیا تو جولیا کے چہرے پر مایوسی کے بادل چھا گئے۔ اسے اب واقعی یہ

محسوس ہونا شروع ہو گیا تھا جیسے وہ عمران اور اپنے باقی تمام ساتھیوں کو ہمیشہ کے لئے کھو چکی ہو اور اب وہ انہیں شاید کبھی نہ دیکھ سکے گی۔ یہ خیال آتے ہی جولیا کی آنکھوں میں نمی آ گئی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے آنسوؤں کا روپ دھار لیا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو نکل کر اس کی کنپٹیوں پر بہنا شروع ہو گئے۔ جولیا نے بلا شبہ اس سے پہلے کبھی خود کو اس قدر بے بس محسوس نہیں کیا تھا جس قدر وہ اس وقت تھی۔

کٹانگا دیوی اس کے پیروں کے پاس کھڑی اسے زہریلی نگاہوں سے گھور رہی تھی۔ چند لمحے وہ اسی طرح کھڑی جولیا کو دیکھتی رہی پھر وہ سائیڈ میں ہٹی اور جولیا کے پاس سے ہوتی ہوئی اس کے سر کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔

''تمہارے یہ آنسو تمہارے اب کسی کام نہیں آئیں گے جولیا۔ اب تم اکیلی ہو قطعی اکیلی۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم میری بات مان جاؤ۔ میں کٹانگا دیوی تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ اگر تم اپنی خوشی سے مجھے اپنا جسم دینے کی حامی بھر لو گی تو میں تمہیں اذیت ناک موت سے ہمکنار نہیں کروں گی میں اس قدر آرام اور سلیقے سے تمہیں ہلاک کروں گی کہ تمہیں اپنی ہلاکت کا پتہ ہی نہیں چلے گا''۔ کٹانگا دیوی نے جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ میں تمہاری شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتی۔ چلی جاؤ یہاں سے فوراً''...... جولیا نے غصے سے چیختے

ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے ضبط کے تمام بندھن ٹوٹ گئے ہوں اسی لئے وہ کٹانگا دیوی پر اس انداز میں بھڑک اٹھی تھی۔ اس کی بات سن کر ایک لمحے کے لئے کٹانگا دیوی کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات نمودار ہوئے جیسے اسے جولیا کے بولنے کا یہ انداز پسند نہ آیا ہو لیکن دوسرے لمحے اس کا چہرہ نارمل ہو گیا اور اس کے ہونٹوں پر ایک بار پھر زہر انگیز مسکراہٹ عود کر آئی۔

"تمہیں شاید اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کا غم ہے۔ کوئی بات نہیں۔ جب تک تم زندہ ہو اپنے ساتھیوں کی ہلاکت پر آنسو بہا سکتی ہو۔ ویسے بھی ابھی تمہارے ہاتھ کا زخم ٹھیک نہیں ہوا ہے اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن جیسے ہی تمہارے ہاتھ کا زخم ٹھیک ہو گا میں تم سے ملنے پھر آؤں گی۔ تب تک تم اس غار میں رہو اور دیکھو تمہارے ساتھ یہاں کیا کیا ہوتا ہے"...... کٹانگا دیوی نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہو گا میرے ساتھ اس غار میں"...... جولیا نے اس کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جو بھی ہو گا جلد ہی تمہیں اس کا علم ہو جائے گا۔ بس میرے یہاں سے جانے کی دیر ہے اور پھر......" کٹانگا دیوی نے کہا اور اس کے چہرے پر انتہائی سفاکانہ مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کی مسکراہٹ اس قدر خوفناک تھی کہ جولیا ایک بار تو اس کا چہرہ دیکھ کر لرز ہی اٹھی تھی۔

"اور پھر۔ اور پھر کیا"...... جولیا نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے اور دھڑکتے دل سے پوچھا۔

"میں نے کہا ہے نا کہ مجھے یہاں سے جانے دو پھر کیا ہو گا وہ خود ہی تمہارے سامنے آ جائے گا"...... کٹانگا دیوی نے اسی انداز میں کہا اور جولیا غرا کر رہ گئی۔

"اب میں جا رہی ہوں اور جانے سے پہلے ایک بار پھر تمہیں متنبہ کر رہی ہوں کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو گا کہ تم میری بات مان جاؤ۔ اس طرح تمہاری موت بے حد آسان ہو جائے گی ورنہ تمہارا حشر بے حد بھیانک ہو گا۔ اس قدر بھیانک جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی ہو"...... کٹانگا دیوی نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ایک بار مجھے ان زنجیروں سے آزاد کر دو کٹانگا دیوی پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں۔ تمہیں فنا کرنے کے لئے مجھے چاہے اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑے میں اس سے بھی گریز نہیں کروں گی۔ میں تمہیں اپنا جسم دینے کی بجائے اپنے ہی ہاتھوں خود کو ہلاک کر لوں گی لیکن تمہیں نئی زندگی کبھی حاصل نہیں کرنے دوں گی۔ یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔ جولیانا فٹز واٹر کا وعدہ اور جولیانا ایک بار جس سے جو وعدہ کر لیتی ہے اسے ہر حال میں پورا کرتی ہے"...... جولیا نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

"ایسا تم کچھ نہ کر سکو اسی لئے تو میں نے تمہیں یہاں لا کر

باندھا ہے۔ میں نے تمہیں جن زنجیروں سے باندھ رکھا ہے اول تو تم انہیں توڑ نہیں سکتی اور بفرض محال اگر تم کسی طرح سے یہ زنجیریں توڑ بھی دو گی تب بھی تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ جیسے ہی تم ان زنجیروں کو توڑو گی یہ زنجیریں خود بخود حرکت میں آ کر تمہیں ایک بار پھر جکڑ لیں گی اور اس بار یہ زنجیریں مزید پھیل کر تمہارے سارے جسم کو اس بری طرح سے جکڑیں گی کہ تم معمولی سی جنبش بھی نہیں کر سکو گی''...... کٹانگا دیوی نے کہا تو جولیا غرا کر رہ گئی۔

کٹانگا دیوی مڑی اور قدم اٹھاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

جولیا نے سر گھما کر دیکھا۔ اس کے پیچھے غار کا بند دہانہ دکھائی دے رہا تھا۔ کٹانگا دیوی بند دہانے کی طرف بڑھ رہی تھی پھر جیسے ہی وہ غار کے بند حصے کے نزدیک گئی اسی لمحے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے دیوار کا ایک حصہ کسی دروازے کی طرح خود بخود کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف اندھیرا تھا۔ کٹانگا دیوی رکے بغیر قدم اٹھاتی ہوئی تاریک حصے میں چلی گئی اور جیسے ہی وہ دروازے کے دوسری طرف گئی اسی لمحے گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ دیوار برابر ہوتی چلی گئی۔ کٹانگا دیوی کے جاتے ہی جولیا نے اپنا سر سیدھا کر لیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے ساتھ اپنے ساتھیوں کی ناگہانی موت کا دکھ اور بے بسی کے ملے جلے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ وہ چند لمحے غصے سے جبڑے بھینچتی رہی پھر اس نے زور زور سے ہاتھوں اور پیروں پر بندھی ہوئی زنجیروں کو

جھٹکنا شروع کر دیا جیسے وہ ایسا کر کے اپنے ہاتھوں پیروں پر بندھی ہوئی فولادی زنجیروں کو توڑ ہی دے گی۔ جولیا انتہائی غصے سے زنجیروں کو بار بار جھٹکے دے رہی تھی لیکن وہ فولادی زنجیریں تھی وہ بھلا اتنی آسانی سے کہاں ٹوٹ سکتی تھیں۔ جولیا کچھ دیر تک غصے کے عالم میں زنجیریں جھٹکتی رہی پھر اس کی ہمت جواب دے گئی اس نے اپنے ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑ دیئے۔ اسی لمحے اس کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ ایک شیطانی ذریت کی قید میں ہے۔ شیطانی ذریت سے نجات حاصل کرنے کے لئے اسے مقدس کلام پڑھنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ کٹانگا دیوی نے اسے جو زنجیریں باندھی ہوں وہ سحر سے بنی ہوئی ہوں اور اگر ان سحر زدہ زنجیروں پر مقدس کلام پڑھ کر پھونکا جائے تو زنجیریں خود بخود کھل جائیں۔ اس خیال کے آتے ہی جولیا نے آنکھیں بند کیں اور مقدس کلام پڑھنے ہی لگی تھی کہ اس کا دماغ بھک سے اُڑ گیا۔ اسے مقدس کلام اور کوئی مقدس نام یاد ہی نہیں آ رہا تھا۔ جولیا سر جھٹک جھٹک کر آیات اور مقدس کلام یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کا دماغ جیسے بلینک ہو چکا تھا۔ مقدس کلام اور آیات تو ایک طرف اسے کوئی مقدس نام بھی یاد نہیں آ رہا تھا۔

جولیا ابھی مقدس کلام اور آیات یاد کرنے کی کوشش کر ہی رہی تھی کہ اسی لمحے اسے اپنے ارد گرد تیز سرسراہٹوں کی آوازیں سنائی دیں۔ سرسراہٹوں کی عجیب سی آوازیں سن کر جولیا نے فوراً آنکھیں

کھولیں اور سر گھما کر دیکھا تو وہ بے اختیار بری طرح سے لرز اٹھی اور اس کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

اس کے دائیں طرف غار کی دیوار میں بے شمار چھوٹے چھوٹے سوراخ سے بنے ہوئے تھے جن میں سے سیاہ رنگ کے بچھو نکل نکل کر باہر آ رہے تھے اور وہ زمین پر آ کر آہستہ آہستہ جولیا کی جانب بڑھے آ رہے تھے۔ جولیا نے سر گھما کر دوسری طرف دیکھا تو اس طرف بھی یہی حال تھا۔ دیواروں میں لاتعداد سوراخ بن گئے تھے اور ان میں سے سیاہ رنگ کے بچھو نکل نکل کر جولیا کی طرف بڑھ رہے تھے۔ سرسراہٹوں کی تیز آوازیں ان بچھوؤں کی ہی تھیں جو موت بن کر جولیا کی جانب بڑھ رہے تھے۔

''کچھ کرو جوزف۔ کچھ کرو۔ اگر ماسٹر اور ہمارے باقی ساتھی اسی طرح کنویں میں پڑے رہے تو کنویں میں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ان کا دم گھٹ جائے گا اور وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ ان میں سے کوئی زندہ نہیں بچ سکے گا''...... جوانا نے جوزف کو خاموش کھڑے دیکھ کر بری طرح سے سر مارتے ہوئے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

''میں کیا کروں۔ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ میں اس چٹان کو کنویں کے منہ سے کیسے ہٹاؤں''...... جوزف نے بے بسی کے عالم میں کہا تو جوانا اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''کچھ بھی کرو۔ تم خود کو ان جنگلوں کا پرنس سمجھتے ہو نا اور تم شیطانی ذریات اور شیطانی طاقتوں کے بارے میں بھی سب کچھ

جانتے ہو۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ تم اس چٹان کو یہاں سے ہٹانے کا کوئی طریقہ نہیں جانتے۔ تم نے ہی کہا ہے کہ یہ چٹان کنویں کے منہ پر انسانوں نے نہیں بلکہ کسی شیطانی طاقت نے رکھی ہے۔ تمہارے پاس تو ہر شیطانی طاقت کا کوئی نہ کوئی توڑ ہوتا ہے تو پھر تم اس کا توڑ کیوں نہیں کرتے اور کیوں اس چٹان کو نہیں ہٹاتے۔ اگر تم نے یہ چٹان یہاں سے نہ ہٹائی تو میں یہی سمجھوں گا کہ تم جنگل پرنس نہیں ہو اور شیطانی طاقتیں تم سے کہیں زیادہ طاقتور ہیں جن کے شیطانی حربوں کا تمہارے پاس کوئی توڑ نہیں ہے اور تم دنیا کے جھوٹے ترین انسان ہو انتہائی جھوٹے“...... جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں جیسے جوزف کو غصہ دلاتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر جوزف کا چہرہ غصے سے اور زیادہ سیاہ ہو گیا۔

”اپنا منہ بند کرو۔ تم مجھ سے اس انداز میں بات نہیں کر سکتے۔ میں جوزف ہوں۔ جوزف دی گریٹ جو ان جنگلوں کا اصل پرنس ہے اور سارا جنگل مجھے پرنس مکاشو کے نام سے جانتا ہے اور میں ہوں پرنس مکاشو“...... جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہونہہ۔ پرنس مکاشو۔ یہ صرف تمہارا نام ہی ہو سکتا ہے۔ تم پرنس نہیں ہو جوزف۔ اگر تم پرنس ہوتے تو تم اس طرح محض ایک شیطانی طاقت کی کنویں پر رکھی ہوئی چٹان کے سامنے اس قدر بے بس نہ ہوتے اور اسے اٹھا کر دور پھینک چکے ہوتے۔ تم تو اپنی طاقتوں کی مجھے ہر وقت داستانیں سناتے رہتے ہو۔ کہاں گئیں

تمہاری وہ سب طاقتیں۔ کیا وہ سب داستانیں تم مجھ پر صرف اپنا رعب جھاڑنے کے لئے سناتے تھے۔ یاد ہے تمہیں۔ تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ تمہارے فادر جوشوا کے بیٹے کو ایک بار ایسی ہی کسی شیطانی ذریت نے پکڑ کر ایک تاریک کنویں میں قید کر دیا تھا اور کنویں پر ہزاروں من وزنی چٹان رکھ دی تھی۔ جب فادر جوشوا کو اس بات کا پتہ چلا تو وہ فوراً تاریک کنویں کے پاس پہنچ گیا تھا اور اس نے کنویں پر رکھی ہوئی چٹان کو اسی وقت اپنی طاقتوں سے جلا کر راکھ کر دیا تھا۔ چٹان کی راکھ کنویں میں بھی گری تھی لیکن چونکہ راکھ کا ملبہ وزن نہیں رکھتا اس لئے فادر جوشوا کے بیٹے کو کچھ نہیں ہوا تھا اور فادر جوشوا نے کنویں میں اتر کر اپنے بیٹے کو صحیح سلامت نکال لیا تھا۔ یاد ہے تمہیں۔ یہ سب تم نے ہی مجھے بتایا تھا اور تم نے یہ بھی کہا تھا کہ شیطانی ذریات جب اپنے دشمنوں کو کسی تاریک کنویں میں قید کر کے اس کنویں کا منہ بند کرتی ہیں تو بند کنویں کے منہ کھولنے کے لئے سرخ آگ کا استعمال کرنا پڑتا ہے جس سے بڑی سے بڑی اور بھاری سے بھاری چٹانیں ایک لمحے میں جل کر راکھ بن جاتی ہیں۔ یاد ہے نا“...... جوانا نے غصیلے لہجے میں جوزف کو اس کا ہی بتایا ہوا ایک واقعہ یاد کراتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر جوزف بری طرح سے اچھل پڑا۔

”سرخ آگ۔ اوہ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ یہ چٹان یہاں شیطانی ذریت بھوپت نے رکھی ہے۔ اگر اس

چٹان پر سرخ آگ برسائی جائے تو یہ واقعی جل کر راکھ ہو سکتی ہے۔ ویل ڈن جوانا۔ ویل ڈن۔ تم نے تو میری بہت بڑی مشکل حل کر دی ہے۔ اگر تم مجھے یہ سب یاد نہ دلاتے تو میں واقعی اس بات سے پریشان ہو رہا تھا کہ میں اس چٹان کو کنویں کے منہ سے کیسے ہٹاؤں اور باس اور ان کے ساتھیوں کو کنویں سے کیسے زندہ باہر نکالوں۔ ویل ڈن۔ تم گریٹ ہو۔ رئیلی گریٹ ہو۔ تم نے میرے دماغ کی بند کھڑکیاں کھول دی ہیں۔ ویل ڈن۔ ویل ڈن‘‘...... جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور بار بار جوانا کے لئے ویل ڈن۔ ویل ڈن کی گردان کرتا چلا گیا۔ اس کی بات سن کر جوانا کے چہرے پر حیرت ابھر آئی اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جوزف کی طرف دیکھنے لگا۔ جوزف کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنا دماغی توازن کھو چکا ہو لیکن اس کا چہرہ فرطِ مسرت سے کھلا ہوا تھا۔

’’کیا مطلب۔ کیا تم اس چٹان کو جلا کر راکھ کرو گے۔ لیکن کیسے۔ چٹان کو بھلا جلا کر کیسے راکھ کیا جا سکتا ہے‘‘...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’سرخ آگ۔ تم نے خود ہی تو یاد دلایا ہے کہ جن دہانوں کو شیطانی ذریات نے بند کیا ہو انہیں سرخ آگ سے کھولا جا سکتا ہے‘‘...... جوزف نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

’’وہ تو میں نے تمہاری بتائی ہوئی باتیں دہرائی تھیں‘‘...... جوانا

نے کہا۔

’’یہ محض باتیں نہیں ہیں جوانا۔ یہ سچ ہے۔ شیطانی ذریات جب بھی اپنے دشمنوں کو کسی غار یا ایسے ہی کسی کنویں میں قید کر کے غاروں اور کنوؤں کے منہ بند کر دیتی ہیں تو ان دہانوں کو کھولنے کے لئے سرخ آگ کا استعمال کیا جاتا ہے جس سے بند دہانے جل کر راکھ بن جاتے ہیں۔ اس کنویں پر موجود چٹان بھاری اور انتہائی ٹھوس ہے لیکن چونکہ اسے ایک شیطانی طاقت اپنے ہاتھ لگا چکی ہے اس لئے یہ چٹان اندر تک کھوکھلی ہو چکی ہے۔ جس طرح ہم شیطان اور ان کی ذریات سے نفرت کرتے ہیں اسی طرح کائنات کی ہر چیز شیطان اور اس کی ذریات سے اللہ کی پناہ مانگتی ہیں اور جہاں جہاں شیطان اور اس کی ذریات کے قدم پڑتے ہیں وہ جگہیں اندر تک جل کر راکھ ہو جاتی ہیں اور وہاں گھاس کا ایک تنکا تک پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اس چٹان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہو گا اب بس اسے سرخ آگ دکھانے کی ضرورت ہے جیسے ہی اس پر سرخ آگ برسے گی دیکھنا یہ چٹان کس طرح سے جل کر راکھ بنتی ہے۔ سرخ آگ کے سامنے یہ ٹھوس چٹان خشک جھاڑیوں کی طرح ایک لمحے میں جل کر راکھ بن جائے گی‘‘...... جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’اوہ۔ لیکن تم اس چٹان کو جلانے والی سرخ آگ لاؤ گے کہاں سے‘‘...... جوانا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ۔ میں ابھی بتاتا ہوں''...... جوزف نے کہا اور اس نے اپنے کاندھوں سے اپنا اور عمران کا تھیلا اتارنا شروع کر دیا۔ اس نے اپنے تھیلا ایک طرف رکھا اور عمران کو تھیلا کھولنے لگا۔

''یہ تھیلا تو ماسٹر کا ہے''...... جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف نے عمران کا تھیلا کھول کر اس میں موجود چیزوں کو نکال نکال کر دیکھنا شروع کر دیا۔ اچانک اس کے ہاتھ میں ایک گن نظر آئی۔ یہ گن خاصی پھولی ہوئی تھی اور اس گن کی نال بے حد موٹی تھی۔ نال کا اگلا سرا کسی بھونپو جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ گن پر ٹریگر کی جگہ سرخ رنگ کا ایک بٹن لگا ہوا تھا۔ تھیلے سے یہ گن نکالتے ہی جوزف کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔ وہ گن لے کر فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ کیسی گن ہے''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے شاید پہلے عمران کے پاس ایسی کوئی گن نہیں دیکھی تھی۔

''یہ ریڈ فائر گن ہے۔ اس گن کا بٹن پریس کرنے سے گن کی نال سے آگ کی تیز دھار نکلتی ہے جو سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ رانا ہاؤس کے سٹور سے جب باس اپنے مطلب کا اسلحہ نکال رہا تھا تو میں نے اسے اپنے تھیلے میں یہ گن بھی رکھتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے مجھے یاد تھا کہ باس کے تھیلے میں ریڈ فائر گن موجود ہے جس سے میں اس کنویں پر پڑی ہوئی چٹان کو جلا کر راکھ کر سکتا ہوں''...... جوزف نے جواب دیا تو جوانا ایک طویل سانس لے کر

رہ گیا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ اس گن سے تم اس چٹان کو جلا کر راکھ کر دو گے''...... جوانا نے پوچھا۔

''شیطانی طاقت کے بند کئے ہوئے راستوں کو کھولنے کے لئے سرخ آگ ہی سب سے بڑی طاقت ہوتی ہے۔ اس گن سے نکلنے والی آگ بھی انتہائی سرخ ہے اور مجھے یقین ہے یہ سرخ آگ بھوپت کی کنویں پر رکھی ہوئی چٹان کو ضرور جلا کر راکھ بنا دے گی''...... جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر جلدی کرو۔ ہمیں ابھی کنویں میں جا کر ماسٹر اور باقی افراد کو باہر بھی نکالنا ہے''...... جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے دونوں تھیلے جوانا کو پکڑائے اور گن لے کر کنویں سے دور ہٹتا چلا گیا۔

کنویں سے بیس پچیس فٹ دور ہٹ کر وہ کنویں کی جانب منہ کر کے کھڑا ہو گیا اور اس نے گن کا رخ کنویں پر رکھی ہوئی چٹان کی جانب کر دیا۔

''کیا اتنی دور سے گن سے نکلنے والی ریڈ فائر اس چٹان تک پہنچ جائے گی''...... جوانا نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس گن سے نکلنے والی آگ تیس فٹ تک جا سکتی ہے اور اسے جتنی دور سے فائر کیا جائے اس سے نکلنے والی آگ کا پھیلائے آگے سے بڑھ جاتا ہے۔ میں اس گن کی ریڈ فائر سے

پوری چٹان کو نشانہ بنانا چاہتا ہوں‘‘...... جوزف نے کہا اور ساتھ ہی اس نے گن کا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے گن کا بٹن پریس کیا گن کی نال سے سرخ رنگ کی آگ کی ایک بڑی سی دھار نکلی اور تیزی سے پھیلتی ہوئی چٹان کی جانب بڑھتی چلی گئی۔ دوسرے لمحے آگ نے جیسے اس ساری چٹان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آگ اس قدر تیز تھی کہ اس آگ سے پیدا ہونے والی تپش جوزف اور جوانا کو بھی محسوس ہونا شروع ہو گئی تھی۔ چٹان سرخ آگ میں مکمل طور پر چھپ گئی تھی اور جوانا کو چٹان میں سے سیاہ رنگ کا دھواں سا اٹھتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اسی لمحے اچانک بھک کی تیز آواز کے ساتھ چٹان پر تیز روشنی سی پیدا ہوئی اور یہ دیکھ کر جوانا کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں کہ کنویں پر رکھی ہوئی ٹھوس اور وزنی چٹان واقعی راکھ بن کر فضا میں بکھر گئی تھی۔ چٹان کی راکھ ہوا میں اُڑتی ہوئی کچھ کنویں میں اور باقی اس کے ارد گرد گرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جیسے ہی چٹان جل کر راکھ بنی اسی لمحے جوزف نے گن کے بٹن سے انگلی ہٹا لی جس سے گن سے نکلنے والی سرخ آگ کی دھار ختم ہو گئی۔

’’ہرا۔ ہرا۔ میں کامیاب ہو گیا۔ میں جوزف دی گریٹ کامیاب ہو گیا۔ میں نے کالے شیطان کی طاقت بھوپت کا بند کیا ہوا راستہ کھول دیا ہے۔ میں نے باس اور اس کے ساتھیوں کو شیطانی کنویں سے نکالنے کا راستہ کھول لیا ہے۔ ہرا ہرا‘‘۔ جوزف

نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں زور دار نعرہ لگاتے ہوئے کہا۔ جوزف کو اس طرح نعرہ لگاتے دیکھ کر جوانا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی اور وہ آگے بڑھ کر جوزف کے کاندھے پر تھپکیاں دینے لگا۔

’’ویل ڈن جوزف۔ تم واقعی جوزف دی گریٹ ہو اور اب مجھے بھی یقین آ گیا ہے کہ تم جنگل پرنس اور پرنس مکاشو ہو۔ ویل ڈن۔ ویل ڈیل‘‘...... جوانا نے انتہائی تعریفی لہجے میں کہا۔

’’پرنس مکاشو بھی ویل ڈن ہے اور جوانا بھی ویل ڈن ہے۔ اگر تم مجھے فادر جوشوا کے بیٹے والا واقعہ یاد نہ کراتے تو مجھے واقعی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں باس اور اپنے باقی ساتھیوں کی مدد کیسے کروں اور انہیں کس طرح سے اس شیطانی کنویں سے باہر نکالوں‘‘...... جوزف نے بھی جواباً جوانا کے کاندھوں پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

’’اچھا ہم دونوں ہی ویل ڈن ہیں۔ آؤ اب ماسٹر اور ان کے ساتھیوں کو کنویں سے نکالیں‘‘...... جوانا نے کہا۔

’’ہاں ہاں۔ آؤ۔ میں کنویں میں اترتا ہوں تم کنویں سے باہر رہو۔ تم اوپر سے کنویں میں رسی لٹکا دینا میں باس اور باقی سب کو ایک ایک کر کے باندھتا جاؤں گا اور تم انہیں اوپر کھینچ لینا اس طرح دونوں کا کام آسان ہو جائے گا اور ہمیں بار بار ان سب کو لینے کے لئے کنویں میں نہیں اترنا پڑے گا‘‘...... جوزف نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ اس طرح واقعی ماسٹر اور باقی سب آسانی سے کنویں سے باہر آ جائیں گے''...... جوانا نے کہا اور اس نے اپنے کاندھے سے تھیلا اتارا اور اسے کھول کر اس میں موجود لمبی اور مضبوط رسی کا ایک بنڈل نکال لیا اور پھر وہ اس بنڈل کی رسی کھولنا شروع ہو گیا۔

''میں کنویں میں اتر رہا ہوں۔ تم باہر کا بھی دھیان رکھنا۔ یہاں وحشی دوبارہ بھی آ سکتے ہیں۔ اگر کوئی خطرہ محسوس کرو تو فوراً مجھے آواز دے دینا میں فوراً باہر آ جاؤں گا''...... جوزف نے کہا۔

''اوکے۔ تم جاؤ''...... جوانا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو جوزف کنویں کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے کنویں کی منڈیر سے نیچے جھانکا تو یہ دیکھ کر اس کی پیشانی پر شکنیں آ گئیں کہ کنواں اس کی توقع سے کہیں زیادہ گہرا تھا یا پھر شاید اندھیرے کی وجہ سے اسے کنویں کی گہرائی نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس نے اور جوانا نے بدستور آنکھوں پر نائٹ ٹیلی سکوپ جیسی گاگلز لگا رکھی تھیں۔

''کیا ہوا۔ تم رک کیوں گئے ہو''...... جوانا نے اسے کنویں کے پاس کھڑا دیکھ کر پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ میں اتر رہا ہوں کنویں میں''...... جوزف نے کہا اور پھر وہ چھلانگ لگا کر کنویں کی منڈیر پر آ گیا۔ اس نے کنویں کی دیواروں کو دیکھا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ کنویں کی دیواروں پر گھنی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں۔ چونکہ یہ کنواں

بے حد پرانا تھا اس لئے بعض جھاڑیاں سوکھ چکی تھیں اور جھاڑیوں کی لمبی لمبی اور مضبوط شاخیں رسیوں کی طرح لٹکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ جوزف نے جھک کر ایک شاخ کو پکڑا اور اسے پوری قوت لگا کر اوپر کی طرف کھینچا لیکن وہ شاخ بے حد مضبوط تھی۔ جوزف کے زور لگا کر کھینچنے کے باوجود بھی وہ کنویں کی دیوار سے نہ اکھڑی تھی۔ مضبوط شاخ پکڑ کر جوزف اچھل کر کنویں میں اتر گیا۔ وہ اب شاخ کے ساتھ کنویں کی دیوار سے لٹک رہا تھا۔ اس نے دوسری شاخ پکڑی اور آہستہ آہستہ شاخیں پکڑتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا۔ کنواں تقریباً ڈیڑھ سو فٹ گہرا تھا۔ جب جوزف کافی نیچے گیا تو اسے کنویں کی تہہ دکھائی دینا شروع ہو گئی جہاں عمران کے تمام ساتھی ایک دوسرے کے اوپر اور دائیں بائیں پڑے ہوئے تھے۔ جبکہ عمران ایک جھاڑی سے لٹکا ہوا تھا۔ کنویں کی تہہ جھاڑیوں سے پر تھی۔ جھاڑیاں چونکہ نرم اور گیلی تھیں اس لئے جوزف کو یقین تھا کہ اتنی بلندی سے پھینکنے کے باوجود انہیں کوئی چوٹ نہیں آئی ہو گی۔ جوزف نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے نیچے سے اوپر دیکھتے ہوئے دن کی روشنی کی وجہ سے کنویں کا دہانہ صاف دکھائی دے رہا تھا جہاں جوانا سر جھکائے نیچے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جوزف پہلے دیوار کی جھاڑیوں کے ساتھ لٹکتے ہوئے عمران کے پاس گیا اور اس کا سانس اور اس کے دل کی دھڑکن چیک کرنے لگا۔ عمران کا دل بھی دھڑک رہا تھا اور اس کا سانس بھی چل رہا تھا۔ عمران کو

زندہ دیکھ کر جوزف کا دل خوشی سے تیز تیز دھڑکنا شروع ہو گیا تھا۔

عمران کو چیک کر کے جوزف نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو اسے ایک رسی سانپ کی طرح بل کھاتے ہوئے تیزی سے نیچے آتی ہوئی دکھائی دی۔ شاید جوانا نے رسی کا سارا بنڈل کھول کر رسی نیچے لٹکانی شروع کر دی تھی۔ جوزف نے ہاتھ بڑھا کر رسی کا سرا پکڑا اور جیسے ہی رسی کچھ اور نیچے آئی اس نے رسی کو ہلکا سا جھٹکا دیا تاکہ اوپر موجود جوانا سمجھ جائے کہ رسی اس تک پہنچ گئی ہے۔ جیسے ہی جوزف نے رسی کو جھٹکا دیا اوپر سے مزید رسی نیچے آنی بند ہو گئی۔

جوزف نے رسی عمران کی کمر پر اس انداز میں لپیٹی کہ جوانا اگر اسے اوپر سے کھینچتا تو عمران الٹا لٹک کر کمر کے بل آسانی سے اوپر جا سکتا تھا اور اگر جوانا عقل سے کام لیتے ہوئے کنویں کی منڈیر پر چڑھ کر عمران کو اوپر کھینچتا تو عمران سیدھا اوپر اٹھتا چلا جاتا اور اس کے کنویں کی دیوار سے ٹکرانے کا بھی احتمال نہیں ہو سکتا تھا۔ عمران کو اچھی طرح سے باندھ کر جوزف نے ایک بار تسلی کے لئے پھر رسی اور رسی کی گرہ کو چیک کیا اور پھر اس نے رسی اوپر سے پکڑ کر اسے مخصوص انداز میں جھٹکا تو اسی لمحے رسی تن گئی اور پھر رسی آہستہ آہستہ اوپر کھینچی جانے لگی۔ جوانا نے شاید جوزف کے سوچنے کے انداز پر ہی عمل کیا تھا اور وہ جوزف کی سوچ کے مطابق کنویں کی منڈیر پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور وہ عمران کو کنویں کے درمیان میں ہی رکھ کر اوپر اٹھا رہا تھا۔ جوزف نے اس وقت تک عمران کو

نہ چھوڑا جب تک وہ اس کے ہاتھوں سے نکل کر اوپر نہ اٹھ گیا۔

جوانا نہایت آہستہ آہستہ اور انتہائی احتیاط سے عمران کو اوپر اٹھا رہا تھا۔ عمران کو اس طرح اوپر جاتے دیکھ کر جوزف کے چہرے پر اطمینان آ گیا تھا۔ پھر کچھ ہی دیر میں عمران اوپر اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ تقریباً پانچ منٹ کے بعد رسی دوبارہ نیچے آ گئی۔ جوانا نے انتہائی احتیاط اور خوش اسلوبی سے عمران کو رسی سے کھینچ کر کنویں سے باہر نکال لیا تھا اور پھر اس نے عمران کو کنویں سے باہر نکال کر اس کی کمر پر بندھی ہوئی رسی کھول کر دوبارہ کنویں میں لٹکا دی تھی۔ رسی جیسے ہی نیچے آئی جوزف نے اس کا سرا پکڑا اور جھاڑیوں سے لٹکتا ہوا مزید نیچے آ گیا۔ اس نے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے گرد جھاڑیاں اس انداز میں لپیٹ لی تھیں کہ وہ اگر دونوں ہاتھ چھوڑ کر نیچے کی طرف جھک بھی جاتا تو وہ نیچے نہیں گر سکتا تھا۔

جوزف نے اس بار صفدر کو اٹھایا اور پھر اس کا سانس اور دل کی دھڑکن چیک کر کے اطمینان کرنے کے بعد اسے بھی اس انداز میں باندھ دیا جیسے اس نے عمران کو باندھا تھا۔ صفدر کو رسی باندھتے ہی اس نے اوپر سے رسی کو جھٹک کر جوانا کو رسی کھینچنے کا اشارہ کیا تو رسی تنی اور صفدر بھی آہستہ آہستہ عمران کے سے انداز میں اوپر اٹھنا شروع ہو گیا۔

جوانا نے صفدر کو کھینچ کر کنویں سے باہر نکالا اور پھر اسے دونوں

ہاتھوں سے تھام کر منڈیر سے نیچے آ گیا۔ اس نے صفدر کو عمران کے پاس نیچے لٹایا اور اس کی کمر کے گرد لپٹی ہوئی رسی کھولنے لگا۔

صفدر کی کمر سے رسی کھول کر جوانا ایک بار پھر کنویں کی منڈیر پر چڑھ گیا اور اس نے رسی ایک مرتبہ پھر کنویں میں لٹکانی شروع کر دی۔ اس طرح وہ رسی بار بار نیچے لٹکاتا جا رہا تھا اور جوزف کنویں میں موجود افراد کو ایک ایک کر کے باندھ کر اوپر بھیجتا رہا۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی انتہائی سخت محنت کرنے کے بعد ان دونوں نے سب کو کنویں سے باہر نکال لیا۔ آخر میں جوزف کنویں کی دیوار کی جھاڑیاں پکڑ کر باہر آ گیا۔ ان دونوں کے جسم پسینے سے بھیگے ہوئے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو صحیح سلامت کنویں سے نکالنے کے لئے انہوں نے ایک لمحے کا بھی ریسٹ نہیں لیا تھا۔ ان سب کو کنویں سے نکالنے کے بعد ہی وہ ستانے کے لئے ایک جگہ بیٹھ گئے تھے۔

''سب نکل آئے ہیں کیا''...... جوانا نے پوچھا۔

''ہاں۔ اب کوئی کنویں میں نہیں ہے۔ میں نے سب کو نکال لیا ہے''...... جوزف نے جواب دیا۔

''لیکن ان میں مس جولیا دکھائی نہیں دے رہی ہیں''...... جوانا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''مس جولیا ان کے ساتھ نہیں تھیں''...... جوزف نے جواب دیا تو جوانا حیرت سے جوزف کی شکل دیکھنے لگا۔

''ان کے ساتھ نہیں تھیں۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ جب ہم مچان سے نکلے تھے تو مس جولیا ان کے ساتھ ہی تھیں''...... جوانا نے کہا۔

''مس جولیا کو کٹانگا دیوی کا سایہ اٹھا کر لے گیا تھا''...... جوزف نے کہا اور جوانا بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کٹانگا دیوی کا سایہ۔ کیا مطلب۔ یہاں کٹانگا دیوی کا سایہ کہاں سے آ گیا''...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جوزف نے اسے بتا دیا کہ اس نے کٹانگا دیوی کے سائے کو کس طرح جولیا کو مچان سے لے جاتے دیکھا تھا۔ جوزف کی حیرت انگیز بات سن کر جوانا دنگ رہ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر اس قدر حیرت تھی جیسے اسے جوزف کی باتوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

''اب ہم مس جولیا کو کہاں تلاش کریں گے۔ نجانے کٹانگا دیوی کا سایہ انہیں جنگلوں میں کہاں لے گیا ہو''...... جوانا نے سر جھٹک کر پریشانی کے عالم میں کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ کٹانگا دیوی، مس جولیا کو جہاں بھی لے گئی ہو گی میں اس کا ٹھکانہ ڈھونڈ لوں گا''...... جوزف نے کہا۔

''کیسے۔ تمہیں کیسے پتہ چلے گا کہ کٹانگا دیوی، مس جولیا کو کہاں لے گئی ہے اور اس کا ٹھکانہ کہاں ہے''...... جوانا نے ایک بار پھر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ سب تم مجھ پر چھوڑ دو۔ کٹانگا دیوی کا ٹھکانہ پرنس مکاشو

سے چھپا ہوا نہیں رہ سکتا ہے۔ فی الحال ہمیں مس جولیا کی فکر چھوڑ کر باس اور ان سب کی فکر کرنی چاہئے۔ یہ سب مکراگی سحر کا شکار ہیں۔ ہم نے انہیں کنویں سے تو نکال لیا ہے لیکن ابھی ہمیں ان پر سے بھوپت کا کیا ہوا مکراگی کا سحر توڑنا باقی ہے۔ جب تک ہم ان پر سے مکراگی کا اثر ختم نہیں کریں گے یہ ہوش میں نہیں آئیں گے''...... جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ کیا تم اس سحر کا توڑ نہیں جانتے''...... جوانا نے پوچھا۔

''جانتا ہوں لیکن اس کے لئے ہمیں ایک اور تکلیف دہ مرحلے سے گزرنا پڑے گا''...... جوزف نے کہا۔

''وہ کیا''...... جوانا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہمیں یہاں ببول کے کانٹے ڈھونڈنے ہوں گے۔ ببول کے کانٹے ہم اپنے جسم کے سات مختلف حصوں پر چبھوئیں گے اور پھر ہمیں ایک ایک کانٹا ان سب کی گردنوں میں چبھونا پڑے گا جیسے جیسے ہم ان کی گردنوں میں کانٹے چبھوتے جائیں گے انہیں ہوش آتا جائے گا''...... جوزف نے جواب دیا۔

''لیکن اس کے لئے ہمیں اپنے جسموں میں سات کانٹے کیوں چبھونے پڑیں گے''...... جوانا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''تاکہ جب ہم ان پر سے مکراگی کا سحر ختم کریں تو ہم اس سحر کا شکار نہ ہوسکیں۔ اگر ہم نے اس طرح انہیں کانٹے چبھو دیئے تو انہیں تو ہوش آ جائے گا لیکن ان پر بھوپت نے جو مکراگی کا سحر کیا

تھا اس کا اثر ہم پر ہو جائے گا اور ہم ان کی طرح بے ہوش ہو جائیں گے اور اگر ہم بے ہوش ہو گئے تو پھر ہمیں کبھی ہوش نہیں آئے گا چاہے ہمیں لاکھوں کانٹے بھی کیوں نہ چبھو دیئے جائیں۔ اگر تمہیں کوئی پریشانی ہے تو تم یہاں سے دور چلے جاؤ۔ میں اپنے جسم میں کانٹے چبھو لیتا ہوں اور باری باری انہیں کانٹے چبھو کر ہوش میں لے آتا ہوں''...... جوزف نے کہا۔

''پریشانی کیسی۔ ماسٹر اور اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کے لئے میں کچھ بھی کرسکتا ہوں۔ سات تو کیا اگر مجھے اپنے جسم کے ہر حصے پر زہریلے کانٹے بھی چبھونے پڑیں گے تو میں اس سے بھی انکار نہیں کروں گا''...... جوانا نے مضبوط لہجے میں کہا تو جوزف اس کی جانب داد بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

''گڈ شو۔ تم واقعی بے حد بہادر اور باس کے وفادار ہو۔ اب تم یہیں رکو میں کہیں سے ببول کے کانٹے ڈھونڈ کر لاتا ہوں۔ باس اور ان کے ساتھیوں کو اس حالت میں اکیلا چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔ یہاں گدھیں اور دوسرے جانور بھی آ سکتے ہیں اور انہیں مردہ سمجھ کر ان پر جھپٹ پڑیں گے''...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف اٹھا اور جنگل سے ببول کے کانٹے تلاش کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔

ایک گھنٹے کے بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں ببول کے کانٹوں سے بھری ہوئی ایک بڑی سی جھاڑی تھی جس پر بے شمار

لمبے لمبے اور نوکیلے کانٹے لگے ہوئے تھے۔

''کافی دیر لگا دی''...... جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ ان کانٹوں کی تلاش کے لئے مجھے کافی دور جانا پڑا تھا''...... جوزف نے جواب دیا۔

''اب کیا کرنا ہے''...... جوانا نے اس کے ہاتھوں میں کانٹوں والی جھاڑی دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''پہلے ہمیں اپنے جسموں میں سات سات کانٹے چبھونے ہیں۔ یہ کام میں پہلے کروں گا تاکہ تمہیں پتہ چل سکے کہ کانٹے جسم کے کن کن حصوں میں چبھونے ہیں''...... جوزف نے کہا اور اس نے جھاڑی سے احتیاط کے ساتھ کانٹے الگ الگ کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے جھاڑی سے تمام کانٹے الگ کر لئے تو اس نے ایک کانٹا اٹھایا اور اسے اپنے دائیں کاندھے میں چبھو لیا۔ کانٹا چبھتے ہی اس کے کاندھے سے خون ابھر آیا تھا۔ جوزف کے چہرے پر ہلکی سی بھی تکلیف کے تاثرات نمودار نہیں ہوئے تھے۔ پھر اس نے دوسرا کانٹا اپنے بائیں کاندھے میں چبھویا۔ تیسرا کانٹا اس نے اپنی دائیں ٹانگ کی پنڈلی میں اور چوتھا کانٹا اس نے بائیں ٹانگ کی پنڈلی میں چبھو لیا۔ اسی طرح اس نے پانچواں کانٹا اپنے سینے کے درمیانی حصے میں چبھویا اور پھر اس نے چھٹا اور ساتواں کانٹا اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں چبھو لیا۔ جوانا غور سے جوزف کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جوزف میں واقعی بے حد برداشت کا

عنصر موجود تھا۔ باری باری سات کانٹے چبھونے کے باوجود جوزف کے چہرے پر ہلکی سی بھی تکلیف کے تاثرات نہیں ابھرے تھے۔ اس نے جہاں جہاں کانٹے چبھوئے تھے وہاں سے خون کی پتلی پتلی لکیریں سی نکل آئی تھیں۔

''لو اب تمہاری باری ہے''...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک کانٹا اٹھایا اور جوزف کی طرح اپنے بائیں کاندھے میں چبھو لیا۔ اس میں بھی بے پناہ ہمت اور برداشت کا عنصر بدرجہ اتم موجود تھا۔ وہ جوزف کی طرح اپنے جسم کے انہی حصوں میں کانٹے چبھوتا جا رہا تھا جہاں جہاں جوزف نے اپنے جسم میں کانٹے چبھو رکھے تھے۔ کچھ ہی دیر میں جوانا کے جسم میں بھی سات کانٹے لگ گئے۔ اس کے چہرے پر بھی کانٹے چبھوتے ہوئے تکلیف کے کوئی تاثرات نمودار نہیں ہوئے تھے۔

''گڈ شو۔ اب کانٹے اٹھاؤ اور ان کی گردنوں کے عقبی حصے میں چبھونا شروع کر دو۔ کانٹے ان کی گردنوں میں ہی لگے رہنے دینا جب یہ ہوش میں آ جائیں گے تو خود ہی یہ کانٹے اپنی گردنوں سے نکال لیں گے''...... جوزف نے کہا تو جوانا نے چند کانٹے اٹھائے اور اپنے بے ہوش ساتھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

جوزف نے بھی کانٹے اٹھائے اور عمران کی طرف آ گیا۔ اس نے عمران کا سر اوپر اٹھایا اور ببول کا ایک کانٹا عمران کی گردن کے عقبی حصے میں چبھو دیا۔ جیسے ہی اس نے عمران کی گردن میں کانٹا

چبھویا اسی لمحے عمران کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ پھر عمران نے ایک زور دار جھرجھری لیتے ہوئے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر جوزف کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

عمران آنکھیں کھول کر چند لمحے لاشعوری کیفیت میں جوزف کی طرف دیکھتا رہا پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ بے اختیار اپنی گردن کے عقبی حصے کی طرف چلا گیا جہاں جوزف نے اسے کانٹا چبھویا تھا۔عمران نے چٹکی سے کانٹے کو پکڑ کر باہر کھینچ لیا اور حیرت سے کانٹا دیکھنے لگا۔

”یہ کیا ہے۔ یہ کانٹا میری گردن میں کیوں چبھا ہوا ہے اور تمہارے جسم میں بھی جگہ جگہ ایسے ہی کانٹے چبھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ کانٹا میں نے آپ کی گردن میں چبھویا تھا باس۔ اگر میں یہ کانٹا آپ کی گردن میں نہ چبھوتا تو آپ اسی طرح بے ہوش پڑے رہتے اور آپ کو کبھی ہوش نہ آتا“...... جوزف نے کہا تو عمران حیرت بھرے انداز میں اس کی شکل دیکھنے لگا اور پھر اپنے اردگرد اپنے تمام ساتھیوں کو بے ہوش دیکھ کر وہ آنکھیں پھیلا کر رہ گیا۔

”یہ ان سب کو کیا ہوا ہے۔ یہ اس طرح کیوں لیٹے ہوئے ہیں“...... عمران نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے فوراً سابقہ واقعات یاد آ گئے تھے جب جولیا نے مچانوں

کی طرف وحشیوں کے بڑھنے کا بتایا تھا۔ جولیا کی بات سن کر عمران خود ان وحشیوں کو دیکھنے کے لئے مچان کے کنارے پر آ گیا تھا اور وہ مچان سے جھک کر وحشیوں کو دیکھنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ اچانک اسے تیز بو محسوس ہوئی۔ بو اس قدر تیز تھی کہ عمران سانس روکتے روکتے رہ گیا تھا اور اس کے ذہن میں تاریکی سی بھر گئی تھی اور پھر عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے وہ اچانک مچان سے سر کے بل گرتا جا رہا ہو۔

”آپ پر اور ان سب پر مکراگی کا سحر کیا گیا تھا باس اور پھر آپ سب کو بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر ایک سیاہ کنویں میں پھینک دیا گیا تھا۔ آپ سب اسی حالت میں اس کنویں میں پڑے پڑے ہلاک ہو جاتے اور آپ کی ہڈیاں گل سڑ جاتیں“...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مکراگی کا سحر۔ کیا مطلب۔ یہ مکراگی کا سحر کیا ہوتا ہے اور مجھے کیا ہوا تھا۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ مچان میں اچانک مجھے انتہائی ناگوار بو محسوس ہوئی تھی جس سے میرے دماغ میں تاریکی سی بھر گئی تھی اور پھر مجھے ایسا لگا تھا جیسے میں مچان سے سر کے بل نیچے گرتا چلا جا رہا ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے مچان کافی بلندی پر تھی۔ اگر میں اتنی بلندی سے سر کے بل نیچے گرا تھا تو میں بچ کیسے گیا۔ سر کے بل نیچے گرنے سے تو میرے سر کے ٹکڑے ہو جانے چاہئیں تھے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جوزف اسے

مکراگی کے سحر کے بارے میں تفصیل بتانے لگا اور پھر اس نے بتایا کہ عمران سر کے بل گرا ضرور تھا لیکن وہ جہاں گرا تھا وہاں خشک گھاس کا ڈھیر لگا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ ڈائریکٹ سر کے بل زمین سے نہیں ٹکرایا تھا۔ جوزف سے ساری تفصیل سن کر عمران کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''ہونہہ۔ تو یہ شگارا اس حد تک شیطانیت پر اتر آیا ہے کہ اس نے ہم سب کو بے ہوش کر کے ایک سیاہ کنویں میں پھینک دیا تھا تاکہ ہم اسی حالت میں پڑے پڑے ہلاک ہو جائیں اور ہماری ہڈیاں بھی گل سڑ جائیں''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی تھی کہ میں اور جوانا مکراگی کے وار سے پہلے ہی وہاں سے چلے گئے تھے اگر ہم دونوں آپ کے ساتھ ہوتے تو ہم بھی اس سحر کا شکار ہو جاتے اور پھر ہم بھی آپ کے ساتھ کنویں میں پڑے ہوتے اور ہمیں اس کنویں سے نکالنے والا کوئی نہ ہوتا''...... جوزف نے کہا۔ عمران کو ہوش میں آتے دیکھ کر جوانا دوسروں کو کانٹے چبھانے سے رکا ہوا تھا۔ وہ عمران اور جوزف کی باتیں سن رہا تھا پھر اس نے اپنے قریب پڑے ہوئے صفدر کی گردن کے عقبی حصے میں ایک کانٹا چبھویا تو صفدر کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس نے ایک زور دار جھرجھری لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر جوانا، کیپٹن شکیل کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے کیپٹن شکیل کی گردن اوپر اٹھائی

اور پھر اس کی گردن کے پیچھے بھی ایک کانٹا چبھو دیا۔ اسی دوران صفدر کا ذہن بھی لاشعور سے نکل کر شعور میں آ گیا اور ہوش میں آتے ہی وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت سے عمران، جوزف، جوانا اور اپنے بے ہوش ساتھیوں کو دیکھنا شروع ہو گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ ہم کہاں ہے اور ان سب کو کیا ہوا ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل کو بھی ہوش آ گیا اور پھر جوانا جن جن کو کانٹے چبھوتا جا رہا تھا انہیں ہوش آتا جا رہا تھا اور ہوش میں آنے کے بعد سب کی حالت صفدر جیسی ہی ہوئی تھی۔ عمران نے انہیں جوزف کی بتائی ہوئی باتیں بتائیں تو وہ سب حیرت زدہ رہ گئے کہ بھوپت نے کس طرح ان پر جانوروں کی سڑی ہوئی لاشوں کی بدبو سے سحر کیا تھا جس سے وہ فوراً بے ہوش ہو گئے تھے اور پھر ان سب کو شگارا قبیلے کے وحشیوں نے بے ہوشی کی ہی حالت میں اٹھا کر ایک سیاہ کنویں میں پھینک دیا تھا اور کنویں کا منہ ایک بھاری چٹان سے بند کر دیا تھا۔ یہ جوزف کا ہی کمال تھا کہ اس نے ہزاروں ٹن وزنی چٹان کو ہاتھ لگائے بغیر جلا کر راکھ کر دیا تھا اور پھر جوزف اور جوانا نے مل کر انہیں کنویں سے باہر نکالا تھا اور انہیں ہوش میں لانے کے لئے انہوں نے نہ صرف اپنے جسموں میں سات سات ببول کے کانٹے چبھو لئے تھے بلکہ ان سب کی گردنوں پر بھی کانٹے چبھو دیئے تھے جو ہوش میں آتے ہی انہوں نے اپنی گردنوں سے نکال لئے تھے۔

وہ سب جوزف اور جوانا کی جانب انتہائی ممنون نظروں سے دیکھ رہے تھے واقعی جوزف اور جوانا نے ان کے لئے اس بار مسیحائی کا کام کیا ہو۔ اگر وہ دونوں نہ ہوتے تو واقعی انہیں اس سیاہ کنویں سے نکالنے والا کوئی نہ ہوتا۔

''یہ سب اللہ کے خصوصی کرم سے ہوا ہے کہ جوزف اور جوانا مکراگی کا وار ہونے سے پہلے ہی تالاب کی تلاش میں ہم سے دور چلے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہماری حفاظت کے لئے ہم سے الگ کیا تھا۔ وہ واقعی مسبب الاسباب ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی کرم سے ان دونوں کو ہم سے الگ نہ کرتا اور یہ ہمارے ساتھ ہوتے تو یہ بھی ہمارے ساتھ مکراگی کا شکار ہو کر بے ہوش ہو گئے ہوتے اور پھر یہ ہمارے ساتھ اس کنویں میں پڑے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بار نئی زندگی دی ہے جس کے لئے ہم اس کا ہزاروں، لاکھوں بلکہ کروڑوں مرتبہ بھی شکر ادا کریں تو وہ بھی کم ہوگا''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''جی ہاں عمران صاحب۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اس بار تو واقعی اللہ تعالیٰ نے ہم پر خصوصی کرم کیا ہے۔ ہم پر کالے جادو کا بھیانک وار کیا گیا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا ہم پر خصوصی کرم نہ ہوتا تو شاید اب تک ہم کنویں میں بے ہوشی کی حالت میں ہی پڑے پڑے ہلاک ہو گئے ہوتے۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس خصوصی کرم کا خلوص دل سے نوافل پڑھ کر شکریہ ادا کرنا

چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ جوزف نے صاف پانی کا تالاب بھی تلاش کر لیا ہے۔ ہم تالاب میں اپنے لباسوں پر لگا ہوا خون صاف کر کے غسل بھی کر سکتے ہیں اور غسل کرنے کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانے کے لئے نوافل بھی ادا کر سکتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''تو پھر چلو۔ نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہئے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اسی لمحے تنویر زور سے اچھلا۔ اس کی آنکھوں میں بلا کی حیرت تھی۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

''اب تمہیں کیا ہوا ہے۔ کہیں تمہیں کسی زہریلے مکوڑے نے تو نہیں کاٹ لیا''...... عمران نے اسے اس طرح اچھلتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ باقی سب بھی حیرت بھری نظروں سے تنویر کی جانب دیکھ رہے تھے جیسے انہیں بھی تنویر کے اس طرح اچھلنے کی وجہ سمجھ میں نہ آئی ہو۔

''مس جولیا''...... تنویر نے کہا تو نہ صرف صفدر، کیپٹن شکیل بلکہ عمران، ہاشوگا اور اس کے ساتھی بھی بری طرح سے اچھل پڑے اور پھر ان سب کی نظریں جولیا کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹکنے لگیں۔

''اوہ۔ مس جولیا ہم میں نہیں ہے۔ کہاں ہے وہ۔ کیا جوزف اور جوانا نے اسے کنویں سے نہیں نکالا ہے''...... صفدر نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''مس جولیا کنویں میں نہیں ہے''...... جوزف نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کنویں میں نہیں ہے تو کہاں ہے وہ''......عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''جب آپ سب کو شگارا قبیلے کے وحشی بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر لے جا رہے تھے تو میں نے مچان سے کٹانگا دیوی کے سائے کو نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس نے مس جولیا کو اپنے کاندھے پر اٹھا رکھا تھا۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ کرتا کٹانگا دیوی کا سایہ مس جولیا کو اٹھا کر درختوں پر چھلانگیں لگاتا ہوا بھاگ گیا تھا''...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور باقی سب کی آنکھوں میں بھی یہ سن کر خوف کے تاثرات ابھر آئے کہ جولیا کو کٹانگا دیوی کا سایہ اٹھا کر لے گیا ہے۔

''کٹانگا دیوی کا سایہ۔ اوہ۔ لیکن وہ مس جولیا کو کیوں لے گیا ہے اور کہاں لے گیا ہے''...... تنویر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اگر تم نے کٹانگا دیوی کے سائے کو جولیا کو اٹھا کر لے جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا تو تم اس کے پیچھے کیوں نہیں گئے''. ....عمران نے جوزف کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ درختوں پر چھلانگیں لگاتے ہوئے تیزی سے نکل گیا تھا اور پھر وحشی آپ سب کو کہاں لے جا رہے تھے میرے لئے یہ جاننا

بھی ضروری تھا''...... جوزف نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارے ساتھ جوانا تھا۔ اسے تم وحشیوں کے پیچھے جانے کا کہتے اور خود کٹانگا دیوی کے سائے کے پیچھے چلے جاتے۔ اس طرح کم از کم تمہیں اس بات کا تو پتہ چل جاتا کہ کٹانگا دیوی کا سایہ جولیا کو کہاں لے گیا ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔ باقی سب بھی جوزف کی جانب تیز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''ہونہہ۔ اب جولیا نجانے کہاں ہو اور کٹانگا دیوی کا سایہ اس کے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہو''......تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ کٹانگا دیوی ابھی مس جولیا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ مس جولیا کا ہاتھ ابھی ٹھیک نہیں ہوا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لیکن اب وہ کٹانگا دیوی کی قید میں تو ہیں۔ ہم اتنے بڑے جنگل میں اسے کہاں ڈھونڈیں گے''......صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''کٹانگا دیوی، مس جولیا کو جہاں بھی لے گئی ہو گی میں اسے ڈھونڈ لوں گا''...... جوزف نے کہا۔

'' کیسے ڈھونڈو گے تم۔ کیا تم جانتے ہو کہ کٹانگا دیوی، جولیا کو کہاں لے گئی ہو گی''......عمران نے پوچھا۔

''نو باس۔ میں یہ تو نہیں جانتا کہ کٹانگا دیوی، مس جولیا کو

کہاں لے گئی ہے۔ لیکن میں ہواؤں کو سونگھ سکتا ہوں۔ جہاں سے کٹا نگا دیوی نے مس جولیا کو اٹھایا تھا وہاں کٹا نگا دیوی اور مس جولیا کی بو ہو گی۔ میں اس بو کے پیچھے چلتا ہوا ٹھیک اس جگہ پہنچ جاؤں گا جہاں مس جولیا یا کٹا نگا دیوی موجود ہو گی''...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں دوبارہ ان مچانوں کی طرف جانا پڑے گا جہاں سے وحشیوں نے ہمیں بے ہوشی کی حالت میں اٹھایا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ میں اسی جگہ سے مس جولیا کی تلاش کا آغاز کر سکتا ہوں''...... جوزف نے جواب دیا۔

''تو پھر چلو۔ ہمیں اس معاملے میں زیادہ دیر نہیں کرنی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ کٹا نگا دیوی، مس جولیا سے اقرار کرانے کے لئے اس پر ظلم کرنا شروع کر دے۔ وہ مس جولیا کو شدید ترین مصائب میں بھی تو مبتلا کر سکتی ہے تا کہ مس جولیا ٹوٹ جائے اور اس کی بات مان جائے''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چلیں''...... جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر۔ مس جولیا کو تو ہم تلاش کر لیں گے۔ جوزف نے بتایا ہے کہ شگارا قبیلہ یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ سر داور اور ان کے تمام ساتھی بھی وہیں موجود ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم پہلے

ان سب کو وہاں سے چھڑا لیں اور پھر مس جولیا کی تلاش کا کام کریں''...... جوانا نے کہا تو عمران، جوزف کی طرف دیکھنے لگا۔

''کہاں ہے شگارا قبیلہ''...... عمران نے پوچھا تو جوزف نے اسے وحشی سے حاصل کی ہوئیں معلومات کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

''اگر سر داور اور ان کے ساتھی ابھی قبیلے میں محفوظ ہیں تو پھر ہمیں ابھی انہیں چھڑانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ ہمیں ابھی کٹا نگا دیوی کو اس کے انجام تک پہنچانا ہے اور ہم ابھی یہ بھی نہیں معلوم کر سکے ہیں کہ گوبٹا نامی درخت کہاں ہے۔ اس درخت کی تلاش میں ہمیں جنگلوں میں نجانے کہاں کہاں بھٹکنا پڑے اور نجانے کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑے۔ سر داور اور ان کے ساتھی اوور ایج ہیں وہ نہ ہمارے ساتھ اتنا لمبا سفر کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے جسموں میں اتنی سکت ہے کہ وہ مصائب جھیل سکیں۔ اس لئے ان کا اسی جگہ سیف رہنا بے حد ضروری ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ سر داور اور ان کے ساتھی شگارا قبیلے میں اب سیف کیسے رہ سکتے ہیں۔ جوزف نے بتایا تھا کہ شگارا نے اپنی شیطانی طاقتوں کی مدد سے سر داور اور ان کے ساتھیوں کے طیارے کا رخ اس لئے موڑا تھا تا کہ وہ انہیں اپنے پاس قید رکھ سکیں تا کہ ہم اپنے ملک کے عظیم اثاثوں کو ان سے بچانے کے لئے ان

جنگلوں میں آئیں اور وہ ہمیں ہلاک کر سکیں۔ ہم پر جس طرح سے شگارا کی شیطانی طاقتوں نے وار کیا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ شگارا کو ہماری یہاں آمد کا علم ہو چکا ہے۔ ایسی صورت میں اگر انہوں نے سر داور اور ان کے ساتھیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں واقعی۔ اب تو ان وحشیوں کے پاس ایسا کوئی جواز نہیں ہے کہ وہ سر داور اور ان کے ساتھیوں کو اپنے پاس قید رکھ سکیں۔ جس مقصد کے لئے انہوں نے سر داور اور ان کے ساتھیوں کو اپنے پاس قید کر رکھا تھا ان کا وہ مقصد تو پورا ہو چکا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''جس طرح شگارا کو ہمارے یہاں آنے کا علم ہوا ہے اسی طرح اسے اس بات کا بھی علم ہو جائے گا کہ ہم اس کے شیطانی جال سے نکل آئے ہیں۔ وہ ہم پر اس وقت تک وار پر وار کرتا رہے گا جب تک وہ ہمیں ہلاک نہیں کر دیتا۔ اس کی ساری توجہ ہماری طرف ہی مبذول ہو گی۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ اس وقت تک سر داور اور ان کے ساتھیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا جب تک کہ وہ یا اس کی شیطانی طاقتیں ہمیں ہلاک نہیں کر دیتیں''...... عمران نے کہا۔

''پھر بھی۔ ہم اگر سر داور اور ان کے ساتھیوں کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتے تو انہیں قبیلے والوں سے آزاد کرا کے کسی محفوظ

جگہ پر تو چھوڑ سکتے ہیں۔ انہیں کسی محفوظ مقام پر چھوڑ کر ہم اپنا مشن پورا کرنے نکل جائیں گے اور پھر واپسی پر انہیں ساتھ لے لیں گے۔ میرا نہیں خیال کہ اب بھی انہیں شگارا قبیلے کی قید میں چھوڑنا مناسب ہو گا۔ شگارا کو جب اس بات کا علم ہو گا کہ ہم نہ صرف شیطانی کنویں سے باہر آ گئے ہیں بلکہ ہوش میں بھی آ گئے ہیں تو وہ غصے سے پاگل ہو جائے گا اور پاگل انسان کا کچھ بھروسہ نہیں ہوتا کہ وہ کیا کر گزرے۔ ایسا نہ ہو کہ اپنے شیطانی وار کی ناکامی کا سارا غصہ وہ سر داور اور ان کے ساتھیوں ہی نکالنا شروع کر دے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم اگر انہیں شگارا قبیلے کی قید سے نکال لاتے ہیں تو ہم انہیں جنگل میں ایسی کون سی جگہ رکھیں گے جہاں ان کی ضروریات کا سامان بھی وافر مقدار میں ہو اور وہ کچھ دن وہاں بغیر کسی خوف اور خطرے کے گزار بھی سکیں۔ ہمارے پاس ایسا کوئی ذریعہ بھی تو نہیں ہے کہ ہم انہیں ان جنگلوں سے نکال کر واپس بھجوا سکیں''...... عمران نے کہا۔

''میرے خیال میں سب سے زیادہ محفوظ جگہ وہ مچانیں ہی ہیں جہاں ہم نے قیام کیا تھا۔ ان مچانوں پر انہیں جنگل سے کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ ہم وہاں ان کے لئے جنگلی پھل وافر مقدار میں رکھ دیں گے اور انہیں پانی بھی مہیا کر دیں گے تاکہ وہ چند دن وہاں آسانی سے گزار سکیں''...... صفدر نے کہا۔

''یہ آئیڈیا ٹھیک ہے۔ واقعی سرداور اور ان کے ساتھی چند روز مچانوں میں آسانی سے گزار سکتے ہیں''...... اس بار جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تو تم سب چاہتے ہو کہ ہم سب سے پہلے سرداور اور ان کے ساتھی سائنس دانوں کو شگارا قبیلے والوں سے آزاد کرائیں''۔ عمران نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''مناسب تو یہی ہوگا۔ باقی جیسے آپ کی مرضی''...... صفدر نے کہا۔

''میں آپ کے ساتھیوں سے متفق ہوں عمران صاحب۔ ہمیں واقعی ان سائنس دانوں کو شگارا قبیلے سے نکال لانا چاہئے ہمیں انہیں قبیلے والوں کے رسک پر نہیں چھوڑنا چاہئے''...... ہاشوگا نے ان کی گفتگو میں پہلی بار حصہ لیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم سب شاید شگارا اور اس کے قبیلے والوں سے بدلہ لینے کے بارے میں سوچ رہے ہو کیونکہ انہوں نے ہم سب کو ہلاک کرنے کے لئے شیطانی طاقتوں کا سہارا لیا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اس میں بدلہ لینے والی کون سی بات ہے۔ وہ قبیلہ شیطان کا پیروکار ہے اور ہم یہاں کٹانگا دیوی کے ساتھ ساتھ اس شیطانی قبیلے کو بھی تو ختم کرنے کے لئے آئے ہیں تاکہ جنگل کے دوسرے قبیلے ان کے شر سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں''۔ کیپٹن

شکیل نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم پہلے شگارا قبیلے میں جائیں گے اور اسے تباہ کر کے ان کی قید سے سرداور اور ان کے ساتھیوں کو بچائیں گے۔ اس کے بعد ہم جولیا کی تلاش میں نکلیں گے۔ اب یہ جولیا کی قسمت کہ وہ کب تک کٹانگا دیوی کے شر سے محفوظ رہتی ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس بھرتے ہوئے کہا۔

''باس اگر تم کہو تو میں اور جوانا، مس جولیا کی تلاش میں چلے جاتے ہیں اور تم اور باقی سب جا کر شگارا قبیلے کو سنبھال لو۔ اس طرح ہمارا وقت بھی بچ جائے گا اور ہم دونوں محاذوں پر ایک ساتھ کام بھی کر لیں گے''...... جوزف نے عمران کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''جولیا اگر ان جنگلوں کے آخری کسی سرے پر ہوئی تو ہم تم تک کیسے پہنچیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''ہمارے پاس ٹرانسمیٹر موجود ہیں۔ ٹرانسمیٹر پر ہم ایک دوسرے سے رابطہ رکھ کر ایک دوسرے کی لوکیشن کا بھی پتہ کر سکتے ہیں اس لئے یہ فکر نہ کرو کہ جوزف اور جوانا ہم سے دور چلے گئے تو ہم انہیں ڈھونڈ نہیں سکیں گے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو تنویر خاموش ہو گیا۔

''تو کیا پھر یہ طے ہے کہ ہم سب شگارا قبیلے کو تباہ کرنے جاتے ہیں اور جوزف اور جوانا مس جولیا کی تلاش میں جائیں

گے“...... صفدر نے کہا۔

”اس سے بہتر کوئی اور صورت دکھائی بھی نہیں دے رہی۔ جس طرح جوزف نے ہمیں اس شیطانی کنویں سے نکالا ہے یہ اسی طرح جولیا کو بھی کٹانگا دیوی کی قید سے نکال لانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ جو کام یہ بہتر طور پر کر سکتا ہے اسے کرنے دیا جائے اور ہم اپنا کام کرتے ہیں“...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”شگارا قبیلے پر حملہ کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی سامان نہیں ہے۔ کیا ہم خالی ہاتھوں شگارا قبیلے کے وحشیوں کا مقابلہ کریں گے“...... تنویر نے کہا۔

”آپ سب کا سامان مچانوں میں موجود ہے۔ وحشیوں نے وہاں سے آپ سب کو اٹھایا تھا آپ کے کسی سامان کو انہوں نے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا“...... جوزف نے جواب دیا۔

”اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ چلو ہم پہلے مچانوں کی طرف ہی چلتے ہیں۔ تم نے بھی جولیا کی تلاش کا کام وہیں سے کرنا ہے۔ تم وہاں سے جولیا کی تلاش کے لئے روانہ ہو جانا اور ہم وہاں سے اپنا سامان لے کر قبیلے کی طرف روانہ ہو جائیں گے“...... صفدر نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب اٹھ کر واپس مچانوں کی جانب ہو لئے۔

شگارا اپنی جھونپڑی میں موجود تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ جس طرح سے کٹانگا دیوی نے اس کے سامنے آ کر اس کی سب سے بڑی شیطانی طاقت بھوپت کو فنا کیا تھا اس سے شگارا کو زبردست دھچکا لگا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کٹانگا دیوی کے سائے کو پکڑ کر اس کے ٹکڑے اُڑا کر رکھ دیتا۔

کٹانگا دیوی کا سایہ بھوپت کو فنا کرنے کے بعد وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔ شگارا، کٹانگا دیوی کے سائے کے جانے کے بعد کافی دیر تک وہاں غیظ وغضب کے عالم میں کھڑا جبڑے اور مٹھیاں بھینچتا رہا تھا لیکن اس کے پاس ایسی طاقتیں نہیں تھیں کہ وہ کٹانگا دیوی کے سائے کو ڈھونڈ سکتا اور اسے بھوپت کو فنا کرنے کی خوفناک سزا دے سکتا۔

شگارا کو اس بات کا بھی غصہ تھا کہ کٹانگا دیوی، عمران اور اس

کے ساتھیوں میں سے اس لڑکی کو نکال کر لے گئی تھی جسے شگارا خاص طور پر ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ وہ لڑکی جس کا کٹانگا دیوی جسم حاصل کرنا چاہتی تھی اگر وہ زندہ رہتی تو کٹانگا دیوی اس کا جسم حاصل کر کے نئی زندگی حاصل کر سکتی تھی اور اگر کٹانگا دیوی زندہ ہو جاتی تو پھر شگارا اسے بڑے سے بڑا جاپ بھی کر کے اپنے بس میں نہیں کر سکتا تھا۔

شگارا کی چونکہ سب سے بڑی طاقت بھوپت فنا ہو چکی تھی اس لئے وہ جیسے بے دست و پا ہو کر رہ گیا تھا کیونکہ شگارا، بھوپت کی مدد کے بغیر واقعی کٹانگا دیوی کو اپنے بس میں نہیں کر سکتا تھا۔ بھوپت کے فنا ہونے کے بعد شگارا اپنی جھونپڑی میں آ گیا۔ وہ اس وقت اپنا جاپ کرنا بھی بھولا ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں یہی طوفان اٹھ رہے تھے کہ وہ کٹانگا دیوی سے بھوپت کے فنا ہونے کا انتقام کیسے لے۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک کوندا سا لپکا اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''تسمانہ۔ اوہ ہاں۔ مجھے تسمانہ کو بلانا چاہئے۔ وہی اب مجھے اس مسئلے کا حل بتا سکتی ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ بھوپت کے فنا ہونے کے بعد میں اس جیسی بڑی طاقت کہاں سے اور کیسے حاصل کر سکتا ہوں اگر مجھے بھوپت سے بڑھ کر یا اس جیسی شیطانی طاقت نہ ملی تو مجھ میں اور عام پجاری میں کوئی فرق باقی نہیں رہ جائے گا۔ مجھے کٹانگا دیوی کو فنا کرنے کے لئے بھوپت سے بڑھ کر

کسی بڑی شیطانی طاقت کو حاصل کرنا ہو گا۔ ایسی طاقت کو جو کٹانگا دیوی کے سائے کو اس کی گردن سے پکڑ کر میرے قدموں میں لا کر پھینک سکے''...... شگارا نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانا شروع ہو گیا۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح سے بڑبڑاتا رہا پھر اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں اب انگاروں کی طرح دہکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''تسمانہ۔ کہاں ہو تم۔ میرے پاس آؤ۔ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ تسمانہ۔ تسمانہ''...... بوڑھے پجاری شگارا نے سامنے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی گرجدار انداز میں تسمانہ کو آوازیں دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے باہر ایک کڑاکا سا ہوا اور ساتھ ہی ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے بے شمار بھیڑیئے غرا رہے ہوں۔

''اندر آؤ تسمانہ''...... شگارا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو اسی لمحے بند دروازے سے دھواں سا اندر آیا اور ایک جگہ جمع ہوتا چلا گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس دھویں نے ایک بھیانک بڑھیا کا روپ دھار لیا۔

''میں آ گئی ہوں آقا۔ حکم''...... بڑھیا نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''تسمانہ۔ میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے بلایا ہے کہ کٹانگا دیوی نے میری سب سے بڑی شیطانی طاقت بھوپت کو فنا کر دیا

ہے اور وہ بھوپت سے اس لڑکی کو بھی بچا کر لے گئی ہے جس کے جسم میں وہ اپنی جان ڈالنا چاہتی تھی''...... شگارا نے کہا۔

''تسمانہ جانتی ہے آقا۔ تسمانہ کو سب خبر ہے''...... تسمانہ نے جواب دیا۔

''تو پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا تسمانہ کہ بھوپت کے فنا ہونے کی وجہ سے میری قوتوں میں کس قدر کمی واقع ہو گئی ہے اور میں بڑے پجاری سے ایک عام پجاری بن کر رہ گیا ہوں''...... شگارا نے کہا۔

''ہاں آقا۔ اب آپ کے پاس وہ طاقتیں نہیں ہیں جو ایک بڑے پجاری کے پاس ہونی چاہئیں''...... تسمانہ نے کہا۔

''تسمانہ میں عام پجاری بن کر نہیں رہ سکتا ہوں۔ مجھے میری طاقتیں واپس چاہئیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں تم میری مدد کرو اور مجھے بتاؤ کہ میں ایسی کون سی طاقت حاصل کروں جو بھوپت سے بڑی نہ ہو مگر اس سے کم بھی نہ ہو۔ مجھے کسی ایسی طاقت کے بارے میں بتاؤ جو کٹانگا دیوی سے ٹکر لے سکے اور اسے جنگلوں سے ڈھونڈ کر اور پکڑ کر میرے قدموں میں لا کر پھینک سکے''...... شگارا نے کہا۔

''بھوپت سے بڑی طاقت اناگی ہے آقا۔ اگر تم کسی طرح سے اناگی کو حاصل کر لو تو وہ تمہارے لئے کٹانگا دیوی سے اس وقت تک ٹکر لے سکتی ہے جب تک وہ ایک انسانی سائے میں چھپی ہوئی

ہے لیکن جیسے ہی کٹانگا دیوی اس لڑکی کا جسم حاصل کر لے گی اس کا نہ تو اناگی مقابلہ کر سکے گی اور نہ کوئی اور طاقت۔ کٹانگا دیوی ایک بار پھر حقیقی دیوی کے روپ میں آ جائے گی ایسی صورت میں اس کا مہا شیطان سے رابطہ ہو جائے گا۔ کٹانگا دیوی کا مہا شیطان سے رابطہ ہو گیا تو پھر اسے کوئی شیطانی ذریت نقصان نہیں پہنچا سکے گی''...... تسمانہ نے کہا۔

''تو کیا جب تک کٹانگا دیوی سائے کے روپ میں ہے اس سے شیطانی طاقت اناگی ٹکر لے سکتی ہے''...... شگارا نے آنکھیں چمکاتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں آقا۔ اناگی ہی وہ طاقت ہے جو کٹانگا دیوی کو ڈھونڈ بھی سکتی ہے اور اسے اٹھا کر تمہارے قدموں میں لا کر پٹک بھی سکتی ہے''...... تسمانہ نے کہا۔

''بہت خوب۔ اب مجھے یہ بتاؤ کہ اناگی کہاں ہے اور میں اسے اپنے قبضے میں کیسے کر سکتا ہوں''...... شگارا نے پوچھا۔

''اناگی اس دنیا کے آخری کونے کی سیاہ زمین کی سیاہ دلدلوں میں رہتی ہے۔ اگر تم اسے اپنے قابو میں کرنا چاہتے ہو تو تمہیں اس کے لئے پہلے اناگی کا پتلا بنانا پڑے گا اور پھر اس پتلے کے سامنے سات سفید فام بوڑھوں کی بھینٹ دینی ہو گی جن کی عمریں ستر سال کے لگ بھگ ہوں''...... تسمانہ نے کہا۔

''سفید فام بوڑھوں کی بھینٹ اور وہ بھی ستر سالہ بوڑھوں کی

بھینٹ۔ میں سمجھا نہیں۔ اناگی اس قدر بوڑھوں کی بھینٹ کیوں لیتی ہے''...... شگارا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''اناگی کو اتنی ہی عمر کے بوڑھوں نے سیاہ دلدلوں میں قید کیا تھا اور وہ اب اسی صورت میں ان دلدلوں سے نکل سکتی ہے جب اسے ستر سالہ سات بوڑھوں کی بھینٹ دی جائے۔ تمہیں اناگی کا پتلا بنا کر اس پتلے کے قدموں کے پاس ان بوڑھوں کی بھینٹ دینی ہو گی۔ جیسے ہی ساتویں سفید فام بوڑھے کا خون اناگی کے پتلے کے پیروں سے لگے گا وہ پتلا اسی وقت اناگی کا روپ دھار کر تمہارے سامنے آ جائے گی اور وہ تمہاری کنیز بن جائے گی''۔ تسمانہ نے کہا۔

''لیکن میں ان جنگلوں میں سات بوڑھے کہاں سے لاؤں گا اور وہ بھی سفید فام بوڑھے''...... شگارا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''اس کے لئے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آقا۔ تم نے بھوپت کی مدد سے جس لوہے کے بڑے پرندے کو ان جنگلوں میں گرایا تھا۔ اس میں آٹھ بوڑھے ایسے ہیں جن کی عمریں ستر سال کی ہیں۔ تم ان کی بھینٹ دے دو تو اناگی تمہارے قبضے میں آ جائے گی''...... تسمانہ نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ واقعی جدید دنیا کے کچھ سفید فام بوڑھے میرے قبیلے والوں کی قید میں موجود ہیں جنہیں میں نے

اس لئے یہاں بلوایا تھا تاکہ عمران اور اس کے ساتھی ان کو رہا کرانے کے لئے ان جنگلوں میں پہنچ جائیں اور میں ان کو موت کے گھاٹ اتار سکوں''...... شگارا نے کہا۔

''تو جاؤ اور ابھی جا کر ان بوڑھوں کی اناگی کو بھینٹ دے دو وہ آج ہی تمہارے بس میں آ جائے گی۔ اناگی، بھوپت سے کہیں بڑی طاقت ہے جس سے تمہاری طاقتوں میں بھی سینکڑوں گنا اضافہ ہو جائے گا''...... تسمانہ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ابھی قبیلے میں جاتا ہوں اور جاتے ہی ان بوڑھوں کو اناگی کے پتلے کے قدموں میں بھینٹ چڑھا دیتا ہوں''...... شگارا نے کہا۔

''کیا تم اناگی کا پتلا بنا لو گے''...... تسمانہ نے پوچھا۔

''اوہ نہیں۔ میں نے کبھی اناگی کو نہیں دیکھا۔ میں بھلا اس کا پتلا کیسے بنا سکتا ہوں''...... شگارا نے چونک کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اناگی کا پتلا بنا کر دے دیتی ہوں۔ تم اسے لے جا کر کسی بڑے پتھر پر رکھ دینا اور پھر اسی پتھر پر باری باری ان بوڑھوں کی گردن کاٹ دینا تاکہ ان کی گردنوں سے اچھلنے والا خون اناگی کے پیروں سے چھو جائے۔ یاد رہے۔ سات کے سات بوڑھوں کا خون اناگی کے پتلے کے پیروں کو چھونا چاہئے ورنہ اناگی نہیں آئے گی''...... تسمانہ نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ میں ساتوں بوڑھوں کو اس انداز میں اناگی کے

پتلے کے قدموں میں ذبح کروں گا کہ ان کے خون سے اناگی کے پتلے کے پیر سرخ ہو جائیں گے''...... شگارا نے کہا۔ تسمانہ نے اپنے دونوں ہاتھ بند کئے اور پھر اس نے ایک ہاتھ کھول کر ہوا میں مارا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا پتلا آ گیا۔ یہ پتلا کسی کپڑے کا بنا ہوا تھا اور اس پتلے میں روئی بھری ہوئی تھی۔ پتلے کے ہاتھ پیر اور گردن سلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس پتلے کے منہ پر سرخ رنگ سے آنکھیں، ناک اور منہ بنا ہوا تھا جو اس پتلے پر بے حد بھیانک لگ رہا تھا۔

''یہ لو۔ یہ اناگی کا پتلا ہے۔ اسے اپنے ساتھ قبیلے میں لے جاؤ اور وہی کرو جو میں نے تم سے کہا ہے''...... تسمانہ نے کہا تو شگارا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس سے پتلا لے لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''اب میں جاؤں''...... تسمانہ نے پوچھا۔

''ہاں جاؤ''...... شگارا نے کہا تو تسمانہ نے جھک کر اسے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور دھواں بن کر دروازے کی درزوں سے نکلتی چلی گئی۔

''اب میں دیکھتا ہوں کہ کٹانگا دیوی کس طرح مجھ سے بچتی ہے۔ اس نے جس طرح سے بھوبت کو فنا کیا تھا میں اسے بھی اسی طرح سے تڑپا تڑپا کر اور جلا کر بھسم کروں گا۔ اسے فنا کرنے سے پہلے میں اس قدر بھیانک اذیتیں دوں گا کہ آئندہ کوئی دیوی مجھ

جیسے عظیم پجاری سے دوبارہ ٹکر لینے کی کوشش بھی نہیں کرے گی۔ کٹانگا دیوی کو اب میری شکتیوں کا علم ہو گا۔ میں اسے بتا دوں گا کہ میں ان جنگلوں کا مہا پجاری ہوں۔ مہا پجاری''...... شگارا نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ چمکدار آنکھوں سے سیاہ پتلے کو دیکھتا رہا پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ لکڑی کے کیبن نما جھونپڑی سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنے قبیلے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ قبیلے کے قریب پہنچا تو حسب سابق اسے دیکھتے ہی قبیلے والے قبیلے سے نکل کر بھاگ بھاگ کر باہر آ گئے اور اس کے احترام میں دو جانب قطاریں بنا کر کھڑے ہو گئے۔

قبیلے کا سردار مگولا چونکہ لاہوگا قبیلے کے سردار لاہوگا کو لینے کے لئے گیا ہوا تھا اس لئے اب قبیلے کا نظم و نسق قبیلے کا نائب سردار ہوشوگو سنبھال رہا تھا۔ جب ہوشوگو کو پجاری شگارا کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ اپنی جھونپڑی سے نکل کر باہر آ گیا اور پجاری شگارا کے سامنے انتہائی خوشامدانہ انداز میں جھکنا شروع ہو گیا۔

''اگر کوئی ضروری کام تھا بڑے سردار تو مجھے بلا لیتے۔ آپ نے یہاں آنے کی زحمت کیوں کی ہے۔ میں آپ کے حکم پر سر کے بل آپ کے پاس بھاگا چلا آتا''...... ہوشوگو نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ مجھے یہاں ایک ضروری کام تھا اسی لئے میں خود یہاں

آیا ہوں“...... پجاری شگارا نے کہا۔

”تمہارے قدم قبیلے میں پڑنے سے قبیلہ خوشحال ہوتا ہے۔ قبیلے میں خوشیاں آتی ہیں اور ہمارا قبیلہ تیزی سے پھلنا پھولنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں تمہیں اپنی طرف سے اور قبیلے والوں کی طرف سے قبیلے میں خوش آمدید کہتا ہوں“...... ہوشوگو نے اسی طرح انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔ شگارا اس کی بات پر دھیان نہیں دے رہا تھا وہ وحشیوں کی بنی ہوئی قطار کے درمیان سے گزرتا ہوا قبیلے کی جانب بڑھا جا رہا تھا اور وہ جیسے جیسے آگے بڑھتا جا رہا تھا قطاروں میں موجود وحشی اس کی عزت میں جھکتے چلے جا رہے تھے۔

پجاری شگارا، ہوشوگو کے ہمراہ سردار مگولا کی جھونپڑی میں آ گیا۔

”سردار مگولا ابھی واپس نہیں آیا کیا“...... پجاری شگارا نے نائب سردار ہوشوگو سے پوچھا۔

”نہیں بڑے سردار۔ ابھی تک تو سردار مگولا نہیں آیا ہے۔ میں خود بھی اس کا انتظار کر رہا ہوں“...... ہوشوگو نے کہا۔

”بہرحال۔ میں یہاں جس کام کے لئے آیا ہوں۔ میرا وہ کام تم بھی کر سکتے ہو“...... پجاری شگارا نے کہا۔

”حکم بڑے سردار۔ آپ کا کام کر کے مجھے خوشی ہو گی۔ آپ کے لئے میں جان بھی دے سکتا ہوں“...... ہوشوگو نے اسی طرح بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

”مجھے تمہاری جان نہیں چاہئے۔ یہ بتاؤ۔ لوہے کے بڑے پرندے سے جن افراد کو پکڑ کر یہاں لایا گیا تھا وہ سب اب کس حال میں ہیں“...... پجاری شگارا نے پوچھا۔

”سب ٹھیک ہیں بڑے پجاری۔ ہم آپ کے حکم سے ان کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ وقت پر ہم انہیں کھانے کے لئے جنگلی پھل اور پانی دیتے ہیں اور ہم نے ان کی سلاخوں والی جھونپڑی کے گرد کراتانا کی جھاڑیاں بھی پھیلا رکھی ہیں تاکہ ان کی جھونپڑی میں کوئی زہریلا مکوڑا اور مچھر وغیرہ داخل نہ ہو سکیں“...... ہوشوگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ سب کے سب تندرست ہیں“...... پجاری شگارا نے پوچھا۔

”ہاں بڑے سردار۔ سب کے سب مکمل طور پر صحت مند ہیں“۔ ہوشوگو نے کہا۔

”ان میں چند ایسے بوڑھے بھی ہیں جو ستر سال کی عمر کے ہیں۔ جاؤ جا کر انہیں ایک نظر دیکھو اور یہ دیکھو کہ ان میں سے کسی بوڑھے کے جسم پر کوئی زخم تو نہیں ہے۔ اگر وہ سب تندرست ہیں تو ان میں سے سات بوڑھوں کو لے کر یہاں آؤ۔ مجھے ان بوڑھوں کی ایک طاقت کو بھینٹ دینی ہے“...... پجاری شگارا نے کہا اس کی بات سن کر ایک لمحے کے لئے ہوشوگو چونکا لیکن پھر نارمل ہو گیا۔

''جو حکم بڑے سردار۔ میں ابھی جا کر انہیں یہاں لے آتا ہوں''...... ہوشگو نے کہا اور الٹے قدموں چلتا ہوا جھونپڑی سے باہر نکلتا چلا گیا۔

ہوشگو کے باہر جاتے ہی پجاری شگارا نے اپنے پٹکے سے سیاہ رنگ کا وہ پتلا نکال لیا جو اسے اس کی ایک شیطانی طاقت تسمانہ نے دیا تھا۔ ابھی پجاری شگارا نے پتلا نکال کر اپنے سامنے رکھا ہی تھا کہ اچانک اسے باہر سے تیز آوازیں سنائی دیں۔ آوازیں اس کے قبیلے کے وحشیوں کی تھیں جو 'حملہ۔ حملہ' کہہ کر چیختے ہوئے بھاگ رہے تھے۔ وحشیوں کے حملہ، حملہ کی آوازیں سن کر پجاری شگارا ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے ماحول اچانک تیز اور خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھا۔

عمران اور اس کے ساتھی پھیل کر جھاڑیوں میں چھپے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے ایک بہت بڑی جھونپڑی تھی جسے لکڑیاں کاٹ کر ایک دائرے کی شکل میں بنایا گیا تھا۔ اور ان لکڑیوں کو مخصوص انداز میں موڑ کر جھونپڑی پر چھت بھی ڈال دی گئی تھی۔

جھونپڑی کی جو لکڑیاں تھیں وہ زمین میں گڑی ہوئی تھیں اور ان کٹی ہوئی لکڑیوں میں اتنا فاصلہ تھا کہ ان سے جھونپڑی کے اندر آسانی سے جھانک کر دیکھا جا سکتا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے مچانوں سے اپنا سامان اٹھایا اور سامان لے کر شگارا قبیلے کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ جوزف اور جوانا ان سے الگ ہو کر جولیا کی تلاش میں چلے گئے تھے۔ چونکہ جوزف نے عمران کو شگارا قبیلے کی لوکیشن سمجھا دی تھی اس لئے عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر اس طرف آ گیا تھا۔ جنگل کے مخصوص حصے

میں پہنچ کر جب انہوں نے شگارا قبیلے کو دیکھا تو وہ قبیلے کے گرد ایک لمبا چکر کاٹتے ہوئے قبیلے کے عقب میں پہنچ گئے جہاں جوزف کے کہنے کے مطابق سر داور اور ان کے ساتھیوں کو ایک الگ سلاخوں والی جھونپڑی میں رکھا گیا تھا۔

عقب میں واقعی بانسوں سے بنی ہوئی ایک بڑی جھونپڑی موجود تھی جسے سلاخوں والی جھونپڑی کہا جاتا تھا۔ جھونپڑی کے اطراف چونکہ گھنے درخت اور گھنی جھاڑیاں تھیں اس لئے انہیں وہاں آتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا تھا جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جھاڑیوں میں سے بانسوں سے بنی ہوئی جھونپڑی میں موجود سر داور اور ان کے ساتھی سائنس دانوں اور طیارے کے عملے کو دیکھ لیا تھا جو بدستور اپنی وردیوں میں ملبوس تھے۔

جھونپڑی کے باہر بے شمار وحشی موجود تھے جو نیزے لئے جھونپڑی کے چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے۔ ان وحشیوں کو دیکھ کر عمران نے اپنے ساتھیوں کو جھونپڑی کے چاروں طرف پھیلا دیا تھا۔ عمران کے کہنے کے مطابق انہیں سب سے پہلے ان وحشیوں کو ہلاک کرنا تھا جنہوں نے جھونپڑی کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا۔ ان وحشیوں کو ہلاک کئے بغیر وہ جھونپڑی سے سر داور اور ان کے ساتھیوں کو باہر نہیں نکال سکتے تھے۔

وحشی چونکہ جنگجو تھے اس لئے عمران جانتا تھا کہ اگر انہیں گھیرنے کی کوشش کی گئی تو وہ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اس

لئے سر داور اور ان کے سائنس دان ساتھیوں کو ان کے نرغے سے نکالنے کے لئے ان وحشیوں کا خاتمہ ضروری تھا۔ یہ جھونپڑی قبیلے سے کافی فاصلے پر تھی اور چونکہ چاروں طرف گھنے درخت موجود تھے اس لئے عمران کو یقین تھا کہ فائرنگ کی آوازیں قبیلے تک نہیں جائیں گی۔

جب اس کے ساتھی جھونپڑی کے چاروں طرف پھیل گئے تو عمران نے انہیں وحشیوں پر فائرنگ کرنے کا حکم دے دیا۔ عمران کے حکم دینے کی دیر تھی کہ چاروں طرف سے فائرنگ ہوئی اور وحشی بری طرح سے چیختے اور لٹو کی طرح گھومتے ہوئے وہیں گرتے چلے گئے۔ عمران اور اس کے تمام ساتھیوں نے فائرنگ اس احتیاط سے کی تھی کہ گولیاں صرف ان وحشیوں کو لگیں۔ جھونپڑی میں موجود سر داور اور ان کے سائنس دان ساتھی ان کی گولیوں سے محفوظ رہے تھے۔

فائرنگ کی تیز آواز سے ماحول بری طرح سے گونج اٹھا تھا۔ جھونپڑی میں موجود سر داور اور ان کے ساتھی فائرنگ کی آوازیں سن کر اچھل کر کھڑے ہو گئے تھے اور جب انہوں نے وحشیوں کو لٹو کی طرح گھومتے اور چیخ کر گرتے دیکھا تو ان کے چہروں پر مسرت بھرے تاثرات ابھر آئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ ان کی مدد کے لئے بیرونی دنیا سے امداد آ پہنچی ہے۔ وہ فوراً بھاگ کر سلاخوں نما لکڑیوں کے تختوں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے اور امید بھری

نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگے لیکن ان کے ہر طرف چونکہ گھنی جھاڑیاں اور درخت ہی درخت تھے اس لئے انہیں آنے والے مسیحاؤں کا پتہ نہیں چل رہا تھا۔

دھماکوں کی آوازیں سن کر اور اپنے ساتھیوں کو اس طرح خون میں لت پت ہو کر گرتے دیکھ کر ایک طرف موجود آٹھ دس وحشی بری طرح سے اچھل پڑے۔ انہیں آگ کے شعلے جھاڑیوں کی دوسری طرف سے آتے ہوئے دکھائی دیئے تھے۔ وہ فوراً نیزے لئے جھاڑیوں کی طرف بڑھے لیکن اسی لمحے جھاڑیوں سے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی اور وہ سب بھی چیختے ہوئے اچھل اچھل کر گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہوتے چلے گئے۔ وحشیوں کو ہلاک کرتے ہی عمران اور اس کے ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے اور جھاڑیوں سے نکل کر بھاگتے ہوئے جھونپڑی کی طرف بڑھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر سرداور کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ عمران مسکراتا ہوا ان کی جانب آ گیا۔ جبکہ اس کے باقی ساتھی جھونپڑی کے بانسوں پر بندھی ہوئی رسیاں تلواروں جیسے چھروں سے کاٹنا شروع ہو گئے تا کہ وہ ان سب کو جھونپڑی سے باہر نکال سکیں۔

''السلام علیکم یا اہلیان قیدیان زندانِ وحشیان''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سرداور کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

''مجھے یقین تھا کہ ہمیں بچانے کے لئے کوئی اور یہاں آئے یا

نہ آئے لیکن تم ضرور آؤ گے''...... سرداور نے عمران کے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''کیا کروں۔ چیف کا حکم تھا کہ پاکیشیا کا ایک جہاندیدہ، عمر رسیدہ، کمر خمیدہ سائنس دان افریقہ کے گھنے جنگلوں میں موجود ہے۔ اس سے پہلے کہ جنگل کے جانور یا آدم خور وحشی انہیں اپنی غذا بنا کر ہضم کر جائے میں فوراً جاؤں اور انہیں جنگل کے آدم خور وحشیوں اور درندوں سے بچا کر لے آؤں۔ اس مشن میں درندے مجھے چاہے چیر پھاڑ دیں یا میں وحشیوں کی وحشت کا شکار ہو جاؤں لیکن عزت مآب جناب سرداور کو کچھ نہیں ہونا چاہئے۔ سو مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق مجھے آپ کو موت کے منہ سے نکالنے کے لئے آنا ہی پڑا۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو چیف میری کورٹ میرج، ارے مم مم۔ میرا مطلب ہے کہ میرا کورٹ مارشل کئے بغیر مجھے فائرنگ اسکوارڈ کے سامنے کھڑا کر دیتا اور پھر کھٹی میٹھی گولیوں میں زہریلی گولی ملا کر مجھے دے دی جاتی اور میں جہان فانی سے کوچ کر جاتا اور وہ بھی کنوارا۔ اگر مجھے ایسی موت دی جاتی تو میرا نشان بھی نہ بچتا اس لئے سوچا کہ اگر جنگلوں میں جا کر آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی جان بچانے کی کوشش کروں اور اس کوشش میں اگر مجھے درندے کھا جاتے ہیں یا میں وحشیوں کا شکار بن جاتا ہوں تو آپ کی بدولت میرا نام شہیدوں کی لسٹ میں تو آ ہی جائے گا۔ انا......'' عمران کی زبان ایک بار چل پڑے تو پھر بھلا آسانی سے

رکنے کا کہاں نام لے سکتی تھی۔

''ارے ارے۔ بس۔ میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں اور تم اوپر سے اتنی لمبی چوڑی تقریر کر رہے ہو ناٹی بوائے''...... سر داور نے عمران کی باتیں سن کر ہنستے ہوئے کہا۔

''تقریر نہیں۔ میں آپ کو اپنی آپ بیتی سنا رہا ہوں۔ آپ نہیں جانتے کہ آپ کی تلاش میں، میں نے اور میرے ساتھیوں نے ان جنگلوں کی کہاں کہاں سے خاک چھانی ہے۔ قدم قدم پر ہمارے سامنے جنگل کے درندے آ رہے تھے۔ انہوں نے ہم پر حملہ بھی کیا تھا لیکن جو درندے بھی ہمارے سامنے آتے تھے تو ہم ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو جاتے تھے اور ان سے استدعا کرتے تھے کہ ہمیں ایک بار اپنے عمر رسیدہ، کمر خمیدہ سائنس دان تک پہنچ جانے دو۔ ہم انہیں زندہ سلامت پاکیشیا پہنچا دیں پھر ہم خود کو ان کے سامنے خود ہی پیش کر دیں گے تاکہ وہ ہمیں چیر پھاڑ کر اطمینان سے اپنا پیٹ بھر سکیں''...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔ اس کی باتیں سن کر سر داور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ وہ نجانے کتنے دنوں کے بعد کھل کر ہنس رہے تھے۔ انہیں اس طرح ہنستے دیکھ کر ان کے ساتھی اور باقی سب افراد بھی مسکرا رہے تھے۔

سر داور اور ان کے تمام ساتھیوں کو جھونپڑی سے باہر نکالا گیا اور عمران ان سب کو جھونپڑی سے دور لے آیا۔

''تمہیں کیسے پتہ چلا کہ ہمیں وحشیوں نے اپنی قید میں رکھا ہوا ہے اور ہم اس جھونپڑی میں قید ہیں''...... سر داور نے عمران سے پوچھا۔

''آپ ان باتوں کو چھوڑیں اور یہ بتائیں کہ آپ جنگل میں اور کھلی فضا میں قید ہونے کے باوجود اس قدر ہٹے کٹے اور ہشاش بشاش کیسے نظر آ رہے ہیں۔ آپ تو ایسے دکھائی دے رہے ہیں جیسے آپ ان وحشیوں کی قید میں نہیں بلکہ ان کے مہمان تھے جنہوں نے آپ کی خدمت گزاری میں کوئی کسر باقی نہیں اٹھا رکھی تھی اور آپ میں سے کسی کے جسم پر ایک مچھر تک کے کاٹنے کا نشان دکھائی نہیں دے رہا ہے''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں عمران بیٹا۔ یہ سچ ہے۔ ہم ان وحشیوں کی قید میں ضرور تھے لیکن انہوں نے ہمارا بہت خیال رکھا ہے۔ ہمارے کھانے پینے میں یہ کوئی کمی نہیں آنے دیتے تھے اور انہوں نے بانسوں والی جھونپڑی کے گرد نجانے ایسی کونسی جھاڑیاں پھیلا رکھی تھیں کہ کھلی جھونپڑی میں نہ تو کوئی مچھر آتا تھا اور نہ کوئی اور حشرات الارض۔ ہم اس جھونپڑی میں سکون سے رہ رہے تھے۔ بس ہمیں پریشانی تھی تو ان کی قید سے تھی۔ ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر انہوں نے ہمیں اس طرح سے قید کیوں کر رکھا ہے۔ یہ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ میں نے کئی بار ان سے اور ان کے سردار سے بات کرنے کی کوشش کی تھی جو اکثر اس جھونپڑی کی طرف آتا رہتا تھا لیکن شاید

ان میں سے کوئی ہماری زبان جانتا ہی نہیں تھا اس لئے ہم خاموش
ہو کر رہ جاتے تھے‘‘...... سر داور نے کہا۔

’’حیرت ہے۔ آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے آپ خونخوار
وحشیوں کی نہیں بلکہ اپنے ہی سسرالیوں کی قید میں ہوں جنہوں نے
آپ سب کا اس قدر خیال رکھا ہوا تھا کہ آپ کی جھونپڑی میں
ایک مچھر تک داخل نہیں ہونے دیا جاتا تھا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’اب یہ وحشی ہی جانتے ہوں گے کہ انہوں نے ہماری اس
طرح آؤ بھگت کیوں کی تھی۔ اور یہ تم نے کیا کہا ہے سسرالی۔ تمہارا
مطلب ہے یہ میرا سسرال ہے جنہوں نے مجھے یہاں قید کر رکھا
تھا‘‘...... سر داور نے پہلے اپنے رو میں کہا پھر انہیں جیسے اچانک
سسرالیوں کی بات کا مطلب سمجھ میں آیا تو وہ چونک کر عمران کی
جانب دیکھنا شروع ہو گئے۔

’’ظاہر ہے جیسا خیال آپ کا رکھا گیا ہے ایسا خیال تو سسرالی
پنے دامادوں کا ہی رکھ سکتے ہیں۔ آپ میں سے ان وحشیوں کا
اماد کون ہے یہ تو آپ یا آپ کے ساتھی سائنس دان ہی جانتے
وں گے۔ ویسے میں نے سنا تو یہی ہے کہ ان وحشیوں کو بوڑھے
ر بزرگ ٹائپ کے ہی داماد پسند ہوتے ہیں جن کے ساتھ وہ اپنی
ڑھی وحشی عورتوں کی شادیاں کراتے ہیں‘‘...... عمران نے کہا تو سر
ور ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

’’نانی بوائے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اب میری یہ عمر شادی کرنے کی

ہے‘‘...... سر داور نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’میرے سمجھنے یا نہ سمجھنے سے کیا ہوتا ہے۔ یہ سمجھ تو ان وحشیوں
کی ہونی چاہئے جو اپنی بوڑھی دادیوں اور پردادیوں کے لئے آپ
جیسے بر ڈھونڈتے رہتے ہیں‘‘...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں
کہا تو سر داور ہنستے ہنستے بے حال ہو گئے۔

’’عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں سر داور اور ان کے
ساتھیوں کو جلد سے جلد مچانوں تک پہنچا دینا چاہئے۔ فائرنگ کی
آوازیں اگر قبیلے تک پہنچ گئی ہوں گی تو وحشیوں کی پوری فوج یہاں
پہنچ جائے گی اور جب وہ جھونپڑی میں قیدیوں کو غائب دیکھیں
گے تو وحشیوں کی ساری فوج چاروں طرف پھیل جائے گی۔ پھر ہم
ان کا مقابلہ کریں گے یا سر داور اور ان کے ساتھیوں کو بچاتے
پھریں گے‘‘...... ہاشوگا نے عمران کے قریب آ کر پریشانی کے عالم
میں کہا۔

’’گھبراؤ نہیں۔ گھنے جنگلوں میں ہونے والی فائرنگ کی آوازیں
دور تک نہیں جاتی ہیں۔ میں نے قبیلے کا جائزہ لیا تھا۔ قبیلہ جس
طرف موجود ہے جنگل کی ہوا اس کے مخالف سمت میں چل رہی
ہے اس لئے فائرنگ کی آوازیں قبیلے تک نہیں پہنچی ہوں گی البتہ یہ
ہو سکتا ہے کہ وحشی قیدیوں کو دیکھنے کے لئے اس طرف آ جائیں۔
اس لئے ہمیں واقعی انہیں محفوظ مقام تک پہنچا دینا چاہئے تا کہ بعد
اطمینان سے اپنا کام کر سکیں‘‘...... عمران نے کہا تو سر داور

چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔
''کیا مطلب۔ ہمیں یہاں سے آزاد کرانے کے علاوہ بھی تمہارا یہاں کوئی اور کام ہے''...... سر داور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
''جی ہاں۔ میں اور میرے ساتھی دنیا داری نبھانے کے لئے خاص طور پر یہاں آئے ہیں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔
''دنیا داری نبھانے۔ میں سمجھا نہیں''...... سر داور نے حیران ہوتے ہوئے کہا جیسے وہ عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھے ہوں۔
''آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ آپ نے ساری زندگی شادی ہی نہیں کی ہے۔ اگر آپ کی شادی ہو جاتی اور آپ کے دو چار بچے ہوتے جن میں ایک لڑکی ہوتی اور پھر وہ لڑکی جوان ہو جاتی تو آپ کو اس کی شادی کی فکر ہوتی۔ ایسی صورت میں، میں اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے آپ کے سامنے ادب سے اپنا سر جھکا دیتا لیکن آپ نے شادی نہ کر کے میری اس حسرت پر پانی پھیر دیا ہے۔ پاکیشیا میں میرے ذوق کی کوئی لڑکی ملتی نہیں اس لئے میں نے اور میرے ساتھیوں نے فیصلہ کیا تھا کہ جنگلوں میں ہم آپ کو بچانے جائیں گے تو واپسی پر جنگل کی بلیک بیوٹیاں بھی ساتھ لے جائیں گے تا کہ ہم اپنی نسل آگے بڑھا سکیں''...... عمران نے کہا۔ اس کی بات سن کر پہلے تو سر داور حیرت سے اس کی شکل دیکھتے رہے کیونکہ یہ سب باتیں عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کی تھیں اور سر داور کو ایسا لگ رہا تھا جیسے عمران واقعی سچ کہہ رہا ہو

لیکن پھر جیسے ہی عمران نے آخری الفاظ کہتے ہوئے اپنے چہرے پر مسکینیت ظاہر کی تو سر داور کسی بھی طرح اپنے حلق سے نکلنے والا قہقہہ نہ روک سکے۔
''تم بہت شرارتی ہو۔ بہت شرارتی۔ کہاں کی باتیں کہاں لے جاتے ہو''...... سر داور نے ہنستے ہوئے کہا۔
''میری باتیں جہاں جاتی ہیں جانے دیں اب آپ ہمارے ساتھ چلیں تا کہ ہم آپ کو ان وحشیوں سے دور لے جا سکیں۔ آپ شاید نہیں جانتے یہ وحشی آدم خور ہیں۔ انہوں نے آپ کو کسی ہمدردی کے تحت تندرست نہیں رکھا تھا۔ یہ آپ کو اچھا کھلا پلا کر اور بیماریوں سے محفوظ رکھ کر آپ سب کا انسانی سوپ بنانا چاہتے تھے۔ اگر ہم یہیں کھڑے باتیں کرتے رہے اور قبیلے کے وحشی یہاں آ گئے تو آپ کے ساتھ ساتھ انہیں ہمارا سوپ بنانے کا بھی موقع مل جائے گا''...... عمران نے کہا تو سر داور ایک بار پھر ہنس پڑے۔
''ناٹی بوائے۔ اب میں تم سے کیا کہوں۔ تمہاری یہی باتیں مجھے پسند ہیں۔ تم سے بات کر کے ساری کوفتیں اور پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں''...... سر داور نے ہنستے ہوئے کہا۔
''ہاشوگا۔ تم ایسا کرو کہ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ سر داور اور ان کے ساتھیوں کو لے جا کر مچانوں میں چھوڑ آؤ اور ان کے کھانے پینے کے لئے جنگلی پھل بھی مچانوں میں پہنچا دینا اور سر

داور اب آپ میری بات دھیان سے سنیں۔ ہم یہاں ایک مشن پر کام کر رہے ہیں۔ جب تک ہمارا مشن پورا نہیں ہو جاتا ہم ان جنگلوں سے نہیں جا سکتے۔ ہمارے پاس ایسے کوئی ذرائع نہیں ہیں کہ ہم آپ کو ان جنگلوں سے باہر بھجوا سکیں اس لئے آپ کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ جنگل میں بنی ہوئیں مچانوں پر رہنا ہو گا۔ وہ مچانیں آپ کے لئے انتہائی محفوظ ہیں۔ ان مچانوں پر نہ تو آپ کو کسی جانور سے کوئی خطرہ ہو گا اور نہ ان مچانوں میں مچھر اور زہریلے کیڑے مکوڑے داخل ہوتے ہیں۔ جیسے ہی ہمارا مشن پورا ہو گا ہم آپ سب کو ان مچانوں سے لے کر ان جنگلوں سے نکل جائیں گے لیکن جب تک ہم آپ کو لینے کے لئے نہیں آ جاتے آپ ان مچانوں سے کہیں نہیں جائیں گے ورنہ ان گھنے جنگلوں میں آپ کو ڈھونڈنا ہمارے لئے مشکل ہو جائے گا''...... عمران نے پہلے باشوگا سے اور پھر سنجیدگی سے سر داور کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''ان جنگلوں میں تمہارا کون سا مشن ہے''...... سر داور نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''بتایا تو ہے بلیک بیوٹی کو ڈھونڈنے کا مشن ہے''...... عمران نے پھر پٹڑی سے اترتے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے تم مجھے اپنے مشن کے بارے میں کچھ بتانا نہیں چاہتے''...... سر داور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''وقت آنے پر آپ کو سب کچھ بتا دوں گا فی الحال آ

جائیں اور جا کر آزادی کی فضاؤں میں سانس لیں''...... عمران نے کہا تو سر داور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ باشوگا نے خود جانے کی بجائے اپنے دو ساتھیوں کو سر داور اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ مچانوں کی طرف بھیج دیا اور انہیں ہدایات دیں کہ وہ ان سب کے لئے جنگلوں سے ایسے رسدار جنگلی پھل جمع کر دیں جن سے ان کی بھوک پیاس مٹ سکے۔ ان دونوں نے باشوگا کی بات سن کر اثبات میں سر ہلائے اور پھر وہ سر داور اور ان کے ساتھیوں کو لے کر مچانوں کی جانب روانہ ہو گئے۔

''آؤ۔ اب ذرا شگارا قبیلے والوں کی خیر و عافیت پوچھ لیں۔ وہ ہمارے ہاتھوں اپنے انجام تک پہنچنے کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہوں گے۔ اب ہمیں ان کے انتظار کو زیادہ طول نہیں دینا چاہئے''۔ سر داور اور ان کے ساتھیوں کو جاتے۔ دیکھ کر عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ ان سب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے تھیلوں سے مزید اسلحہ نکال کر اپنی جیبوں میں بھرا اور راڈز بم نکال کر اپنی بیلٹوں میں اڑس لئے اور پھر وہ سب اطمینان بھرے انداز میں قبیلے کی جانب بڑھتے چلے گئے۔

''ہم پھیل کر قبیلے پر حملہ کریں گے تاکہ قبیلے والوں کو ہماری تعداد کا علم نہ ہو سکے۔ انہیں یوں لگنا چاہئے کہ ان پر جدید دنیا کی پوری فوج نے حملہ کر دیا ہو''...... عمران نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں ہم انہیں سنبھال لیں گے''...... صفدر نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''قبیلے میں گھستے ہی ان پر فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ راڈز اور فائر بم استعمال کرنا تاکہ ان کے ہر طرف آگ ہی آگ بھڑک اٹھے۔ ان میں سے کسی کو بھی قبیلے سے باہر نہ جانے دینا۔ یہ شیطان کے نمائندے ہیں اور ہمیں شیطان کے ہر نمائندے کو ہلاک کرنا ہے چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو''...... عمران نے کہا۔

''اگر ان میں بوڑھے، عورتیں اور بچے ہوئے تو''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں۔ شیطان قبیلہ جو خاص طور پر جنگجو ہوتا ہے اپنے قبیلے میں عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو نہیں رکھتا۔ ان کے لئے انہوں نے قبیلے سے الگ انتظام کیا ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ان کے بوڑھے، بچے اور عورتیں ان سے الگ اور دوسرے قبیلے میں رہتے ہیں تاکہ وہ دشمنوں سے محفوظ رہ سکیں۔ اس قبیلے کا بھی یہی حال ہے۔ یہاں جنگجو فوج کے علاوہ کوئی نہیں ہو گا''...... عمران نے جواب دیا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ تیز تیز چلتے ہوئے قبیلے میں داخل ہوئے۔ قبیلے میں بے شمار وحشی موجود تھے اور واقعی ان میں کوئی عورت، بوڑھا اور بچہ نہیں تھا۔ سب کے سب لمبے تڑنگے سیاہ فام جنگجو وحشی تھے۔ انہیں قبیلے میں جدید اسلحہ لے کر آتے دیکھ کر قبیلے والوں میں جیسے کھلبلی سی مچ گئی اور انہوں نے 'حملہ۔ حملہ' کہتے ہوئے بری طرح سے چیخنا شروع کر دیا۔ ان کی

چیخیں سن کر جھونپڑیوں میں موجود وحشی اپنا اسلحہ لے کر اچھل اچھل کر باہر آنا شروع ہو گئے۔

وحشیوں کو اسلحہ لے کر نکلتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے پھیل گئے اور دوسرے ہی لمحے ماحول تیز فائرنگ کی آوازوں سے بری طرح سے گونجنا شروع ہو گیا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں نے سامنے سے آنے والے نیزہ اور کلہاڑا بردار وحشیوں پر اندھا دھند فائرنگ کرتے ہوئے ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا تھا۔ اپنے ساتھیوں کو اس طرح گولیوں کا نشانہ بنتے دیکھ کر وحشی خوفزدہ ہونے کی بجائے اور زیادہ بپھر گئے اور انہوں نے دور سے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں پر نیزے اور کلہاڑے برسانے شروع کر دیئے۔ چند تیز انداز وحشی بھی جھونپڑیوں سے نکل آئے تھے اور انہوں نے تاک تاک کر عمران اور اس کے ساتھیوں پر تیر برسانے شروع کر دیئے لیکن چونکہ عمران اور اس کے ساتھی فائرنگ کرتے ہوئے کسی ایک جگہ رک ہی نہیں رہے تھے اس لئے وحشیوں کے چلائے ہوئے تیر اور پھینکے ہوئے نیزے اور کلہاڑے ناکارہ ثابت ہو رہے تھے۔

اچانک سامنے سے نیزہ بردار وحشیوں کا ایک گروپ نیزے لے کر دوڑتا ہوا عمران کی جانب آیا۔ عمران نے فوراً مشین پسٹل کا رخ ان وحشیوں کی جانب کرتے ہوئے ٹریگر دبا دیا لیکن شاید اس کے مشین پسٹل کا میگزین خالی ہو گیا تھا۔ اس لئے ٹریگر دباتے ہی

مشین پسٹل سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نکلیں تو عمران نے فوراً مشین پسٹل ایک طرف پھینکا اور دوسری جیب سے ایک راڈ بم نکال لیا۔ اس سے پہلے کہ وحشی اس کے نزدیک آتے عمران نے راڈ بم کا بٹن پریس کرتے ہوئے وحشیوں کی جانب اچھال دیا۔ راڈ بم اپنی طرف آتے دیکھ کر وحشی وہیں رک گئے اور آگے بڑھ کر حیرت بھری نظروں سے راڈ بم کی طرف دیکھنے لگے جیسے یہ ان کے لئے کوئی نئی اور انوکھی چیز ہو۔ ابھی وہ راڈ بم دیکھ ہی رہے تھے کہ اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور راڈ بم کو حیرت سے دیکھنے والے وحشیوں کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔

اسی لمحے عمران نے چھلانگ لگائی اور تیزی سے الٹی قلابازیاں کھاتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس پر ایک طرف سے اچانک تیروں کی بوچھاڑ کر دی گئی تھی۔ عمران نے جیسے ہی قلابازی کھائی اسی لمحے ٹھیک اس جگہ کئی تیر آ گرے جہاں عمران موجود تھا اور پھر یہی نہیں عمران جیسے جیسے قلابازیاں کھاتا ہوا پیچھے ہٹتا جا رہا تھا اس کے ساتھ ساتھ زمین پر قطاروں کی شکل میں تیر گرتے جا رہے تھے۔ وحشیوں نے اس کے الٹی قلابازیاں کھانے کے باوجود اس پر تیر اندازی جاری رکھی تھی۔ عمران نے الٹی قلابازیاں کھاتے ہوئے اچانک دائیں طرف چھلانگ لگا دی اور پھر اس نے ایک بار پھر قلابازیاں کھانا شروع کر دیں۔ اس بار وہ الٹی قلابازیاں کھانے کی بجائے سیدھے انداز میں قلابازیاں کھا رہا تھا اور مسلسل قلابازیاں کھاتے

ہوئے ٹھیک اس جانب جا رہا تھا جہاں ایک طرف موجود جھاڑیوں کے پیچھے سے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر وحشی تیر اندازی کر رہے تھے۔ وحشیوں نے اسے قلابازیاں کھاتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھا تو انہوں نے اپنی کمانوں کے رخ عمران کی جانب موڑ لئے اور پھر بے شمار تیر عمران کے دائیں بائیں اور اس کے اوپر اور نیچے سے گزرنا شروع ہو گئے۔

عمران نے قلابازیاں کھاتے ہوئے انتہائی ماہرانہ انداز میں جیب سے ایک اور راڈ بم نکال لیا تھا۔ قلابازیاں کھاتے ہوئے وہ جیسے ہی ان جھاڑیوں کے نزدیک سے گزرا جہاں تیر انداز وحشی موجود تھے۔ عمران نے راڈ بم کا بٹن پریس کرتے ہوئے راڈ بم جھاڑیوں میں اچھال دیا اور اسی تیزی سے قلابازیاں کھاتا ہوا ان جھاڑیوں سے دور ہٹتا چلا گیا۔ اسی لمحے ہولناک دھماکہ ہوا اور ان وحشیوں کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے جو جھاڑیوں میں سے عمران اور اس کے ساتھیوں پر تیر برسا رہے تھے۔

تیر انداز وحشیوں کو ہلاک کرتے ہی عمران نے ایک لمبی قلابازی کھائی اور ہوا میں گھومتا ہوا اپنے پیروں کے بل زمین پر آ گیا۔ مسلسل قلابازیاں کھانے کی وجہ سے اسے اپنا دماغ لٹو کی طرح گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا لیکن اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھاما اور ایک لمحے کے لئے آنکھیں بند کر کے سر زور سے جھٹکا اور اس نے آنکھیں کھول دیں لیکن اب بھی اس کی آنکھیں گردش کر

رہی تھیں اسے اپنے سامنے ہر چیز نہایت آہستہ آہستہ گھومتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"توبہ ہے۔ قلابازیوں نے تو میرا دماغ ہی گھما کر رکھ دیا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے میرے دماغ میں ایک نہیں بے شار لٹو گھوم رہے ہوں"......عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

قبیلے میں عمران کے ساتھیوں نے قیامت ڈھا رکھی تھی وہ مشین گنوں سے فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ راڈز بموں اور فائر بموں کا آزادانہ استعمال کر رہے تھے۔ جس سے ہر طرف آگ ہی آگ بھڑکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ شگارا قبیلہ جو انتہائی طاقتور اور جنگجو تھا گنتی کے ان چند افراد کے سامنے انتہائی بے بس دکھائی دے رہا تھا۔ ان کا بے پناہ نقصان ہوا تھا لیکن ان میں سے ایک بھی وحشی ان حملہ آوروں میں سے کسی ایک کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکا تھا شاید اس کی وجہ گنتی کے ان چند افراد کے پاس آتشیں اسلحہ تھا اور پھر وہ سب کسی ایک جگہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ وہ یوں چھلانگیں لگا کر اپنی جگہیں بدل رہے تھے جیسے ان کے جسم یا تو ربڑ کے بنے ہوئے ہوں یا پھر ان کے جسموں میں پارہ بھرا ہوا ہو۔

ہر طرف آگ اور اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ دیکھ کر وحشی بے حد ڈرے ہوئے تھے لیکن اس کے باوجود ان وحشیوں میں ایک خصوصیت ضرور تھی کہ اتنی لاشیں دیکھ کر اور ہر طرف لگی ہوئی آگ

دیکھ کر بھی ان میں سے کسی نے بھاگنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ وہ مسلسل ڈٹے ہوئے تھے جیسے انہوں نے تہیہ کر لیا ہو کہ یا تو وہ مر جائیں گے یا پھر ان حملہ آوروں کو مار کر ہی دم لیں گے۔

عمران ابھی اپنا سر تھام کر خود کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ اچانک اسے اپنے عقب میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ عمران نہ صرف بجلی کی سی تیزی سے پلٹا بلکہ وہ غیر ارادی طور پر جھک بھی گیا تھا۔ اس کے اس طرح اچانک جھک جانے کی وجہ سے اس کی جان بچ گئی ورنہ اس کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا اور بوڑھا وحشی موجود تھا جس کے ہاتھوں میں ایک بڑا اور فولادی کانٹوں سے بھرا ہوا ڈنڈا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ خاموشی سے عمران کے عقب میں آیا تھا اور اس نے کانٹوں والا ڈنڈا پوری قوت سے عمران کے سر پر مارنے کی کوشش کی تھی۔ اگر کانٹوں والا یہ بھاری ڈنڈا عمران کے سر پر پڑ جاتا تو عمران کی کھوپڑی کے پرخچے اُڑ جاتے لیکن اس کی چھٹی حس نے اسے بروقت اس خوفناک حملے سے بچا لیا تھا اور وہ جھک گیا تھا جس کی وجہ سے بوڑھے وحشی کا گھمایا ہوا ڈنڈا عمران کے اوپر سے نکل گیا تھا۔

عمران اس بوڑھے کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ یہ اس قبیلے کا پہلا بوڑھا تھا جو اس کے سامنے آیا تھا ورنہ اب تک اسے بوڑھا تو کیا کوئی ادھیڑ عمر وحشی بھی کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔ لیکن یہ بوڑھا یوں عمران کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا جیسے وہ اس

قبیلے کی بہت بڑی ہستی ہو اور اپنے قبیلے کے وحشیوں کے شانہ بشانہ لڑنے کے لئے وہاں آ گیا ہو۔ بوڑھے کی آنکھیں سرخ تھیں وہ عمران کی جانب انتہائی قہر بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''کون ہو تم''...... عمران نے حیرت سے اس بوڑھے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور اسے اپنی زبان میں بات کرتے دیکھ کر بوڑھا وحشی بے اختیار چونک پڑا۔

''تم ہماری زبان کیسے جانتے ہو''...... بوڑھے نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''جب میرے پیٹ میں درد ہوتا ہے تو میں منہ سے جو بھی آوازیں نکالتا ہوں وہ دوسروں کو بھی سمجھ آ جاتی ہیں اور میں ان کی بھی زبان سمجھ لیتا ہوں''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کیا بکواس ہے۔ پیٹ کے درد سے زبانوں کا کیا لینا دینا ہو سکتا ہے''...... بوڑھے نے منہ بنا کر کہا۔

''کیوں نہیں ہو سکتا لینا دینا۔ میں تمہارے پیٹ میں گھونسا مارتا ہوں جب تم درد سے بے حال ہو جاؤ گے تو پھر دیکھنا تمہیں ان جنگلوں کے بے زبان جانوروں کی زبانیں بھی آسانی سے سمجھ میں آ جائیں گی چاہے وہ کوئی بھی زبان کیوں نہ بول رہے ہوں''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''بکواس مت کرو۔ تم نے ہمارے قبیلے پر حملہ کیوں کیا ہے۔ کیا چاہتے ہو تم''...... بوڑھے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہم اس شیطانی قبیلے کو ختم کرنے آئے ہیں''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم مٹھی بھر سفید فام انسان ہمارے اتنے بڑے قبیلے کو اس طرح ختم کر دو گے''...... بوڑھے نے غرا کر کہا۔

''کر دو گے نہیں۔ ہم نے قبیلہ ختم کر دیا ہے۔ بوڑھا ہونے کی وجہ سے تمہاری نظریں کمزور معلوم ہوتی ہیں۔ دیکھ نہیں رہے یہاں ہر طرف وحشیوں کی لاشوں کے ڈھیر لگے ہیں۔ اس قبیلے کی جھونپڑیاں جل رہی ہیں اور ہر طرف آگ اور دھواں اٹھ رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم ہو کون''...... بوڑھے نے زخمی بھیڑیئے کی طرح غرا کر پوچھا۔

''شگارا اور تمہارے قبیلے کی موت''...... عمران نے اسی انداز میں جواب دیا تو بوڑھا بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم شگارا کو بھی ہلاک کر دو گے''...... بوڑھے نے اس کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ اس قبیلے کا اصلی شیطان ہے اور ہم شیطانوں کے شکاری ہیں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا تو بوڑھے کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ وہ فولادی کانٹوں والا ڈنڈا اٹھا کر انتہائی غضبناک انداز میں عمران کی جانب بڑھا اور اس نے

ڈنڈا دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پوری قوت سے ایک بار پھر عمران کے سر پر مارنے کی کوشش کی لیکن عمران فوراً اچھل کر پیچھے ہو گیا۔ بوڑھے کا کانٹوں والا ڈنڈا ایک بار پھر ہوا میں لہرا گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران کو پھر ڈنڈا مارنے کی کوشش کرتا عمران یکلخت اچھلا اور ہوا میں گھوم گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کی گھومتی ہوئی ٹانگ پوری قوت سے بوڑھے کے ہاتھوں پر پڑی۔ بوڑھے کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور اس کے ہاتھوں سے ڈنڈا نکل کر دور جا گرا۔

اپنے ہاتھوں سے ڈنڈا نکلتے دیکھ کر بوڑھا انتہائی خوفناک انداز میں غراتا ہوا عمران پر جھپٹا اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر عمران کو دبوچنے کی کوشش کی لیکن عمران کی ٹانگ ایک بار پھر چلی اور بوڑھا چیختا ہوا کئی فٹ دور جا گرا۔ عمران نے ایک قلابازی کھائی اور پیروں کے بل زمین پر آ گیا۔ اس سے پہلے کہ بوڑھا اٹھتا اچانک ایک وحشی نیزہ لئے ہوئے بھاگتا ہوا آیا اور اس نے نیزہ پوری قوت سے عمران کی طرف کھینچ مارا۔

''تم نے ہمارے بڑے سردار اور پجاری شگارا پر حملہ کیا۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا''...... وحشی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ عمران نے نیزہ اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ فوراً دائیں طرف ہٹ گیا۔ جیسے ہی نیزہ اس کے پہلو کے قریب سے گزرا عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا۔ دوسرے لمحے نیزہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ عمران

نے نیزہ پکڑتے ہوئے اسے تیزی سے گھما کر سیدھا کیا اور پھر اس کے ہاتھ سے نیزہ اسی تیزی سے نکل کر اس وحشی کی جانب بڑھتا چلا گیا جس نے اس پر نیزہ پھینکا تھا۔ وحشی نے چھلانگ لگا کر خود کو نیزے سے بچانے کی کوشش کی لیکن اس میں وہ پھرتی نہیں تھی جس کا عمران نے مظاہرہ کیا تھا۔ دوسرے لمحے وحشی اچھل کر گرا اور بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔ نیزہ ٹھیک اس کے سینے میں جا گھسا تھا۔

''پجاری شگارا۔ تو تم ہو پجاری شگارا''...... عمران نے وحشی کو ہلاک کرنے کے بعد بوڑھے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جو غصیلے انداز میں ایک بار پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اور اس نے اپنے دائیں پہلو میں لگی ہوئی چمڑے کی ایک پیٹی میں سے ایک بڑا شکاری خنجر کھینچ نکالا تھا۔

''ہاں میں شگارا ہوں۔ پجاری شگارا''...... بوڑھے نے غراتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے میں سوچ رہا تھا کہ قبیلے کے جنگجو وحشیوں میں اچانک یہ بوڑھا سانڈ کہاں سے آ گیا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ عمران کی بات سن کر پجاری شگارا اور زیادہ غضبناک ہو گیا۔ اس نے ایک زور دار چیخ ماری اور اچھل کر عمران پر حملہ آور ہو گیا۔ بوڑھا ہونے کے باوجود اس میں جوانوں کی سی طاقت تھی وہ عمران کی طرف بڑھتے ہوئے اس تیزی سے خنجر چلا رہا تھا کہ عمران کو خنجر

سے بچنے کے لئے ادھر ادھر اچھلنا پڑ رہا تھا۔ پھر عمران اچھل کر جیسے ہی دائیں طرف ہوا پجاری شگارا کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور خنجر تیز چمک پیدا کرتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے عمران کی جانب بڑھا۔ عمران نے فوراً اپنا جسم گھمایا اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ حرکت میں آیا۔ دوسرے لمحے نیزے کی طرح خنجر بھی عمران کے ہاتھ میں دکھائی دینے لگا۔

اس قدر قوت سے پھینکے ہوئے خنجر کو عمران کے جسم میں پیوست ہونے کی بجائے اس کے ہاتھ میں دیکھ کر پجاری شگارا آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے خونخوار بھیڑیئے جیسے دہاڑ کی آواز نکلی اور اس نے عمران کے ہاتھ میں خنجر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پوری قوت سے چھلانگ لگا دی۔ اس نے چھلانگ لگا کر عمران کے سینے پر سر کی ٹکر مارنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے مقابلے میں عمران تھا۔ عمران نے فوراً غوطہ لگایا اور دائیں طرف ہو گیا لیکن اسی لمحے بوڑھے پجاری شگارا کا جسم بھی ہوا میں حیرت انگیز انداز میں گھوما اور اس کی ٹانگیں عمران کے پہلو میں پڑیں۔ عمران کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر بائیں پہلو میں جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا بوڑھے پجاری شگارا نے ہوا میں ہی اپنا جسم ایک بار پھر گھمایا اور وہ اُڑتا ہوا سیدھا عمران کی طرف آیا۔ عمران نے فوراً کروٹ بدل لی۔ بوڑھا پجاری ٹھیک اس جگہ گرا جہاں ایک لمحہ قبل عمران موجود تھا۔ اس سے پہلے کہ بوڑھا پجاری

اٹھ کر ایک بار پھر عمران پر حملہ کرتا عمران نے لیٹے لیٹے ایک ٹانگ گھما کر بوڑھے پجاری شگارا کے پہلو میں مار دی۔ بوڑھے پجاری شگارا کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ ماہی بے آب کی مانند تڑپنے لگا۔ عمران اٹھا اور تیزی سے اس کی طرف آیا لیکن اسی لمحے تڑپتے ہوئے بوڑھے پجاری شگارا نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں الٹی قلابازی کھائی اور عمران سے دور جا کھڑا ہوا۔

”حیرت ہے۔ تم واقعی بوڑھے ہو یا پھر تم نے بوڑھوں والا میک اپ کر رکھا ہے۔ تم تو جوانوں سے زیادہ تیز اور پھرتیلے ثابت ہو رہے ہو“...... عمران نے بوڑھے پجاری کی پھرتی دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر پوری قوت سے بوڑھے پجاری کی جانب کھینچ مارا اور پھر یہ دیکھ کر اس بار عمران کی آنکھیں پھیل گئیں کہ جیسے ہی اس نے بوڑھے پجاری کو خنجر مارا، بوڑھے پجاری نے اچانک ایک ہاتھ اٹھا کر سامنے کر دیا۔ خنجر سیدھا اس کے ہاتھ کی طرف بڑھا تھا اور پھر اس کی ہتھیلی کے پاس جا کر ہوا میں یوں رک گیا جیسے اسے کسی نادیدہ ہستی نے پکڑ لیا ہو۔ دوسرے لمحے ایک شعلہ سا چمکا اور خنجر راکھ بن کر گرتا چلا گیا۔

”میں پجاری شگارا ہوں۔ مجھے ایسے کھلونوں سے نہیں مارا جا سکتا ہے“...... بوڑھے پجاری نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس [illegible]ں ہاتھ پھیلائے اور پھر وہ مست سانڈ کی طرح جھومتا ہوا

عمران کی جانب بڑھا۔ اس کا انداز بے حد خوفناک تھا۔ اس نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے اچانک ایک بار پھر چھلانگ لگائی۔ اس بار وہ چھلانگ لگا کر عمران کے اوپر سے نکلتا چلا گیا ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اچانک عمران کے سر پر مارنے کی کوشش کی لیکن عمران فوراً نیچے جھک گیا۔ بوڑھا پجاری اس کے سر کے اوپر سے گزرتا ہوا دوسری طرف گیا اور قلابازی کھا کر پیروں کے بل کھڑا ہوگیا۔ اس کا وار چونکہ ناکام ہوگیا تھا اس لئے جیسے ہی اس کے پیر زمین سے لگے اس نے فوراً الٹی قلابازی کھائی اور ایک بار پھر اسی اسٹائل میں عمران پر حملہ کر دیا لیکن اس بار عمران فوراً اچھل کر سائیڈ میں ہوگیا اور پھر وہ اچھلا اور اس کی ٹانگیں پوری قوت سے ہوا میں اٹھے ہوئے بوڑھے پجاری کے پہلو میں پڑیں۔ بوڑھے پجاری کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ ہوا میں رول ہوتا ہوا دور جا گرا۔ اسی لمحے تنویر بھاگتا ہوا وہاں آ گیا۔

”یہ بوڑھا اس قبیلے کا پجاری شگارا ہے۔ میں اسے الجھاتا ہوں تم اس پر اچانک فائرنگ کر دینا تاکہ اسے اپنے بچاؤ کا کوئی موقع نہ مل سکے“...... تنویر کو دیکھ کر دور سے ہی چیخ کر عمران نے بتاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بوڑھا پجاری اٹھا۔ اس نے تیزی سے دونوں ہاتھ ہوا میں لہرائے تو اس کے ایک ہاتھ میں نیزہ اور دوسرے ہاتھ میں ایک کلہاڑا آ گیا۔ اس نے اٹھ کر نیزہ اور کلہاڑا پوری قوت سے عمران کی طرف کھینچ مارا۔ بوڑھے کو اس طرح عمران پر نیزہ او

کلہاڑا پھینکتے دیکھ کر تنویر نے مشین گن سیدھی کی اور بوڑھے پجاری پر مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ گولیاں ٹھیک بوڑھے پجاری کے سینے پر پڑیں اور وہ اچھل کر پیچھے موجود ایک درخت سے ٹکرایا اور دھب سے نیچے آ گرا۔ اس کے منہ سے نکلنے والی آخری چیخ بے حد دلخراش تھی۔ ادھر عمران نے بوڑھے پجاری کو کلہاڑا اور نیزہ پھینکتے دیکھ لیا تھا جیسے ہی نیزہ اور کلہاڑا اس کے قریب آئے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگاتے ہوئے اپنا جسم مخصوص انداز میں گھمایا تو نیزہ اس کے نیچے اور کلہاڑا گھومتا ہوا ٹھیک اس کے سر کے پاس سے گزرتا چلا گیا۔ عمران قلابازی کھا کر ایک بار پھر اپنے پیروں پر زمین پر آ گیا۔ تنویر فائرنگ کرتے ہوئے بھاگ کر بوڑھے پجاری کی طرف بڑھا لیکن اتنی دیر میں بوڑھا پجاری ساکت ہو چکا تھا۔

”یہی تھا وہ شیطان بوڑھا پجاری شگارا جس نے اس قبیلے کو شیطان کا پیروکار بنا رکھا تھا“...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس نے مشین گن سے فائرنگ کر کے بوڑھے پجاری کی کھوپڑی کے پرخچے اُڑا دیئے۔

”اب اس کی لاش کے بھی ٹکڑے اُڑا دو تاکہ کوئی بدروح بھی اس کے جسم پر قبضہ نہ کر لے“...... عمران نے آگے بڑھ کر تنویر کو بوڑھے پجاری کی لاش پر فائرنگ کرتے دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔

”میں ایسا ہی کر رہا ہوں تاکہ یہ دوسروں کے لئے عبرت کا

نشان بھی بن جائے''......تنویر نے غرا کر کہا۔

''بس بس کافی ہے۔ آؤ اب چلو''......عمران نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کے باقی ساتھی بھی بھاگتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ قبیلے میں اب ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی۔ مشین گنوں اور بموں نے اس قبیلے کو مکمل طور پر تباہ کر کے رکھ دیا تھا۔ ہر طرف قبیلے والوں کی کٹی پھٹی لاشیں بکھری ہوئی تھیں اور جھونپڑیوں کے ساتھ جھاڑیاں اور درخت بھی جلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ ان سب کی خوش قسمتی ہی تھی کہ ان میں سے کوئی بھی وحشیوں کا شکار نہیں ہوا تھا البتہ کیپٹن شکیل، صفدر اور ہاشوگا معمولی سے زخمی تھے۔ ان میں سے کسی کو وحشی کا نیزہ چھوتا ہوا گزر گیا تھا اور کچھ پر چونکہ وحشیوں نے تلواروں اور نیزوں سے حملہ کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے ان سے لڑتے ہوئے وہ معمولی زخمی ہو گئے تھے۔

''سارا قبیلہ ختم ہو گیا ہے۔ اب یہاں آگ تیزی سے پھیلتی جا رہی ہے۔ یہاں ہر طرف گھاس اور خشک جھاڑیاں موجود ہیں اگر ہم یہیں رکے رہے تو ہم بھی آگ کی لپیٹ میں آ جائیں گے اس لئے بہتر ہے کہ ہم یہاں سے جتنی جلد ممکن ہو سکے نکل جائیں''۔ ہاشوگا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چلو''......عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگ سے بچنے کے لئے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

سیاہ بچھوؤں کو دیکھ کر جولیا کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ بچھو سرسراتے ہوئے رکے بغیر اس کی جانب بڑھتے آ رہے تھے۔

جولیا کا جسم زنجیروں سے اس بری طرح سے جکڑا ہوا تھا کہ وہ معمولی سی بھی حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ وہ بار بار پریشانی کے عالم میں سر گھما گھما کر اپنی طرف آتے ہوئے سیاہ بچھوؤں کو دیکھ رہی تھی جو اب اس کے بہت نزدیک آ گئے تھے اور پھر ان بچھوؤں نے جولیا کے جسم پر چڑھنا شروع کر دیا۔

بچھوؤں کو اس طرح اپنے جسم پر چڑھتے دیکھ کر جولیا کے چہرے پر بے پناہ خوف امنڈ آیا۔ اس نے فوراً اپنا سانس روک لیا اور یوں ساکت ہو گئی جیسے پتھر کی مورتی ہو۔ وہ جانتی تھی کہ بچھو اور اس جیسے زہریلے حشرات الارض جب انسانی جسم پر چڑھنا شروع ہوں تو فوراً خود کو ساکت کر لینا چاہئے۔ بچھو اور اس جیسے خطرناک

حشرات الارض اس وقت تک انسان کو نقصان نہیں پہنچاتے تھے جب تک کہ انسان کا جسم حرکت نہ کر رہا ہو۔ ساکت ہوتے ہی جولیا کو اپنے جسم پر بچھو رینگتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے جس کی وجہ سے اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوتی جا رہی تھی۔ ان جنگلوں کے سیاہ بچھو انتہائی زہریلے تھے اور جولیا جانتی تھی کہ اگر ان میں سے اسے کسی ایک بچھو نے بھی کاٹ لیا تو بچھو کا زہر اس کے جسم میں داخل ہو جائے گا اور وہ ناقابلِ برداشت تکلیف میں مبتلا ہو جائے گی اور تکلیف کی وجہ سے جیسے ہی اس کا جسم حرکت میں آئے گا اس کے جسم پر رینگتے ہوئے بچھو اسے مسلسل کاٹنا شروع کر دیں گے۔ جولیا اندر ہی اندر سے ان بچھوؤں سے انتہائی خوفزدہ تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں بچھو جولیا کے پورے جسم پر چھا گئے۔ یہاں تک کہ جولیا کا چہرہ بھی ان بچھوؤں میں چھپ گیا اور بے شمار بچھو جولیا کو اپنے سر کے بالوں میں بھی گھستے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ جولیا نے بچھوؤں کے کاٹنے کے خوف سے آنکھیں بند کر لیں تھی اسے اپنے سارے جسم پر بچھوؤں کی پتلی پتلی اور کانٹوں جیسی ٹانگیں چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ جولیا نے آنکھیں بند کر کے ایک بار پھر مقدس کلام یاد کرنے کی کوشش کی اور پھر اچانک اس کا دل خوشی سے سرشار ہوتا چلا گیا۔ اس بار اسے مقدس کلام یاد کرنے کے لئے دماغ پر زیادہ زور نہیں ڈالنا پڑا تھا۔ اسے نہ صرف مقدس نام بلکہ مقدس کلام بھی یاد آ گیا تھا۔ جیسے ہی جولیا کو مقدس

کلام یاد آیا اس نے فوراً بسم اللہ پڑھ کر دل ہی دل میں مقدس کلام پڑھنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی اس نے دل ہی دل میں معوذ تین کا ورد کرنا شروع کیا اسے اپنے جسم پر موجود بچھو تیزی سے ہٹتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ سب سے پہلے اسے چہرے اور سر کے بالوں میں چڑھے ہوئے بچھو ہٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔ جولیا نے نیم وا آنکھوں سے اپنے جسم کی طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر اس کی حیرت بڑھ گئی کہ اس کے جسم پر موجود بچھوؤں میں جیسے عجیب سے کھلبلی سی مچ گئی تھی اور وہ تیزی سے سرسراتے ہوئے اس کے جسم سے اتر کر انہی دیواروں کی جانب بڑھتے جا رہے تھے جن سے نکل کر وہ جولیا کی طرف آئے تھے۔ جولیا سمجھ گئی کہ یہ بچھو کٹا نگا دیوی کے سحر کی وجہ سے اس پر وارد ہوئے تھے اور اس نے چونکہ معوذ تین کا ورد کرنا شروع کر دیا تھا اس لئے بچھو اس کے جسم سے اتر کر بھاگنا شروع ہو گئے تھے۔ معوذ تین کے اثرات کا احساس ہوتے ہی جولیا نے بے اختیار زبان سے اور اونچی آواز میں معوذ تین کا ورد شروع کر دیا۔ جیسے ہی اس نے اونچی آواز میں معوذ تین کا ورد کرنا شروع کیا اسی لمحے ان بچھوؤں کی حالت اور زیادہ خراب ہو گئی وہ تیزی سے جولیا کے جسم سے اتر کر دیواروں کی طرف لپکے اور پھر اچانک جولیا نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا۔ بھاگتے ہوئے بچھوؤں سے اچانک دھواں سا اٹھنا شروع ہو گیا تھا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں ہر طرف دھواں ہی دھواں دکھائی دینے لگا۔ یوں لگ

رہا تھا جیسے بچھوؤں کے نیچے موجود زمین گرم ہو گئی ہو اور اس سے بچھو بری طرح سے جل گئے ہوں۔

جولیا کے ارد گرد ساری زمین پر دھواں ہی دھواں دکھائی دے رہا تھا جس میں بچھو چھپ گئے تھے لیکن ان کی تیز سرسراہٹیں جولیا کو بدستور سنائی دے رہی تھیں۔ پھر کچھ ہی دیر میں سرسراہٹوں کی آوازیں آنا بند ہو گئیں اور پھر جولیا نے وہاں سے دھواں غائب ہوتے دیکھا۔ جب دھواں زمین سے مکمل طور پر غائب ہو گیا تو یہ دیکھ کر جولیا کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ اب وہاں ایک بھی سیاہ بچھو نہیں تھا۔ تمام سحر زدہ بچھو معوذ تین کے ورد کی بدولت دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گئے تھے۔

بچھوؤں کو وہاں سے غائب دیکھ کر جولیا نے سکون کا سانس لیا۔ اسی لمحے اس کے قریب ایک زور دار کڑاکا ہوا اور اچانک ایک دیوار سے ایک سایہ سا نکل کر باہر آ گیا۔ اس سائے کو دیکھ کر جولیا چونک پڑی۔ یہ کٹانگا دیوی کا سایہ تھا جس کا چہرہ تو واضح تھا لیکن اس کا جسم سائے کا بنا ہوا تھا۔ کٹانگا دیوی کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں انتہائی سرخ دکھائی دے رہی تھیں۔

''ہونہہ۔ میں تو سمجھی تھی کہ تمہارے جسم پر خون لگا ہوا ہے اس لئے تم پاکیزگی کے حصار سے نکل آئی ہو گی اور تمہیں کوئی مقدس کلام یاد نہیں آئے گا لیکن لگتا ہے کہ مقدس کلام تمہارے دماغ سے محو نہیں ہوا ہے۔ اسی لئے تم نے مقدس کلام پڑھ کر میرے سحر زدہ

سیاہ بچھوؤں کو فنا کر دیا ہے''...... کٹانگا دیوی نے جولیا کے سر کے پاس آ کر اسے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''مقدس کلام ہمارے دل و دماغ میں موجود ہے کٹانگا دیوی۔ جسے تم جیسی شیطانی طاقت کسی بھی صورت میں ختم نہیں کر سکتی۔ وقتی طور پر میرے دماغ سے مقدس کلام محو ضرور ہو گیا تھا لیکن اب مجھے سب یاد آ گیا ہے اور دیکھ لو ایک ہی بار مقدس کلام پڑھنے سے تمہارے سارے سحر زدہ بچھو فنا ہو گئے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہونہہ۔ مجھے اب خود تمہارے دل و دماغ سے مقدس کلام محو کرنا پڑے گا۔ میں ابھی جا کر جنگل کے جانوروں کو ہلاک کر کے ان کا خون لاتی ہوں۔ جب میں وہ خون تمہارے سارے جسم پر گراؤں گی اور چند قطرے تمہارے منہ میں ٹپکاؤں گی تو دیکھتی ہوں کہ کس طرح تم مقدس کلام پڑھ پاتی ہو''...... کٹانگا دیوی نے غرا کر کہا۔

''تم جو مرضی کر لو۔ تم میرے دل و دماغ سے مقدس کلام محو نہیں کر سکو گی''...... جولیا نے بھی جواباً غرا کر کہا۔

''ابھی پتہ چل جائے گا''...... کٹانگا دیوی نے غصیلے لہجے میں کہا اور اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔ اسے غائب ہوتے دیکھ کر جولیا غصے سے بل کھا کر رہ گئی۔ اگر وہ بندھی ہوئی نہ ہوتی تو وہ اسی وقت کٹانگا دیوی کے سائے پر ہی حملہ کر دیتی پھر چاہے کٹانگا دیوی کا سایہ اس کے ہاتھ آتا یا نہ آتا وہ اس کی قید سے نکلنے کی ایک

کوشش تو ضرور کرتی مگر اسے کٹا نگا دیوی نے جس طرح مضبوط فولادی زنجیروں سے باندھ رکھا تھا ان زنجیروں سے خود کو آزاد کرانا جولیا کو مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی دکھائی دے رہا تھا۔ جولیا ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے کٹا نگا دیوی کا سایہ ایک بار پھر وہاں نمودار ہو گیا۔ اسے اتنی جلدی واپس آتے دیکھ کر جولیا چونک پڑی۔

کٹا نگا دیوی کے ہاتھ میں کسی جانور کی کھال تھی جسے اس نے کسی تھیلے کی طرح پکڑ رکھا تھا اور یہ تھیلا سرخ مادے سے بھرا ہوا تھا کیونکہ اس میں سے خون کے قطرے ٹپکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے ہاتھوں میں خون سے بھرا تھیلا دیکھ کر جولیا کا رنگ اُڑ گیا۔

''ہا ہا ہا۔ اب دیکھتی ہوں کہ تم کس طرح سے کوئی مقدس کلام پڑھ پاتی ہو۔ میں جنگل سے سات ناپاک جانوروں کا خون اکٹھا کر کے لائی ہوں''...... کٹا نگا دیوی نے کہا اور وہ جانور کی کھال کا بنا ہوا خون سے بھرا ہوا تھیلا لے کر جولیا کی جانب بڑھنے لگی۔ تھیلے سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ جولیا اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر بے چین سی ہو گئی پھر اچانک اس کے دماغ میں ایک کوندا سا لپکا۔ اس نے ایک بار پھر اونچی آواز میں معوذ تین کا ورد شروع کر دیا۔ جیسے ہی اس نے معوذ تین کا ورد شروع کیا کٹا نگا دیوی کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ جولیا کی طرف بڑھتے بڑھتے رک گئی۔

''بس کرو۔ مت پڑھو یہ کلام۔ میں کہتی ہوں چپ کر جاؤ۔ تمہارے اس کلام کو سن کر میرے کانوں کے پردے پھٹ رہے ہیں۔ خاموش ہو جاؤ''...... کٹا نگا دیوی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ کٹا نگا دیوی کو اس طرح رکتے اور چیختے دیکھ کر جولیا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی اور اس نے معوذ تین کا ورد اونچی آواز میں کرنا شروع کر دیا۔ کٹا نگا دیوی حلق کے بل چیخ رہی تھی۔ وہ بار بار جولیا کو مقدس کلام پڑھنے سے منع کر رہی تھی لیکن جولیا بھلا اب کہاں اس کی بات سننے والی تھی۔ کٹا نگا دیوی نے غصے سے ہاتھوں میں پکڑا ہوا جانور کی کھال کا خون سے بھرا ہوا تھیلا پوری قوت سے جولیا کی طرف پھینک دیا۔ ادھر تھیلا اور اس میں موجود خون جولیا کے جسم پر گرا تو اچانک جولیا کو جیسے اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہوئی مگر اس کی زبان سے ورد جاری تھا۔ ادھر کٹا نگا دیوی اس بری طرح سے اچھل پڑی جیسے اچانک اس کے گال پر کسی نے زور دار تھپڑ مار دیا ہو۔ وہ چونک کر سامنے غار کی طرف دیکھنا شروع ہو گئی تھی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ دونوں یہاں کیسے آ گئے''...... کٹا نگا دیوی کے منہ سے نکلا اور پھر وہ اچانک بجلی کی سی تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بھاگی جسے اس نے ایک بھاری پتھر سے بند کر رکھا تھا۔ وہ بھاگتی ہوئی جیسے ہی غار کے سرے پر پہنچی اسے غار کا دہانہ کھلا ہوا دکھائی دیا۔ غار کے دہانے پر رکھا ہوا پتھر غائب ہو چکا تھا۔ وہاں

اب دھواں دکھائی دے رہا تھا۔ کٹانگا دیوی ابھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دھواں دیکھ ہی رہی تھی کہ اسی لمحے اچانک اسے غار میں دو دیو ہیکل سیاہ فام داخل ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔

ان دونوں کو دیکھ کر کٹانگا دیوی کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی جیسے اس نے ان دیو ہیکل سیاہ فاموں کی شکل میں اپنی موت دیکھ لی ہو۔ دوسرے لمحے وہ پلٹی اور انتہائی تیز رفتاری سے واپس اسی طرف بھاگتی چلی گئی جس طرف سے وہ آئی تھی۔

جوزف اور جوانا نہایت تیز رفتاری سے درختوں کے درمیان بھاگتے چلے جا رہے تھے۔ جوزف بھاگتے بھاگتے جگہ جگہ رک رہا تھا وہ ہوا میں ادھر ادھر کچھ سونگھنے کی کوشش کرتا اور اس کوشش میں وہ کسی نہ کسی درخت پر چڑھ جاتا تھا اور پھر وہ دور تک دیکھتا ہوا درخت سے واپس نیچے آتا اور جوانا کو ساتھ لے کر جنگل میں بھاگنا شروع کر دیتا۔

جوانا اس کے ساتھ تھا۔ وہ جوزف کے ساتھ مسلسل اور کافی دیر بھاگتے رہنے کی وجہ سے بے حد جھنجھلایا ہوا دکھائی دے رہا تھا لیکن اس کے باوجود وہ کوشش کر رہا تھا کہ وہ جوزف کے ساتھ رہے۔

"آخر تم جا کہاں رہے ہو۔ ہم کئی گھنٹوں سے اسی طرح سے بھاگتے چلے جا رہے ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ کٹانگا دیوی کا سایہ مس جولیا کو لے کر اسی طرف آیا ہو گا"...... جوانا نے جوزف

کے ساتھ بھاگتے ہوئے انتہائی پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''ہاں۔ مجھے ان راستوں اور درختوں سے مسلسل کٹانگا دیوی اور مس جولیا کی بو مل رہی ہے۔ میں بالکل ٹھیک راستے پر جا رہا ہوں۔ تم فکر نہ کرو ہم جلد ہی ان تک پہنچ جائیں گے''...... جوزف نے کہا۔

''نجانے بدبخت کٹانگا دیوی، مس جولیا کو اتنی دور کہاں لے گئی ہے''...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف درختوں کے جھنڈ میں پہنچ کر ایک جگہ رک گیا اور چاروں طرف دیکھتا ہوا، ہوا میں کچھ سونگھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسے رکتے دیکھ کر جوانا بھی رک گیا تھا اور گہرے گہرے سانس لینا شروع ہو گیا تھا۔

''اب کیا ہوا۔ یہاں کیوں رک گئے ہو''...... جوانا نے پوچھا۔

''مجھے یہاں مس جولیا اور کٹانگا دیوی کی تیز بو محسوس ہو رہی ہے۔ لگتا ہے کہ وہ یہاں ہمارے آس پاس ہی کہیں موجود ہیں''...... جوزف نے کہا تو جوانا چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس کے گرد درخت ہی درخت تھے۔

''ان درختوں میں''...... جوانا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''ان درختوں میں یا پھر ان درختوں کی دوسری طرف لیکن کس طرف اس کا مجھے اندازہ نہیں ہو رہا ہے کیونکہ مجھے ان دونوں کی بو چاروں طرف سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے''...... جوزف نے کہا۔ وہ بے چینی کے عالم میں چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

درختوں کا یہ جھنڈ کافی گھنا تھا۔ اس وقت دن کا وقت تھا لیکن گھنے درخت جو کہ اوپر سے آپس میں ملے ہوئے تھے اس سے زمین پر برائے نام ہی روشنی آ رہی تھی جس کی وجہ سے وہاں خاصا اندھیرا تھا۔ جوزف چند لمحے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر اس نے اپنی جیب سے نائٹ ٹیلی سکوپ کے لینز والی گاگلز نکالی اور اسے اپنی آنکھوں پر چڑھا لیا۔ گاگلز لگاتے ہی اسے وہاں کا ماحول دن کی روشنی کی طرح دکھائی دینے لگا۔

اس نے ایک بار پھر چاروں طرف دیکھا تو اچانک اس کی نظریں ایک بڑے اور عجیب وغریب درخت پر جم گئیں۔ یہ درخت ٹنڈ منڈ سا تھا اور اس کی شاخیں ٹیڑھے میڑھے انداز میں چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ یہی نہیں اس درخت کی جڑیں جو زمین سے نکلی ہوئی تھیں وہ جھنڈ میں ہر طرف پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس درخت پر ایک بھی پتہ دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اس درخت کی شاخیں اور جڑیں انتہائی سیاہ رنگ کی تھیں جیسے درخت جل کر سیاہ ہو گیا ہو۔

''گبوٹا''...... جوزف کے منہ سے انتہائی مسرت بھری آواز نکلی۔

''گبوٹا۔ کیا مطلب۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ تمہیں اس جھنڈ میں مس جولیا اور کٹانگا دیوی کی بو محسوس ہو رہی ہے۔ اب تم گبوٹا کہہ رہے ہو کیا یہ کسی خاص جگہ کا نام ہے''...... جوانا نے حیرت سے کہا۔

”گبوٹا مل گیا ہے جوانا۔ میں نے بتایا تھا نا کہ ان جنگلوں میں ایک ایسا درخت موجود ہے جسے گبوٹا کہا جاتا ہے اور جس کی شاخوں سے بدروحوں اور شیطانی ذریتوں کو نہ صرف مارا پیٹا جا سکتا ہے بلکہ انہیں ان شاخوں سے باندھا بھی جا سکتا ہے“...... جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یہ وہی درخت ہے نا جس کے بارے میں تم نے کہا تھا کہ اس کی شاخیں اور جڑیں سیاہ رنگ کی ہوتی ہیں“...... جوانا نے چونک کر کہا۔

”ہاں ہاں۔ ہم اس وقت اسی جھنڈ میں ہیں جہاں گبوٹا موجود ہے۔ تم اپنی گاگلز نکالو۔ تمہیں بھی گبوٹا دکھائی دے جائے گا“۔ جوزف نے کہا تو جوانا نے جیب سے اپنی گاگلز نکال کر آنکھوں پر چڑھائی تو اسے بھی وہ ٹنڈ منڈ درخت دکھائی دینے لگا جس کی شاخیں اور جڑیں واقعی سیاہ رنگ کی تھیں۔

”گڈ شو۔ گڈ شو۔ یہ تو وہی درخت ہے جسے تم اور ماسٹر ان جنگلوں میں ڈھونڈنے کے لئے آئے تھے۔ یہ تو واقعی کمال ہو گیا ہے۔ ہم جس درخت کو پورے جنگل میں ڈھونڈتے پھر رہے تھے وہ ہمیں یہاں اس طرح مل جائے گا یہ تو واقعی حیرت انگیز ہے۔ انتہائی حیرت انگیز“...... جوانا نے بھی جوزف کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”ہمیں گبوٹا بھی مل گیا ہے اور مجھے قریب ہی کہیں مس جولیا اور

کٹانگا دیوی کی بو بھی بدستور محسوس ہو رہی ہے۔ وہ یہیں کہیں ہے۔ ہمارے بہت نزدیک“...... جوزف نے کہا۔ اس نے آگے بڑھ کر سیاہ درخت کی ایک شاخ توڑی۔ یہ شاخ قدرے پتلی اور نرم تھی۔ جوزف نے یہ شاخ جوانا کو دے دی۔ جسے جوانا کسی کوڑے کی طرف چٹخنے لگا۔ جوزف نے اپنے لئے بھی کوڑے جیسی ایک اور لمبی شاخ توڑی اور وہ بھی اسے کوڑے کی طرح جھٹکنے لگا۔

”ہمارے ہاتھوں میں ان شاخوں کے ہونے کی وجہ سے کٹانگا دیوی ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی“...... جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تم نے تو کہا تھا کہ ہم اس درخت کی شاخیں کاٹ کر اس کا ایک پنجرہ بنائیں گے اور پھر اس پنجرے میں کٹانگا دیوی کو قید کریں گے“...... جوانا نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن اس سے پہلے ہمیں مس جولیا کو کٹانگا دیوی کی قید سے نکالنا ہے۔ جب تک مس جولیا ہمارے ساتھ نہیں ہوں گی ہم کٹانگا دیوی کو گبوٹا کے پنجرے میں قید نہیں کر سکیں گے“۔ جوزف نے کہا۔ اس نے ایک بار پھر ہوا سونگھی اور پھر وہ ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

”آؤ۔ مس جولیا اور کٹانگا دیوی اس طرف ہیں“...... جوزف نے حتمی لہجے میں کہا تو جوانا اس کے پیچھے چلنے لگا۔ درختوں کے جھنڈ سے نکل کر وہ دوسری طرف آئے تو انہیں سامنے ایک چھوٹی

سی پہاڑی دکھائی دی۔ پہاڑی کے ایک حصے میں ایک بڑے غار کا ایک دہانہ دکھائی دے رہا تھا جس کے سامنے ایک گول اور بھاری پتھر رکھا ہوا تھا۔ جوزف اس غار کو دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پتھر کے نزدیک جا کر اس نے پتھر کو سونگھا تو اس کے چہرے پر انتہائی مسرت بھرے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''مس جولیا۔ اس پتھر کے پیچھے موجود غار میں ہے اور کٹانگا دیوی بھی اس کے ساتھ اس غار میں ہی موجود ہے''...... جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن یہاں تو بھاری پتھر رکھا ہوا ہے اور یہ پتھر بھی سیاہ کنویں پر رکھے ہوئے پتھر جتنا بڑا اور بھاری ہے۔ اسے ہم یہاں سے ہٹائیں گے کیسے''...... جوانا نے کہا۔

''جس طرح ہم نے سیاہ کنویں کا پتھر جلا کر بھسم کیا تھا اسی طرح ہم اس پتھر کو بھی جلا کر راکھ بنا دیں گے۔ اس پتھر سے کٹانگا دیوی نے ہی غار کا دہانہ بند کیا ہے۔ وہ چونکہ شیطانی ذریت ہے اس لئے اس پتھر کو بھی ہمیں سرخ آگ سے ہی جلانا ہو گا''۔ جوزف نے کہا۔

''کیا تم ریڈ فائر گن ساتھ لائے ہو''...... جوانا نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ گن میرے پاس ہی ہے''...... جوزف نے جواب دیا اور اس نے جیب سے وہی بڑے منہ والی گن نکال لی جس سے اس نے سیاہ کنویں پر رکھی ہوئی بھاری اور بڑی چٹان کو چند لمحوں

میں جلا کر راکھ بنا دیا تھا۔

گن لے کر جوزف تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر اس نے گن کا رخ غار کے دہانے پر رکھے پتھر کی طرف کر کے بٹن پریس کر دیا۔ گن سے سرخ رنگ کی آگ کی دھار نکل کر پتھر پر پڑنے لگی۔ چند لمحوں بعد بھک کی تیز آواز کے ساتھ پتھر جل کر راکھ بنتا چلا گیا اور غار کا بڑا سا دہانہ دکھائی دینا شروع ہو گیا۔ چٹان کے راکھ بننے کی وجہ سے دہانہ دھوئیں سے بھر گیا تھا۔

''آؤ۔ جلدی''...... جوزف نے دہانہ دیکھ کر چیختے ہوئے کہا اور بجلی کی سی تیزی سے غار کی طرف بڑھا اور پھر وہ چھلانگیں لگاتا ہوا غار میں داخل ہو گیا۔ جوانا نے بھی اس کی تقلید کی اور وہ بھی غار میں داخل ہو گیا۔ جیسے ہی وہ دونوں غار میں داخل ہوئے انہوں نے غار میں ایک سیاہ سائے کو بھاگتے دیکھا۔

''یہ کٹانگا دیوی کا سایہ ہے۔ تیز بھاگو''...... جوزف نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنی رفتار تیز کر دی لیکن کٹانگا دیوی کے سائے کی رفتار اس سے کہیں تیز تھی۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے آگے مڑتی ہوئی غار میں غائب ہو گئی۔

جوزف اور جوانا تیزی سے بھاگتے ہوئے غار کے اس حصے میں پہنچ گئے جہاں جولیا زمین پر فولادی زنجیروں سے جکڑی ہوئی تھی۔ جوزف اور جوانا کو دیکھ کر جولیا کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔ اسے دیکھ کر جوانا اور جوزف کے چہرے بھی کھل گئے تھے۔

”جوانا تم مس جولیا کو زنجیروں سے آزاد کرو۔ یہ ساحرانہ زنجیریں ہیں۔ جیسے ہی تم ان پر گبوٹا کی شاخ مارو گے زنجیریں دھواں بن کر غائب ہو جائیں گی۔ میں دیکھتا ہوں کہ کٹانگا دیوی کا سایہ کس طرف گیا ہے“...... جوزف نے کہا تو جوانا سر ہلا کر جولیا کی طرف بڑھ گیا اور جوزف گبوٹا درخت کی سیاہ شاخ کو کوڑوں کی طرح چٹخاتا ہوا غار کے مختلف حصوں کو چیک کرنے لگا

جوانا نے آگے بڑھ کر گبوٹا درخت کی شاخیں زنجیروں پر ماریں تو واقعی زنجیریں دھواں بن کر غائب ہونا شروع ہو گئیں اور جولیا ان زنجیروں سے آزاد ہو گئی۔

جولیا کے جسم پر خون پڑا ہوا تھا لیکن وہ ہوش میں تھی۔ جیسے ہی جولیا کے ہاتھوں اور پیروں کی زنجیریں غائب ہوئیں وہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور متوحش نظروں سے اپنے جسم پر گرا ہوا خون دیکھنے لگی۔

”مسی۔ کیا آپ نے دیکھا ہے کہ کٹانگا دیوی کا سایہ کس طرف گیا ہے“...... جوزف نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”ہاں۔ پہلے وہ بھاگ کر غار کے دہانے کی طرف گیا تھا۔ اس نے شاید تم دونوں کو دیکھ لیا تھا اس لئے وہ بڑے گھبرائے ہوئے انداز میں بھاگ کر اس طرف آئی تھی اور پیچھے بند غار سے نکل گئی تھی۔

”ہونہہ۔ اسی لئے مجھے اب اس کی یہاں بو محسوس نہیں ہو رہی

ہے۔ وہ شاید گبوٹا کی شاخیں دیکھ کر ڈر کر بھاگ گئی ہے“۔ جوزف نے کہا تو جولیا چونک کر ان دونوں کے ہاتھوں میں سیاہ شاخیں دیکھنے لگی۔

”کیا یہ اسی درخت کی شاخیں ہیں جس کے بارے میں تم نے بتایا تھا کہ اس شاخوں کا پنجرہ بنا کر تم کٹانگا دیوی کو قید کرو گے“۔ جولیا نے پوچھا۔

”یس مسی۔ ہمیں یہاں آتے ہوئے گبوٹا مل گیا ہے“۔ جوزف نے جواب دیا۔

”اوہ۔ بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ کٹانگا دیوی کا آخری وقت قریب آ گیا ہے“...... جولیا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”یس مسی۔ اب کٹانگا دیوی ہمارے ہاتھوں سے نہیں بچ سکے گی۔ میں اسے پنجرے میں قید کر کے اس سے آپ کا سایہ آپ کو واپس دلاؤں گا پھر ہم اسے ہمیشہ کے لئے فنا کر دیں گے“۔ جوزف نے کہا۔

”لیکن تم دونوں یہاں پہنچے کیسے ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ کٹانگا دیوی نے مجھے یہاں قید کر رکھا ہے“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جوانا اسے تفصیل بتانے لگا کہ جوزف نے دیکھ لیا تھا جب کٹانگا دیوی اسے بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر لے جا رہی تھی پھر جوزف اپنی قوت شامہ سے ان تمام راستوں کو سونگھتا ہوا اس طرف آیا ہے جہاں جہاں سے کٹانگا دیوی اسے لے

کر گزری تھی۔ پھر وہ جولیا کو جوزف کی اس حیرت انگیز قوت شامہ کے بارے میں تفصیل بتانے لگا جسے سنتے ہوئے جولیا جوزف کی طرف حیرت سے دیکھنا شروع ہو گئی تھی جو واقعی ان معاملات میں کسی ساحر سے کم نہیں تھا۔

عمران اور اس کے تمام ساتھی اس جھنڈ میں موجود تھے جہاں گبوٹا نامی سیاہ شاخوں والا حیرت انگیز درخت موجود تھا۔

جولیا کو غار سے نکالتے ہی جوزف نے ٹرانسمیٹر کال کر کے عمران کو بتا دیا تھا کہ انہوں نے جولیا کو ڈھونڈ لیا ہے اور انہیں گبوٹا درخت بھی مل گیا ہے۔ اس نے عمران کو درختوں کے اس جھنڈ کی لوکیشن بھی بتا دی تھی جہاں گبوٹا درخت موجود تھا۔ عمران نے انہیں وہیں رکنے کا کہا تھا اور کہا تھا کہ وہ جلد ہی اس تک پہنچ جائیں گے اور پھر تین گھنٹوں کے بعد عمران اور اس کے ساتھی اس جھنڈ میں پہنچ گئے۔

جولیا کو جوزف اور جوانا کے ساتھ دیکھ کر تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر کے چہرے کھل اٹھے تھے اور پھر وہ سب اس حیرت انگیز درخت کو دیکھنے میں مصروف ہو گئے جس کے بارے میں جوزف

نے ان سے کہا تھا کہ وہ اس درخت کی شاخیں کاٹ کر ایک مخصوص پنجرہ بنا کر اس میں کٹا نگا دیوی کو قید کر سکتا ہے۔

جوزف نے خنجر کی مدد سے اس درخت کی نرم اور سخت شاخوں کو کاٹنا شروع کر دیا تھا۔ جب اس کے پاس اچھی خاصی شاخیں اکٹھی ہو گئیں تو اس نے بیٹھ کر نرم شاخوں کی خنجر سے چھال اتارنی شروع کر دی۔ اس نے باریک باریک چھال اتار کر اسے بل دے کر رسیوں جیسا بنانا شروع کر دیا۔ باریک باریک رسیاں بنا کر اس نے سخت شاخوں کو جوڑ کر ان پر رسیاں باندھنی شروع کر دیں۔ وہ ان شاخوں کو ایک چوکور پنجرے کی شکل دے رہا تھا جس کی چھت اوپر سے بند تھی لیکن اس کا نیچے والا حصہ کھلا ہوا تھا۔ جوزف کو کام کرتے دیکھ کر وہ سب بھی اس کے کام میں ہاتھ بٹانا شروع ہو گئے۔ تقریباً دو گھنٹوں کے بعد ان کے سامنے ایک بڑا سا چوکور پنجرہ تھا جس میں ایک انسان آرام سے کھڑا ہو سکتا تھا۔ اس پنجرے کو رسیوں سے چاروں طرف سے باندھ دیا گیا تھا۔ صرف اس کے نچلے حصے کو کھلا رکھا گیا تھا۔

جب پنجرہ تیار ہو گیا تو جوزف اور جوانا نے اسے اٹھایا اور اسے لے کر درختوں کے جھنڈ سے نکلتے چلے گئے۔ جوزف کا کہنا تھا کہ جہاں گبوٹا کا درخت موجود ہے وہاں اگر وہ کٹا نگا دیوی کو بلانے کی کوشش کریں گے تو کٹا نگا دیوی وہاں کبھی نہیں آئے گی اس لئے انہیں یہ پنجرہ یہاں سے دور لے جانا ہو گا۔

وہ سب پنجرہ لے کر ایک کھلے میدانی علاقے میں آ گئے۔ اس میدان میں درختوں کی تعداد بہت کم تھی۔ جوزف نے پنجرہ ایک اونچے درخت سے کچھ فاصلے پر رکھ دیا۔ اس درخت کی شاخیں کافی آگے تک پھیلی ہوئی تھیں۔

”جوانا اپنے تھیلے سے رسی کا وہ بنڈل نکالو جس سے ہم سیاہ کنویں میں اترے تھے“...... جوزف نے جوانا سے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا کر تھیلے سے رسی کا بنڈل نکالا اور اسے کھولنے لگا۔

جب رسی کا سارا بنڈل کھل گیا تو جوزف نے پنجرے کو ترچھا کیا اور اس کی چھت کے عین درمیان رسی کا سرا باندھنے لگا۔ چھت کے درمیان میں رسی باندھ کر اس نے پنجرہ سیدھا کیا اور پھر باقی رسی اٹھائی اور اسے لے کر تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

درخت پر چڑھ کر وہ اس بڑی شاخ کے اوپر آ گیا جس کے نیچے پنجرہ رکھا ہوا تھا۔ اس نے رسی کو اس شاخ پر ڈالتے ہوئے اس کا دوسرا سرا نیچے لٹکا دیا اور پھر وہ درخت سے نیچے اترتا چلا گیا۔

نیچے آتے ہی اس نے رسی کا سرا پکڑا اور رسی کھینچنے لگا۔ جیسے جیسے وہ رسی کھینچ رہا تھا پنجرہ اوپر اٹھتا جا رہا تھا۔ جب پنجرہ اٹھ کر اونچی شاخ کے قریب پہنچ گیا تو جوزف نے ہاتھ روک لیا۔ عمران اور اس کے ساتھی جوزف کو خاموشی سے یہ سب کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

”جوانا۔ آ کر یہ رسی پکڑو“...... جوزف نے جوانا سے کہا تو جوانا

آگے بڑھا اور اس نے جوزف کے ہاتھ سے رسی پکڑ لی۔ جوزف آگے بڑھا اور سر اٹھا کر پنجرے کی طرف دیکھنے لگا۔ چند لمحے وہ پنجرے کی پوزیشن دیکھتا رہا پھر اس نے اپنی ٹانگ سے بندھی ہوئی چمڑے کی بیلٹ سے شکاری خنجر باہر نکالا اور ٹھیک پنجرے کے نیچے زمین پر بیٹھ گیا۔ اس نے خنجر کی نوک زمین پر رکھی اور پھر اس کا ہاتھ تیزی سے اپنے گرد گھومتا چلا گیا۔ اس نے اپنے گرد ایک بڑا سا دائرہ بنایا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ دائرے سے نکل کر اس نے ایک بار پھر پنجرے اور دائرے کی پوزیشن دیکھی اور پھر مطمئن انداز میں سر ہلا دیا جیسے کام اس کی منشا کے عین مطابق ہو گیا ہو۔

"میں نے کٹانگا دیوی کو قید کرنے کا انتظام کر لیا ہے باس۔ آپ مس جولیا سے کہیں کہ وہ اس دائرے کے پاس آ کر کھڑی ہو جائیں۔ یہ دائرے کے باہر کھڑی ہوں گی اور جب یہ کٹانگا دیوی کو بلائیں گی تو کٹانگا دیوی ٹھیک اس دائرے میں آ کر ان کے سامنے کھڑی ہو جائے گی۔ جیسے ہی کٹانگا دیوی اس دائرے میں آئے گی میں اس پر پنجرہ گرا دوں گا اور کٹانگا دیوی کو پنجرے میں قید کر لوں گا"...... جوزف نے کہا۔

"یہ سب تو ٹھیک ہے۔ لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ کٹانگا دیوی، جولیا کے عین سامنے ہی آئے۔ وہ جولیا کے دائیں بائیں یا پھر اس کے پیچھے بھی تو نمودار ہو سکتی ہے۔ اگر وہ اس دائرے میں نہ آئی تو"...... عمران نے کہا۔

"نو باس۔ میں مس جولیا کو دائرے کے پاس سورج کے مخالف سمت میں کھڑا کروں گا۔ اگر مس جولیا کا سایہ ان کے ساتھ ہوتا تو ان کے مخالف سمت میں ہونے کی وجہ سے ان کا سایہ ٹھیک اس دائرے میں آتا۔ اب چونکہ ان کا سایہ کٹانگا دیوی کے قبضے میں ہے اس لئے اسے بھی ٹھیک اسی طرف آنا پڑے گا جہاں مس جولیا کا سایہ ہونا چاہئے"...... جوزف نے کہا تو عمران نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"لیکن جولیا، کٹانگا دیوی کو بلائے گی کیسے"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ مس جولیا کو آگے بلائیں۔ میں انہیں دائرے کے پاس کھڑے ہونے کی پوزیشن بتا دوں پھر میں انہیں بتاؤں گا کہ انہیں کیا کہنا ہے جیسے ہی یہ میرے بتائے ہوئے الفاظ دوہرائیں گی کٹانگا دیوی فوراً ان کے سامنے آ جائے گی"...... جوزف نے کہا تو عمران نے اشارہ کر کے جولیا کو قریب بلا لیا۔ جوزف نے جولیا کو دائرے کے پاس سورج کے مخالف سمت میں کھڑا کر دیا۔

"جس جگہ آپ کھڑی ہیں یہاں سے آپ ایک انچ بھی آگے پیچھے نہیں ہوں گی۔ آپ کو کچھ دیر یہاں کھڑا رہنا ہو گا۔ ہم سب یہاں سے دور ہٹ کر دوسرے درختوں کے پیچھے چھپ جائیں گے۔ جیسے ہی آپ یہاں اکیلی ہوں گی آپ آنکھیں بند کر کے زور زور سے کٹانگا دیوی کو آوازیں دینا شروع کر دینا۔ آپ کو کہنا

ہو گا کہ 'کٹانگا دیوی میرے سامنے آؤ۔ میں تمہیں اپنا جسم دینے کے لئے تیار ہوں'۔ جیسے ہی آپ ایسا کہیں گی کٹانگا دیوی فوراً آپ کے سامنے آنے پر مجبور ہو جائے گی۔ وہ آپ کے سامنے آ کر آپ سے ایک بار پھر پوچھے گی کہ کیا آپ اسے اپنی مرضی اور خوشی سے اپنا جسم دینا چاہتی ہیں۔ تب آپ اسے کوئی جواب نہ دینا۔ آپ کی خاموشی کے دوران ہی میں اپنا کام کر دوں گا اور کٹانگا دیوی پر اوپر سے پنجرہ گرا دوں گا۔ جیسے ہی کٹانگا دیوی پنجرے میں قید ہو آپ اسی پوزیشن پر سات قدم پیچھے ہٹ جانا اور اسی طرح ساکت ہو جانا۔ اس کے بعد میں باقی کام کروں گا''...... جوزف نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''باس۔ آپ سب ارد گرد موجود دوسرے درختوں کے پیچھے چھپ جائیں۔ میں رسی لے کر اس درخت پر چڑھ جاؤں گا تا کہ پنجرہ ٹھیک کٹانگا دیوی پر گرا سکوں''...... جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں موجود درختوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جوزف نے جوانا سے رسی کا سرا پکڑا اور ایک بار پھر اسی درخت پر چڑھتا چلا گیا جس سے پنجرہ لٹکا ہوا تھا۔

جوزف درخت پر چڑھ کر شاخ پر بیٹھ گیا۔ اس نے رسی دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھی تھی۔ عمران اور اس کے تمام ساتھی بھی درختوں کے پیچھے جا چھپے تھے۔

''کٹانگا دیوی کو پکاریں مسی''...... جوزف نے درخت پر سے جولیا کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

''کٹانگا دیوی۔ کہاں ہو تم۔ میرے سامنے آؤ۔ میں تمہیں اپنا جسم دینے کے لئے تیار ہوں۔ کٹانگا دیوی۔ میرے سامنے آؤ''...... جوزف کی بات سن کر جولیا نے چیخ چیخ کر کٹانگا دیوی کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ اسی لمحے اچانک جولیا کو اپنے سامنے تیز غراہٹ کی آواز سنائی دی۔ اس نے چونک کر دیکھا تو اسے سامنے سے کٹانگا دیوی سائے کے روپ میں تیز تیز چلتی ہوئی اپنی طرف آتی دکھائی دی۔ کٹانگا دیوی کا چہرہ خوشی سے گلنار دکھائی دے رہا تھا جیسے جولیا نے اسے بلا کر اس کی سب سے بڑی خواہش پوری کر دی ہو۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی جولیا کی جانب بڑھی چلی آ رہی تھی۔ چند ہی لمحوں میں کٹانگا دیوی جولیا کے سامنے آ کر رک گئی اور جولیا کی جانب مسرت بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

''کیا تم نے سچ کہا ہے۔ کیا تم واقعی مجھے اپنی خوشی سے اپنا جسم دینے کے لئے تیار ہو''...... کٹانگا دیوی نے جولیا سے مخاطب ہو کر خوشی سے سرشار لہجے میں پوچھا۔ جولیا اس کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی۔ کٹانگا دیوی کے پیر ابھی دائرے میں نہیں آئے تھے وہ دائرے سے کافی فاصلے پر تھی۔ جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"میں تم سے پوچھ رہی ہوں جولیا۔ بتاؤ۔ تم نے مجھے بلایا ہے۔ کیا واقعی تم مجھے اپنا جسم دینے کے لئے تیار ہو گئی ہو"...... کٹانگا دیوی نے ایک بار پھر جولیا سے پوچھا لیکن جولیا خاموش رہی۔

جولیا کو خاموش دیکھ کر کٹانگا دیوی کا چہرہ غصے سے سرخ ہونا شروع ہو گیا۔ اس نے دو قدم آگے بڑھائے اور جولیا کے مزید نزدیک آ گئی لیکن اب بھی وہ اس دائرے میں نہیں آئی تھی۔

"تم خاموش کیوں ہو۔ میری بات کا جواب دو"...... کٹانگا دیوی نے غضبناک لہجے میں کہا لیکن جولیا خاموش رہی البتہ کٹانگا دیوی کو غصے میں آتے دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر انتہائی طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"مسکراؤ نہیں۔ مجھے جواب دو۔ کیا تم مجھے اپنا جسم اپنی خوشی سے دینے کے لئے تیار ہو یا نہیں"...... کٹانگا دیوی نے اس بار زہریلی ناگن کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا اور قدم اٹھا کر مزید جولیا کے نزدیک آ گئی اور یہ دیکھ کر جولیا کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی کہ اب وہ ٹھیک دائرے کے اندر آ کر کھڑی ہو گئی تھی جو اس کے لئے جوزف نے بنایا تھا۔

"جولیا۔ بتاؤ۔ ورنہ......" کٹانگا دیوی نے اس بار بری طرح سے دہاڑتے ہوئے کہا اور اس کے سائے نما ہاتھ جولیا کی گردن کی طرف بڑھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ جولیا کی گردن پکڑتی اسی لمحے جوزف نے رسی چھوڑ دی۔ جیسے ہی اس نے رسی چھوڑی ہوا میں لٹکا

ہوا پنجرہ تیزی سے نیچے گرا۔ دوسرے لمحے ماحول اچانک کٹانگا دیوی کی انتہائی تیز اور خوفناک چیخوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔ پنجرہ ٹھیک کٹانگا دیوی کے اوپر گرا تھا۔ چونکہ پنجرے کا نچلا حصہ کھلا ہوا تھا اس لئے کٹانگا دیوی کا سایہ اس پنجرے کے اندر آ گیا تھا اور خود کو گبوٹا درخت کی شاخوں کے بنے ہوئے پنجرے میں قید دیکھ کر کٹانگا دیوی بری طرح سے چیخنا شروع ہو گئی تھی۔ کٹانگا دیوی پر پنجرہ گرتے دیکھ کر جولیا تیزی سے الٹے قدموں پیچھے ہٹ گئی تھی۔ اس نے جوزف کی ہدایات کے مطابق سات قدم پیچھے اٹھائے تھے۔ جیسے ہی جولیا پیچھے ہٹی اسی لمحے پنجرے میں قید کٹانگا دیوی کے سائے کے علاوہ ایک اور سایہ نکل کر پنجرے سے باہر آ گیا۔ اس سائے کو دیکھ کر جوزف بجلی کی سی تیزی سے درخت سے چھلانگ لگا کر نیچے آ گیا اور دوڑتا ہوا پنجرے کے پاس آ گیا۔

کٹانگا دیوی پنجرے میں زخمی شیرنی کی طرح چیخ رہی تھی وہ پنجرے میں چاروں طرف گھوم رہی تھی لیکن وہ پنجرے کی کسی شاخ کو ہاتھ نہیں لگا رہی تھی۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو۔ مجھے تم نے اس پنجرے میں کیوں قید کیا ہے۔ نکالو۔ مجھے فوراً اس پنجرے سے نکالو ورنہ میں تمہیں جلا کر بھسم کر دوں گی"...... کٹانگا دیوی نے جوزف کو پنجرے کی طرف آتے دیکھ کر غصے سے چیختے ہوئے کہا لیکن جوزف نے اس کی چیخ و پکار پر کوئی توجہ نہ دی۔ کٹانگا دیوی کو پنجرے میں قید ہوتے دیکھ کر

عمران اور اس کے ساتھی بھی درختوں کے پیچھے سے نکل آئے تھے
اور وہ بھاگتے ہوئے وہاں آ گئے تھے۔
ان سب کو دیکھ کر کٹانگا دیوی اور بری طرح سے چیخنا چلانا
شروع ہو گئی۔ وہ ان سب کو جلا کر بھسم کر دینے کی دھمکیاں دینے
لگی لیکن وہ اس پنجرے میں انتہائی بے بس دکھائی دے رہی تھی۔
وہ حلق کے بل چیختی ہوئی پنجرے میں چاروں طرف گھوم رہی تھی
لیکن پنجرے کی کسی شاخ کو ہاتھ لگانے سے ڈر رہی تھی۔
"یہ تو کٹانگا دیوی کے سائے کا سایہ ہے۔ اب تم کیا کرو
گے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ کٹانگا دیوی کا نہیں مس جولیا کا سایہ ہے۔ میں اسے کٹانگا
دیوی کے سائے سے الگ کروں گا۔ جیسے ہی یہ سایہ کٹانگا دیوی
کے سائے سے الگ ہو گا یہ خود بخود مس جولیا کے پاس واپس چلا
جائے گا"۔ جوزف نے کہا۔
"خود بخود۔ مگر کیسے"...... عمران نے کہا۔ جوزف نے مسکرا کر
اپنی ٹانگ سے بندھی ہوئی چمڑے کی پیٹی سے اپنا شکاری خنجر نکالا
اور پنجرے سے باہر آتے ہوئے سائے کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔
سایہ غیر متحرک تھا۔
"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ میں کہتی ہوں رک
جاؤ۔ اگر تم نے میرے سائے کو ہاتھ لگانے کی کوشش کی تو میں
تمہارے ٹکڑے اُڑا دوں گی۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"...... جوزف کو

سائے کے پاس بیٹھتے دیکھ کر کٹانگا دیوی نے بری طرح سے چیختے
ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد خوف اور گھبراہٹ کا عنصر تھا
لیکن جوزف نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اس نے خنجر والا
ہاتھ اٹھایا اور پوری قوت سے سائے کے عین سینے کے مقام پر مار
دیا۔ سایہ چونکہ زمین پر پڑ رہا تھا اس لئے جوزف کا خنجر زمین میں
گڑ گیا تھا اور پھر یہ دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی دنگ رہ گئے کہ
جوزف نے جہاں خنجر مارا تھا، وہاں زمین سے خون ابلنا شروع ہو
گیا تھا۔ خون خنجر کے اردگرد سے نکل رہا تھا۔
جیسے ہی جوزف نے سائے کو خنجر مارا پنجرے میں موجود کٹانگا
دیوی کے حلق سے ایک دلخراش چیخ نکلی اور پنجرے میں موجود اس
کا سایہ ختم ہو گیا اور اس کا کٹا ہوا سر پنجرے میں گر گیا اور گرتے
ہی کسی تیز رفتار لٹو کی طرح ناچنا شروع ہو گیا۔
اسی لمحے پنجرے سے باہر موجود سایہ حرکت میں آیا اور پھر وہ
پنجرے کے گرد گھومتا چلا گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی حیرت سے
آنکھیں پھاڑے اس سائے کو خود بخود حرکت کرتے دیکھ رہے
تھے۔ سایہ گھوم کر اس طرف بڑھ رہا تھا جہاں جولیا کسی بت کی
طرح ساکت کھڑی تھی۔ اچانک سایہ پنجرے سے الگ ہوا اور
تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا اور پھر اچانک جہاں جولیا کھڑی تھی
اس کا سایہ وہاں دکھائی دینا شروع ہو گیا۔
"کام ہو گیا۔ مس جولیا۔ اپنا ہاتھ ہلائیں"...... جوزف نے

انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا نے ہاتھ ہلانا شروع کر دیا اور یہ دیکھ کر نہ صرف جولیا بلکہ اس کے ساتھی بھی خوش ہو گئے کہ اب جولیا کا سایہ بھی اس کے ساتھ ہی حرکت کر رہا تھا۔ کٹانگا دیوی کے سائے کی موت ہو چکی تھی اور جولیا کا سایہ اسے واپس مل گیا تھا اس لئے وہ بے حد خوش دکھائی دے رہی تھی۔

کٹانگا دیوی کا سر بدستور پنجرے میں لٹو کی طرف گھوم رہا تھا۔ جوزف کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے خشک گھاس اکٹھی کر کے پنجرے کے گرد رکھنی شروع کر دی۔ جب پنجرے کے گرد اچھی خاصی خشک گھاس اکٹھی ہو گئی تو جوزف نے جیب سے لائٹر نکال کر گھاس کو آگ لگا دی۔ خشک گھاس نے فوراً آگ پکڑ لی اور جلد ہی پنجرہ بھی اس آگ کی لپیٹ میں آ گیا۔ جیسے ہی پنجرہ اور پنجرے میں موجود کٹانگا دیوی کا کٹا ہوا سر جلنا شروع ہوا ماحول ایک بار پھر کٹانگا دیوی کی تیز اور انتہائی دلخراش چیخوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔

کچھ ہی دیر میں گھاس اور پنجرہ جل کر راکھ ہو گیا اور کٹانگا دیوی کا سر بھی جل کر راکھ بن گیا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی بے حد خوش تھے کہ آخر کار انہوں نے کٹانگا دیوی جیسی بدبخت شیطانی ذریت کو ہمیشہ کے لئے فنا کر دیا ہے۔ اب اس کے دوبارہ واپس آنے کے کوئی چانس نہیں تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سرداور اور ان کے سائنس دان

ساتھیوں کو بھی شگارا قبیلے والوں سے آزاد کرا لیا تھا اور شگارا کے ساتھ ساتھ اس کے شیطانی قبیلے کو بھی ختم کر دیا تھا اور اب آخری مرحلے میں کٹانگا دیوی کے فنا ہوتے ہی جولیا کو اس کا سایہ بھی اسے واپس مل گیا تھا۔

کٹانگا دیوی کو فنا کرنے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی واپس ان مچانوں کی طرف روانہ ہو گئے جہاں انہوں نے سرداور اور ان کے سائنس دان ساتھیوں کو رکھا ہوا تھا۔ مچانوں کی طرف جاتے ہوئے انہیں شگارا قبیلے کے وحشی دکھائی دیئے جنہوں نے لاہوگا قبیلے کے سردار لاہوگا کو پکڑ رکھا تھا۔ انہیں دیکھ کر شگارا قبیلے کے سردار مگولا نے ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان سب کو بھی ہلاک کر دیا اور ان کی قید سے سردار لاہوگا کو آزاد کرا لیا۔

سردار لاہوگا نے انہیں بتایا کہ شگارا قبیلے کے وحشیوں نے اس کے قبیلے پر اچانک اور انتہائی خوفناک انداز میں حملہ کیا تھا اور انہوں نے اس کے قبیلے کے تمام وحشیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور شگارا قبیلے کے وحشی اسے پکڑ کر اپنے قبیلے میں لے جا رہے تھے۔ اس نے عمران کو یہ بھی بتایا کہ وہ چونکہ کٹانگا دیوی کو فنا کرنے میں ان کے ساتھ تھا اس لئے شگارا اسے اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ ان سب کو ہلاک کرنے کے بعد آسانی سے کٹانگا دیوی کو تسخیر کر سکے۔

عمران نے سردار لاہوگا کو بتایا کہ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے شگارا اور اس کے سارے قبیلے کو ختم کر دیا ہے اور انہوں نے کٹانگا دیوی کو بھی ہمیشہ کے فنا کر دیا ہے۔ شگارا اور اس کے قبیلے کے خاتمے اور کٹانگا دیوی کے فنا ہونے کا سن کر سردار لاہوگا بے حد خوش ہوا تھا۔ اس نے عمران کو بتایا کہ اس کا قبیلہ چونکہ ختم ہو چکا ہے اس لئے وہ ان جنگلوں میں کسی اور قبیلے میں چلا جائے گا جہاں وہ اپنی باقی ماندہ زندگی بسر کر سکے۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے اجازت لی اور جنگلوں میں بھاگتا چلا گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی مچانوں میں پہنچے جہاں سرداور اور ان کے ساتھی بے صبری سے ان کا انتظار کر رہے تھے۔ عمران نے ان سب کو اپنے ساتھ لیا اور واپسی کا سفر شروع کر دیا۔ ان کے ساتھ چونکہ ہاشوگا اور اس کے ساتھی تھے جو جنگلوں سے باہر جانے کے راستوں کے بارے میں جانتے تھے اس لئے انہیں یقین تھا کہ وہ جلد ہی ان جنگلوں سے نکل جائیں گے اور افریقہ کے کسی شہر میں جا کر چارٹرڈ طیارے سے اپنے ملک کی جانب روانہ ہو جائیں گے اور وہاں جاتے ہی آران اور کافرستان کے سائنس دانوں کو ان کے ملکوں میں بھجوا دیں گے۔

ختم شد

آپ کے خطوط اور ان کے جوابات

السلام علیکم!

ارسلان علی۔ گوجر خان سے لکھتے ہیں۔ میں آپ کے ناولوں کو دیوانگی کی حد چاہنے والا قاری ہوں۔ میں نے آپ کے لکھے ہوئے تمام نئے اور پرانے ناول پڑھے ہیں جن کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ ''سرخ قیامت'' لکھ کر آپ نے ہم قارئین کے دل جیت لئے ہیں۔ اس جیسا ناول نہ کسی نے آج تک لکھا ہے اور نہ ہی شاید کوئی لکھ سکے۔ خلاء کے بارے میں اس قدر اہم اور حیرت انگیز معلومات فراہم کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ سب سے لطف کی بات تو یہ ہے کہ آپ نے ڈاکٹر ایکس کو ایک بار پھر زندہ چھوڑ دیا ہے۔ امید ہے بلیک جیک کی طرح یہ کردار بھی ہمیں آئندہ ناولوں میں پوری آب و تاب کے ساتھ دکھائی دیتا رہے گا۔ اس ماہ آپ کے دو ناول ملے جن میں ایک جاسوسی ناول تھا اور دوسرا ماورائی۔ دونوں ناول ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔ خاص طور پر میں ماورائی ناول کا ذکر کروں گا جس کا نام ''سیاہ چہرہ'' ہے۔ اس بار آپ نے ماورائی دنیا کا ناول نئے اور انوکھے انداز میں تحریر کیا ہے جس سے مزہ دوبالا ہو گیا تھا اور میں یہ ناول بار بار پڑھ کر بے حد خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ آپ کے گولڈن جوبلی نمبر ''گولڈن کرسٹل'' کا اب شدت سے انتظار ہے جو یقیناً آپ کے لکھے ہوئے تمام ناولوں سے کہیں بڑھ کر ہو گا۔ اس کے علاوہ میں آپ کو چند ناولوں کے ٹائٹل نام لکھ کر بھیج رہا ہوں۔ اگر کوئی نام پسند آئے تو اسے اپنے کسی ناول کا ٹائٹل نام بنا لیں۔ امید ہے آپ کو میرے دیئے ہوئے نام پسند آئیں گے۔

محترم ارسلان علی صاحب۔ آپ کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں جو آپ میرے ناول پڑھتے اور پسند کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ایکس نے سائنسی میدان میں بے پناہ صلاحیتیں حاصل کر رکھی ہیں اسی لئے تو وہ زیرو لینڈ سے بھی ٹکرانے سے نہیں چوکتا۔ وہ زیرو لینڈ کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کو تسخیر کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ کھل کر سامنے آنے کی بجائے چھپ کر رہتا ہے تاکہ وہ اپنی سوچ اور اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنا سکے۔ ظاہر ہے جب تک وہ کھل کر سامنے نہیں آئے گا اس وقت تک وہ خود کو نہ صرف زیرو لینڈ بلکہ عمران سے بھی بچاتا رہے گا اور جب تک وہ بچتا رہے گا وہ زیرو لینڈ کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کے خلاف بھی کوئی نہ کوئی سازش کرتا رہے گا اور جب جب وہ سازش کرے گا عمران اور اس کے ساتھی اس سے ٹکرانے کے لئے برسرِ پیکار ہوتے رہیں گے اور ایسا ہوا تو میں ڈاکٹر ایکس کے کردار پر نجانے کتنے ناول تحریر کر دوں۔ آپ نے جن ٹائٹلز کے نام ارسال کئے ہیں۔ ان میں سے تو بہت سے نام مظہر کلیم ایم اے، صفدر شاہین اور ایم اے راحت کے ساتھ

ساتھ دوسرے مصنفین کے ناولوں کے نام ہیں۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ میں ناولوں کے ایسے نام سلیکٹ کروں جو پہلے سامنے نہ آئے ہوں لیکن پھر بھی میرے ناولوں کے بعض نام سابقہ دور کے مصنفین کے ٹائٹل ناموں سے میل کھا جاتے ہیں۔ بہرحال میں نے آپ کے لکھے ہوئے ٹائٹل ناموں کو سنبھال لیا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے!

اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔ (آمین)

آپ کا مخلص

ظہیر احمد